www.urduchannel.in

مطالعۂ ولی

پروفیسر شارب ردولوی

اردو چینل
www.urduchannel.in

www.urduchannel.in

مطالعۂ ولی

(تنقید و انتخاب)

ڈاکٹر شارب ردولوی

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

مطالعۂ ولی (تنقید و انتخاب)

ناشر :- نصرت پبلشرز وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ ۳

طابع :- اعلیٰ پریس - بلیماران - دہلی ۶

ماہ و سال اشاعت : جنوری ۱۹۷۲ء

طبعِ اول :- ایک ہزار

قیمت :- دس روپے

ملنے کا پتہ :- مکتبہ جامعہ لمیٹڈ - دہلی
مکتبہ شاہراہ اُردو بازار - دہلی
حنا پبلشرز - رائے بریلی (یو - پی)

جملہ حقوق بحق ڈاکٹر شمیم نکہت محفوظ

IHSAN UL HAQ (M.phil Scholar)

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

بصد خلوص و احترام

ڈاکٹر خواجہ احمد فاروقی

کے نام

شارب ردولوی

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

ترتیب

ابتدائیہ	۵
حالاتِ زندگی	۹
دکن کا سیاسی و تہذیبی پس منظر	۲۰
ولی کی صوفیانہ شاعری	۳۱
ولی کا فن	۴۹
ولی کی زبان	۶۸
سخنِ ولی (انتخاب کلام)	۷۲
فرہنگ	۲۰۷
کتابیات	۲۱۶

IHSAN UL HAQ (M.phil Scholar)

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

مطالعہ ولی   نصرت پبلشرز لکھنؤ

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

ابتدائیہ

ولی کو پڑھتے اور پڑھاتے وقت مجھے ہمیشہ بعض دشواریوں کا سامنا کرنا پڑا ان میں سب سے بڑی دشواری یہ تھی کہ ولی پر ایک جگہ کہیں کوئی مواد نہیں ملتا۔ سنہ ۱۹۳۷ء میں جامعہ عثمانیہ کی طالبات اور سٹی کالج حیدرآباد کی طرف سے ولی پر مضامین کے دو مجموعے، نذر ولی اور المو سی جشن ولی یادگار نمبر کی شکل میں شائع ہوئے جواب لائبریریوں میں بھی مشکل ہی سے نظر آتے ہیں۔ ولی گجراتی کی اشاعت بھی آج سے بیس سال پہلے ہوئی تھی جواب نایاب ہے۔ جس کی وجہ سے اردو کے اتنے اہم اور تاریخ ساز شاعر کے مطالعے کے سلسلے میں بڑی تشنگی کا احساس ہوتا ہے۔

ولی پر بعض جدید ناقدین کے چند مقالات رسائل اور مضامین کے مجموعوں میں شائع ہوئے ہیں لیکن اب ان کا تلاش کرنا بھی مشکل ہے ان مضامین میں سے اگر کوئی مل بھی جاتا ہے تو وہ ولی کی شخصیت و شاعری کا پوری طرح احاطہ نہیں کرتا۔ ایسے مضامین سے ولی کے کلام کے کسی ایک پہلو پر ہی روشنی پڑتی ہے۔ اس طرح ولی کی شخصیت و شاعری تک ادب سے دلچسپی رکھنے والوں کی رسائی نہیں ہو پاتی ہے۔ اس کے علاوہ ایک اور دشواری ولی کے کلام کے دستیاب ہونے کی ہے۔ کلیات ولی مرتبہ پروفیسر احسن مارہروی پہلی بار سنہ ۱۹۲۳ء اور شاید دوسری بار سنہ ۱۹۳۵ء میں اور کلیاتِ ولی (دوسرا ایڈیشن) مرتبہ ڈاکٹر نور الحسن ہاشمی سنہ ۱۹۴۵ء میں شائع ہوا تھا یہ دونوں کلیات اب کسی قیمت پر دستیاب نہیں ہوتے جہاں تک انتخاب ولی یا دیوان ولی کا تعلق وہ بھی اب

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

کہیں نہیں ملتے۔ یہی وجہ مطالعہ ولی کی تصنیف کی محرک بنی۔

میں نے اس میں کوشش کی ہے کہ ولی سے متعلق زیادہ سے زیادہ معلومات آجائیں ان کے حالات زندگی کے سلسلے میں جو کچھ مواد مل سکتا تھا اسے جمع کر دیا گیا ہے۔ ولی کی حیات کے متعلق ابھی بہت سی باتیں سامنے نہیں آئی ہیں۔ بعض ایسی باتیں بھی ہیں جن پر ابھی محققین کو اختلاف ہے ان کے اورنگ آبادی یا گجراتی ہونے کا مسئلہ اب تقریباً طے ہو چکا ہے لیکن اب بھی کئی اختلافی مسائل ہیں جن میں شاہ سعد اللہ گلشن کے واقعے کو جسے آب حیات اور تیر کے حوالے سے طرح طرح سے پیش کیا گیا ہے شک کی نگاہ سے دیکھا جانے لگا ہے اسی طرح ان کی دہلی آمد، ان کی تعلیم، سنہ پیدائش اور انکی زندگی سے متعلق بہت سی باتیں ابھی تحقیق کی محتاج ہیں اسی لئے ان کے حالاتِ زندگی کے سلسلے میں میں نے اپنی طرف سے کوئی فیصلہ کرنے کے بجائے معتبر محققین کی آراء کو بنیاد بنایا ہے۔ اس کے علاوہ ان کے کلام کے محاسن کو سمجھنے کے لئے میں نے ان کے کلام کے مختلف پہلوؤں کا الگ الگ مطالعہ کیا ہے تاکہ ان کی صحیح عظمت کا احساس ہو سکے۔ ان کے کلام کو اس عہد کے تاریخی و سماجی پس منظر میں دیکھنے کے لئے میں نے ان کے عہد اور اس سے کچھ پہلے کے دکن کا سماجی، تہذیبی و تاریخی پس منظر بیان کیا ہے تاکہ اس سارے ماحول اور اس کے اثرات میں ولی کے کلام کا مطالعہ کیا جا سکے۔ ولی کے زمانے میں اور خصوصیت سے ان کے کلام پر تصوف کا بہت گہرا اثر تھا اسی لئے ان کی صوفیانہ شاعری کا الگ مطالعہ کیا گیا ہے۔

لہ یہ کتاب مکمل ہو چکی تھی جب اطلاع ملی کہ ڈاکٹر سید ظہیر الدین مدنی کا کیا ہوا ایک انتخاب جو عرصے سے نایاب تھا نظر ثانی کے بعد مکتبہ جامعہ دہلی نے شائع کر دیا ہے۔

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

انتخاب کلام کا مرحلہ بڑا دشوار ہوتا ہے۔ اکثر انتخاب ذاتی پسند و ناپسند کا مجموعہ بن جاتا ہے لیکن میں نے اس سلسلے میں حتی المقدور بڑی احتیاط سے کام لیا ہے اور اس کی کوشش کی ہے کہ ولی کا سارا نمائندہ کلام اسمیں آجائے اس کے لئے مجھے بعض غزلوں میں ایک ہی دو اشعار کا انتخاب کرنا پڑا ہے۔ ولی کے کلام میں مضامین کی تکرار بہت ہے ایک ہی قافیے اور ردیف میں کئی کئی غزلیں ہیں اور ان میں ایک ہی مضمون کو بار بار دہرایا گیا ہے ایسی جگہوں پر ان غزلوں اور اشعار کا انتخاب کیا گیا ہے جہاں ان کی فکر، احساس، تخیل اور تاثر زیادہ خوبصورت اور پُر اثر تھا۔ بعض جگہ جہاں اس تکرار میں ندرت اور حسن تھا وہاں اُسے اسی طرح لے لیا ہے۔ انتخاب کی جامعیت کو برقرار رکھنے کے لئے غزل کے علاوہ دوسری اصناف رُباعیات، قطعات، مخمسات، مستزاد، ترجیع بند، قصائد اور مثنوی سب کا ایک نمائندہ انتخاب پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

میں نے اس انتخاب میں بیانیہ اصناف۔ مخمس، مستزاد، ترجیع بند، قصائد اور مثنوی سے اشعار کم نہیں کئے ہیں تاکہ ان کے ربط میں خلل نہ پڑے۔

اس انتخاب کے لئے میں نے کلیاتِ ولی (دوسرا ایڈیشن) مرتبہ ڈاکٹر نورالحسن ہاشمی کو بنیاد بنایا ہے۔ لیکن اس سلسلے میں بعض دوسرے انتخابات سے بھی استفادہ کیا گیا ہے۔ مجھے امید ہے کہ ولی اور ان کے کلام سے دلچسپی رکھنے والوں کو اس سے مدد ملیگی اور یہ کتاب ولی کے سلسلے میں اس کمی کو پورا کر سکے گی جو اس وقت ان پر کسی کتاب اور انتخاب کے نہ ہونے کی وجہ سے پیدا ہو گئی ہے۔ ولی ہمارے اہم ترین شاعروں میں ہیں اس لئے اس کی ضرورت ہے کہ یونیورسٹی میں ان پر باقاعدہ تحقیقی کام کیا جائے تاکہ ان کے کلام اور زندگی کے وہ گوشے روشن ہو سکیں جن پر

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

ابھی تک روشنی نہیں پڑی ہے۔

آخر میں میں اپنے کرم فرما اور محترم دوست ڈاکٹر ظہیر احمد صدیقی کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جنہوں نے محبت۔ تنبیہہ اور تاکید سے اس کام کو مکمل کرالیا ورنہ شاید ابتک اس کا مسودہ متفرق صفحات پر نامکمل حالت میں کہیں پڑا ہوتا۔ انہوں نے دلی سے متعلق کتابوں کی فراہمی میں بھی میری بڑی مدد کی ہے ان کی اس محبت کے لئے میں ہمیشہ ممنون رہوں گا۔

شمیم میری زندگی کی شریک ہونے کے ساتھ اس کام میں بھی میری برابر کی شریک رہی ہیں۔ انہوں نے اس کی تکمیل کے لئے نہ صرف یہ کہ مجھے تمام ذمہ داریوں اور فکروں سے آزاد کر دیا بلکہ اپنے مشوروں اور عملی تعاون سے قدم قدم پر میری مدد کی ہے ان کی مدد کے بغیر یہ کتاب اسی طرح نامکمل رہتی جیسے ان کے بغیر میری زندگی۔

مجتبیٰ زیدی ایچ جعفری اور عزیزی زاہد علی نے بڑی محنت اور لگن سے تصحیح اور طباعت کے مراحل میں میری مدد کی ہے جس کے لئے میں ان کا بیحد شکر گذار ہوں۔

مودود صدیقی صاحب میرے بہت عزیز دوست ہیں اس کتاب کی کتابت و طباعت کی ذمہ داری انہیں کے سپرد تھی جنہوں نے اپنی تمام پریشانیوں اور مصروفیتوں کے باوجود اس کام کو تکمیل تک پہنچایا۔ میں ان کی تمام زحمتوں کے لئے ان کا شکر گذار ہوں۔

علی سہیل نے ہر اس کتاب کی اشاعت کا بیڑا اٹھایا ہے جس سے ان کے ادارے کو نقصان ہوا اس لئے یہ کتاب بھی وہی شائع کر رہے ہیں یہ ان کا اردو ادب پر احسان ہو یا نہیں مجھ پر احسان ضرور ہے۔

شارب ردولوی

ڈی ۲۶ ماڈل ٹاؤن دہلی ۹

۲۳ دسمبر ۱۹۷۱ء

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

حالاتِ زندگی

پچھلے تین چار سو سال میں ہم نے ارتقا کی نہ جانے کتنی منزلیں طے کر لی ہیں۔ بیدل اور گھوڑوں پر سفر کرنے کی منزل سے ہم خلائی سفر اور تسخیرِ ماہ تک پہنچ گئے، ہماری سیاست لٹیروں اور ٹھگوں کی لوٹ مار اور شخصی حکومت سے نکل کر جمہوریت اور سوشلزم تک آگئی، ہمارا تمدن آرام و آسائش اور تہذیب کے عروج پر پہنچ گیا، ہماری زبان تتلاہٹ کے عہد سے نکل کر اظہار و بیان کی معراج تک پہنچ گئی۔ ہماری تحقیق سمندر کی تہہ کی مٹی کی کیمیاوی تحلیل سے لے کر مصنوعی قلب بنانے کی منزل تک پہنچ گئی۔ ان ساری ترقیوں کے باوجود ادبی تحقیق کا میدان خصوصیت کے ساتھ اردو میں اب بھی بہت تنگ ہے، اور بہت سی باتیں جن کی ادب میں بڑی اہمیت ہو سکتی ہے اب بھی تاریکی میں ہیں۔ ادھر اردو تحقیق پر بہت کام ہوا ہے اور بعض محققین نے بڑی محنت اور لگن کے ساتھ بعض شعبوں میں کام کیا ہے اور بہت سے تاریک گوشوں پر روشنی ڈالی ہے۔ لیکن کچھ تو سائنٹیفک اصولوں کی کمی اور دوسرے مناسب مالی و تحقیقی وسائل نہ ہونے کی وجہ سے بہت سے کام نہیں ہو پائے یہی وجہ ہے کہ ہماری تہذیب اور ادب کے بہت سے گوشے اب تک تاریکی میں ہیں۔

ولی کے حالاتِ زندگی کا بھی یہی حال ہے۔ تذکرہ نگاروں کے بیانات ناقص اور گمراہ کن حد تک غلط ہیں۔ جس نے جیسا سنا ویسا لکھ دیا۔ کچھ

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

ضیافت طبع کے لئے اپنی طرف سے بڑھا دیا۔ لیکن ان کی غلطیاں اس لئے نظر انداز کر دینے کے قابل ہیں کہ اس وقت نہ تو تحقیقی اصول ہی تھے اور نہ تحقیقی ادارے۔ رسل و رسائل اور ذرائع آمد و رفت کی کمی کی وجہ کر معلومات کی فراہمی میں اور بھی دشواریاں تھیں۔ لیکن آج بھی تحقیق کی راہ میں دشواریاں کم نہیں ہیں۔ جس کی وجہ سے بہت سی باتیں کب تک طے نہیں ہو سکی ہیں۔

ولی کی شہرت اور ان کے کلام کی مقبولیت ان کی زندگی ہی سے ہے لیکن ان کے بارے میں بہت سی بنیادی باتیں ایسی ہیں جن کے بارے میں یقین کے ساتھ کچھ کہنے میں احتیاط مانع ہوتی ہے۔

ولی کا نام کیا تھا۔ شاہ محمد ولی اللہ۔ شاہ ولی اللہ، محمد ولی اللہ، ولی محمد، محمد ولی یا شمس ولی اللہ۔ مولانا محمد حسین آزاد نے آب حیات میں شمس ولی اللہ لکھا ہے۔ میر فتح علی گردیزی اور شفیق اورنگ آبادی ولی محمد کہتے ہیں۔ میر حسن اور میرزا علی لطف ولی اللہ لکھتے ہیں۔ جدید محققین میں نصیر الدین ہاشمی اور ڈاکٹر نور الحسن ہاشمی ولی محمد اور ظہیر الدین مدنی محمد ولی اللہ پر زور دیتے ہیں۔ غرضیکہ اب تک ولی کے نام پر بھی محققین کو اتفاق نہیں ہے کہ ان کا اصل نام کیا تھا۔ ڈاکٹر ظہیر الدین مدنی اور سخاوت مرزا نے علیگڑھ تاریخ ادب اردو میں ولی کے نام کے سلسلے میں بحث کرتے ہوئے لکھا ہے۔

"خاندانی شجرے میں ولی کا نام شاہ ولی اللہ دیا ہوا ہے۔ دوسری مستند دستاویزوں میں اس کا نام میاں ولی اللہ بھی درج ہے۔ غرض کہ مذکورہ دستاویزوں اور تائیدی شہادتوں سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ ولی کا صحیح نام محمد ولی اللہ تھا۔"[1]

---

[1] علی گڈھ تاریخ ادب اردو ص ۴۱۹

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

نصیرالدین ہاشمی نے یورپ میں دکنی مخطوطات کے حوالے سے لکھا ہے۔ کہ

"ولی اورنگ آبادی کا صحیح نام ولی محمد تھا"[1]

ان تحقیقات کی روشنی میں یہی کہا جا سکتا ہے کہ ولی کا نام ولی محمد یا محمد ولی اللہ تھا۔ یہ بھی ممکن ہے کہ ان کا نام دونوں طرح سے لیا جاتا رہا ہو۔ بہر حال ولی ان کی شناخت اور شہرت کا سبب بنا۔

ولی کے والد کا نام مولانا شریف محمد تھا جو گجرات کے مشہور بزرگ شاہ وجیہ الدین کے بھائی شاہ نصراللہ کی اولاد میں تھے۔ پروفیسر نجیب اشرف ندوی کو کچھ ایسے کاغذات ملے ہیں جن سے ان کے والد اور خاندان کی تصدیق ہوتی ہے۔ تاریخ پیدائش کے بارے میں بھی یقینی طور پر کسی نے کوئی بات نہیں لکھی ہے نصیرالدین ہاشمی نے "پیدائش کا صحیح سنہ معلوم نہیں"[2] لکھ کر چھوڑ دیا ہے۔ ظہیرالدین مدنی نے بعض اندازوں سے نتیجہ نکالنے کی کوشش کی ہے۔ انھوں نے لکھا ہے کہ

"ولی کے والد شریف محمد نے ۱۰۷۲ سنہ ہجری (۱۶۶۱ء) میں وفات پائی اس لحاظ سے ولی کا زمانۂ ولادت قبل ۱۰۶۰ھ (۱۶۴۹ء) قرار پاتا ہے گویا ولی آخر عہدِ شاہجہانی ۱۰۳۷ھ (۱۶۲۸ء) تا ۱۰۶۸ھ (۱۶۵۸ء) یا سلطان محمد عادل شاہ بیجاپوری (۱۰۳۷ھ تا ۱۰۶۸ھ) کے زمانے میں پیدا ہوا۔ اس طرح مؤلف "تذکرہ شعرا اردو دکن" وغیرہ نے اس کا جو سنہ ولادت ۱۰۷۹ھ (۱۶۶۸ء) بتایا ہے وہ غلط ثابت ہوتا ہے۔"[3]

۱؎ دکن میں اردو۔ نصیرالدین ہاشمی صفحہ ۲۰

۲؎ دکن میں اردو۔ نصیرالدین ہاشمی صفحہ ۲۰۷

۳؎ علی گڑھ تاریخ ادب اردو صفحہ ۴۲۰

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

ان کے والد کی تاریخ وفات کے پیش نظر یہ نتیجہ نکالا جاسکتا ہے کہ ۱۶۶۸ء-۱۶۶۹ء میں ولی کی ولادت ہوئی ہوگی۔

وطن ولی کے وطن کے بارے میں محققین میں بڑا اختلاف ہے۔ حضرات انھیں اورنگ آبادی کہتے ہیں۔ اور بعض ان کے احمد آبادی (گجراتی) ہونے پر اصرار کرتے ہیں۔ اس سلسلے میں لوگوں نے اپنے اپنے نقطۂ نظر کو منوانے کے لئے کافی تحقیق کی ہے۔ اور مختلف طرح کے شواہد پیش کئے ہیں۔ دکنی محققین نے انھیں دکنی الاصل اور اورنگ آبادی ثابت کیا ہے نصیر الدین ہاشمی نے لکھا ہے۔ کہ ولی اورنگ آباد کے رہنے والے تھے اور تحصیل علم کی غرض سے گجرات کا سفر کیا تھا اور ایک مدت تک وہاں قیام کیا تھا ؎۱ سید محی الدین قادری زور بھی ولی کو اورنگ آبادی کہتے ہیں۔ انھوں نے 'نذر ولی' کی 'تقریب' میں لکھا ہے

> "ادارۂ ادبیات اردو نے بھی اسی تقریب سے متاثر ہو کر بابائے ریختہ حضرت ولی اورنگ آبادی کی خدمت میں ایک نذر عقیدت پیش کرنے کا تہیہ کیا جو اس وقت "نذر ولی" کی شکل میں زیر نظر ہے۔" ص۲ ؎۲

'نذر ولی' کے دوسرے مضامین میں بھی ولی کے اورنگ آبادی ہونے کی طرف اشارے کئے گئے ہیں۔

ولی نے خود بھی اپنے کو دکنی کہا ہے ؎

؎۱ دکن میں اردو نصیر الدین ہاشمی ص ۲۷
؎۲ نذر ولی از طالبات جامعہ عثمانیہ حیدر آباد دکن۔

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

ولی ایران و توران میں ہے مشہور   اگرچہ شاعر ملک دکن ہے

میر نے بھی ایک شعر میں ان کے دکنی ہونے کی طرف اشارہ کیا ہے

خوگر نہیں کچھ یوں ہی ہم ریختہ گوئی کے   معشوق جو تھا اپنا باشندہ دکن کا تھا

ڈاکٹر نورالحسن ہاشمی بھی انھیں اورنگ آبادی (دکنی) مانتے ہیں۔ انھوں نے کلیات ولی کے مقدمے میں لکھا ہے۔ کہ

"بہ مقام اورنگ آباد پیدا ہوئے ...... ولی نے علوم متداولہ کے شوق میں گجرات، احمد آباد اور دلی کا سفر اختیار کیا" [1]

اس کے علاوہ میر تقی میر نے نکات الشعراء (۱۱۶۵ھ ۱۷۵۱ء) میں فتح علی گردیزی نے "تذکرہ ریختہ گویاں" (۱۱۶۶ھ ۱۷۵۲ء) میں لچھمی نرائن شفیق اورنگ آبادی نے "چمنستان شعراء" (۱۱۷۵ھ ۱۷۶۱ء) میں اور حکیم قدرت اللہ قاسم نے "مجموعہ نغز" (۱۲۲۱ھ ۱۸۰۶ء) میں اور بعض دوسرے تذکرہ نگاروں نے ولی کے دکنی اور اورنگ آبادی ہونے کے بارے میں لکھا ہے۔ موجودہ زمانے میں رام بابو سکسینہ مصنف تاریخ ادب اردو اور احسن مارہروی مرتب کلیات ولی (۱۹۲۷ء) نے بھی ولی کو دکنی قرار دیا ہے۔

تذکرہ نگاروں اور محققوں کا ایک گروہ ایسا بھی ہے جو ولی کے احمد آبادی اور گجراتی ہونے پر زور دیتا ہے۔ یہ لوگ اپنے دلائل سے ولی کو گجراتی ثابت کرتے ہیں۔ جہاں تک تذکرہ نگاروں کا تعلق ہے۔ خواجہ خان حمید اورنگ آبادی نے "گلشن گفتار" (۱۱۶۵ھ ۱۷۵۲ء) میں شیخ قائم الدین قائم نے مخزن نکات (۱۱۶۸ھ ۱۷۵۴ء) میں میر حسن نے "تذکرہ شعرائے اردو" (۱۱۸۸ھ ۱۷۷۴ء) میں نواب ابراہیم خاں

---

[1] کلیات ولی مرتبہ ڈاکٹر نورالحسن ہاشمی ص۱۳

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

نے 'گلزار ابراہیم' (۱۱۹۸ھ ۱۷۸۳ء) میں قاضی نورالدین فائق نے 'مخزن شعرا' (۱۲۶۷ھ ۱۸۵۱ء) میں عبدالغفور نساخ نے 'سخن شعرا' (۱۲۸۱ھ ۱۸۶۴ء) میں ولی کو گجراتی لکھا ہے اور کسی نے 'مردے بود از خاک گجرات' کسی نے مولدش احمد آباد اور کسی نے 'اصلش گجرات' کے الفاظ سے ان کے وطن کے بارے میں روشنی ڈالی ہے۔ بلوم ہارٹ کی معلومات اور آکسفورڈ کیٹلاگ میں بھی ولی کو گجراتی بتایا گیا ہے۔

ولی کے وطن کی بحث نے اس طرح کافی طول کھینچا۔ دکن کے رہنے والے اپنے شواہد اور غیر دکنی تذکرہ نگاروں کے حوالے سے اس پر اصرار کرتے ہیں کہ ولی دکنی اور اورنگ آبادی ہیں۔ گجرات کے لوگ دوسرے تذکرہ نگاروں کے بیانات پیش کر کے انھیں گجراتی ثابت کرنے پر مصر ہیں۔ اس موضوع پر ڈاکٹر ظہیر الدین مدنی نے پوری ایک کتاب "ولی گجراتی" کے نام سے لکھی ہے۔ جس میں جدید تحقیق کے اصولوں کے تحت اس مسئلے کے ہر پہلو پر بہت اچھی طرح روشنی ڈالی ہے۔ اور یہ نتیجہ نکالا ہے کہ ولی کا اصل وطن گجرات تھا۔ اور چونکہ اس وقت گجرات کو بھی دکن میں شمار کیا جاتا تھا اس لئے ولی دکنی کے نام سے مشہور ہوئے۔ ڈاکٹر ظہیر الدین مدنی نے اس بات پر کچھ روشنی نہیں ڈالی ہے۔ کہ ولی کہاں پیدا ہوئے۔ اور نہ ہی ان تذکرہ نگاروں اور محققوں کے اس بیان کو رد کیا ہے کہ ولی اورنگ آباد میں پیدا ہوئے اور نہ اس غلط فہمی کا سبب ہی بتایا ہے۔ حالانکہ اس طرف روشنی ڈالنا ضروری تھا۔ انھوں نے ولی کے گجراتی ہونے کے سلسلے میں لکھا ہے۔

> ولی کی وطنیت سے متعلق دکن کے اہل علم نے جو کچھ لکھا ہے اسے دیکھ کر تعجب ہوتا ہے اسے دکنی ثابت کرنے میں محض قیاس آرائی سے کام لیا گیا ہے۔ اور اس کے گجرات سے تعلقات اور وابستگیوں

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

کے شواہد کو کما حقہ، اہمیت نہیں دی گئی..... لہ

اس کے بعد فراق گجرات والے قطعہ کا حوالہ دیتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"غرض اس قطعہ کے سرسری مطالعہ سے یہ حقیقت واضح ہوجاتی ہے کہ ولی گجرات میں بغرض سیر و تفریح نہیں آیا تھا۔ بلکہ گجرات اس کا اصل وطن تھا اور جب سیر کے خیال سے وہ گجرات سے باہر قدم رکھتا ہے تو چند دن وہ بڑے عیش و آرام میں بسر کرتا ہے لیکن آخر کار اپنے محبوب وطن اور احباب و اقربا کی یاد اسے بُری طرح ستاتی ہے تو تنہائی کرب والم میں بے اختیار اپنے وطن کی یاد میں درد انگیز احساسات کا اظہار کرتا ہے" ٢ہ

اس کے ساتھ انھوں نے ولی کی زبان کے ساتھ پہلوؤں پر بھی بحث کر کے گجری الفاظ اور گجرات میں بولے جانے والے محاوروں کی روشنی میں ولی کا گجراتی ہونا ثابت کیا ہے اس کے علاوہ علی گڑھ تاریخ ادب اردو میں بھی انھوں نے ولی کی وطنیت سے بحث کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ

"......اسناد و دستاویزات خاندانی کی رو سے اس کا گجراتی ہونا ثابت ہے۔ اگرچہ اس نے اپنی عمر کا کافی حصہ اپنے اصل وطن سے دور دوسرے مقامات دکن میں بسر کیا...... ولی نے اپنی زبان میں گجراتی الفاظ اور محاورے اور زیورات کے گجراتی نام استعمال کئے ہیں، اس سے بھی اس کے گجراتی ہونے کی تائید ہوتی ہے...... بہرحال ولی کے گجراتی ہونے سے انکار کرنا درست نہیں معلوم ہوتا۔" ٣ہ

٢ہ ولی گجراتی، ڈاکٹر ظہیر الدین مدنی ص۵ و ص۶۲

٣ہ علی گڑھ تاریخ ادب اردو ص۲۱۹

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

وطن کے بارے میں اس زمانے کے محققین کی بحث زیادہ تر ان کے علاقہ پرستی کی نشاندہی کرتی ہے اور اسے طول دینے کی کوئی ضرورت محسوس نہیں ہوتی۔ اس بحث میں جس طرح کے شواہد پیش کئے گئے ہیں۔ ان سے بھی کوئی قطعی فیصلہ نہیں کیا جا سکتا۔ کسی شہر پر کوئی قطعہ یا کسی جگہ کی تعریف میں کوئی شعر وطن کا تعین کرنے کے لئے کافی نہیں بہت سے شعراء نے مختلف مقامات کے بارے میں بڑے جذبات انگیز اشعار کہے ہیں گو کہ وہ ان کا وطن نہیں تھا۔ غالب جب کلکتہ کا ذکر کرتے ہیں تو ہائے ہائے کہہ اٹھتے ہیں۔ اسی طرح یہ فیصلہ الفاظ و محاورات کی بنیاد پر بھی قطعی طور پر نہیں ہو سکتا۔ یہ چیزیں کسی فیصلے پر پہنچنے میں معاون ہو سکتی ہیں۔ لیکن اس کی بنیاد نہیں بن سکتیں۔ جہاں تک جغرافیائی حد بندی کا تعلق ہے اس وقت گجرات و دکن کی اس طرح کی تقسیم نہیں تھی جیسی آج ہے۔ اس زمانے میں گجرات اور احمد آباد کو بھی دکن میں شمار کیا جاتا تھا۔ اس کا ثبوت بہت سے تذکرہ نگاروں کے یہاں ملے گا۔ جہاں انھوں نے گجرات اور احمد آباد کے ساتھ دکن کا لفظ استعمال کیا ہے۔ ولی کا ایک شعر تبدیل شدہ شکل میں یوں بھی پیش کیا گیا ہے۔ ؎

ولی ایران و توراں میں ہے مشہور وطن گو اس کا گجرات و دکن ہے[۱]

معلوم نہیں اس میں یہ تبدیلی لوگوں نے عمداً کی ہے یا اس کی شکل یہی تھی۔ بہرحال تمام حالات و واقعات سے اندازہ ہوتا ہے کہ ولی کا تعلق گجرات سے بہت گہرا تھا۔ جو شجرہ ان کے خاندان کے سلسلے میں پیش کیا گیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان کے والدین گجرات کے رہنے والے

---

[۱] دیوان ولی مرتبہ سید ابراہیم ساپانی ص۱۰ بحوالہ علی گڈھ تاریخ ادب اردو۔

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

تھے لیکن ولی کی عمر کا زیادہ حصہ گجرات سے باہر اور دکن میں گذرا۔ اس طرح دونوں جگہوں کی اہمیت وطن جیسی ہو جاتی ہے۔ ایک کو آپ اصل وطن اور ایک کو وطن مالوف کہہ سکتے ہیں۔

ولی کو تعلیم کا بہت شوق تھا ان کے کلام کے مطالعہ سے اس کا بخوبی اندازہ ہوتا ہے۔ کہ ان کی مذہبی علمی اور ادبی معلومات بہت زیادہ تھی۔ انھوں نے حصول علم کے لئے بہت سی جگہوں کے سفر بھی کئے۔ گجرات احمد آباد اور دلی کی سیاحت بھی اسی میں آجاتی ہے لیکن قطعی طور پر ان کی تعلیم کے بارے میں یہ کہنا کہ کہاں اور کس طرح ہوئی مشکل ہے۔ ڈاکٹر نورالحسن ہاشمی نے لکھا ہے کہ

> "ولی نے احمد آباد میں شاہ وجیہہ الدین رح کی خانقاہ کے مدرسے میں تعلیم پائی اور وہیں حضرت شاہ نورالدین صدیقی سہروردی کے مرید ہوئے تھے"[1]

ولی فارسی سے بھی اچھی طرح واقف تھے اور ان کے کلام ہی سے اندازہ ہوتا ہے کہ وہ علوم متداولہ پر اچھی دسترس رکھتے تھے۔ ان کی سیر و سیاحت کا ذکر اسی سلسلے میں آچکا ہے۔ ان کے بارے میں مشہور ہے کہ وہ حج بیت اللہ اور زیارت مدینہ منورہ کے لئے بھی تشریف لے گئے تھے اور اسی سلسلے میں سورت بھی گئے۔ جو اس زمانے میں حج کے لئے جانے کا راستہ تھا۔ سورت کے بارے میں بھی ان کے کلام میں اشارے ملتے ہیں۔ ان کی سیاحت میں سفر دہلی بڑا انقلاب انگیز اور اہم ہے۔ اس سفر نے شمالی ہند

---

[1] کلیات ولی ڈاکٹر نورالحسن ہاشمی صفحہ

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

کی ادبی تاریخ کا رُخ موڑ دیا۔ یہ سفر انھوں نے ۱۱۱۲ھ (۱۷۰۰ء) میں اپنے دوست سید ابوالمعالی کے ساتھ کیا تھا۔ یہاں ان کی ملاقات حضرت شاہ سعد اللہ گلشن سے ہوئی، کہا جاتا ہے۔ حضرت شاہ سعد اللہ گلشن ہی نے انھیں فارسی شعراء کے کلام سے استفادہ کرنے کی صلاح دی۔

ولی عقاید کے اعتبار سے سنی اور حنفی تھے۔ ان کے کلام میں حمد باری تعالیٰ، نعتِ رسولِ اکرمؐ، منقبت اہل بیت اطہارؓ اور مدح صحابۂ کرامؓ بھی ہے۔ جو ان کے مذہبی عقاید پر روشنی ڈالتی ہے۔ نعت کے بعد مدح صحابہؓ میں کہتے ہیں۔ ؎

بعد اس آفتابِ انور کے — چار ہیں اہل علم و اہل عمل
صاحبِ صدق و عدل و علم و حیا — ایک سوں ایک اکمل و افضل

اس کے بعد منقبت آئمہ علیہ السلام میں فرماتے ہیں ؎

بعد ان کے ہیں دو امام جہاں — نورِ چشمِ پیمبرِ مرسل
مقصدِ دو جہاں وہ پایا ہے — جو کیا جی کوں ان او پر بل بل

ویسے وہ صوفی مشرب تھے اور ان کی زندگی میں مسلک تصوف ہی کی زیادہ اہمیت تھی۔ جس کی تصویر ہر جگہ ان کی شاعری میں نظر آتی ہے۔

ولی کی تاریخ وفات کے بارے میں بھی محققوں میں اختلاف تھا اب تک کئی تاریخیں اس سلسلے میں لکھی جاتی تھیں۔ مثلاً ۱۱۴۱ھ (۱۷۲۸ء) ۱۱۵۵ھ (۱۷۴۲ء) اور ۱۱۵۶ھ (۱۷۴۳ء) وغیرہ۔ لیکن جدید تحقیق سے یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ گئی ہے کہ ولی کا انتقال ۱۱۱۹ھ (۱۷۰۷ء) میں بہ مقام احمد آباد ہوا۔ اور وہیں نیلی گنبد کے قریب موسیٰ سہاگ اور شاہی باغ کے درمیان مدفون ہوئے۔ [۱]

---

[۱] کلیات ولی مرتبہ ڈاکٹر نورالحسن ہاشمی ص ۱۲

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

اس کی تصدیق بابائے اُردو ڈاکٹر مولوی عبدالحق کے تلاش کئے ہوئے اس قطعۂ تاریخ وفات سے بھی ہوتی ہے۔ جو کتب خانہ جامع مسجد بمبئی کے ایک قلمی نسخۂ دیوانِ وؔلی سے ملا ہے۔ جو مفتی احسن کا نظم کیا ہوا ہے

مطلع دیوانِ عشق سیدا رباب دل　　　　　وائی ملکِ سخن صاحب عرفان وؔلی
سال وفاتش خرد از سرِ الہام گفت　　　　بادہ نوشید ولی ساقیٔ کوثر علی[1]

۱　۴۰　　　۱۸　۱۱
سنہ ۱۱۱۹ھ

ڈاکٹر ظہیر الدین مدنی نے بھی لکھا ہے کہ اِس تاریخ کی تائید بیاض قلمی کتب خانۂ حسینی پیر احمد آباد سے بھی ہوتی ہے۔ غرض وؔلی نے سنہ ۱۱۱۹ھ (۱۷۰۷ء) میں بہ تاریخ ۲۴ رشعبان عصر کے وقت اس دار فانی سے رحلت کی۔[2]

---

[1] علمی نقوش ڈاکٹر مصطفیٰ خاں ص ۳۶
[2] علی گڑھ تاریخ ادب اردو۔ ص ۴۲۴

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

دکن کا سیاسی و تہذیبی پس منظر

کسی شخص کی شاعری کو سمجھنے کے لئے اس عہد کے سیاسی و تہذیبی پس منظر کا مطالعہ ضروری سمجھا گیا ہے ۔ اس لئے کہ اس عہد کے حالات اور تصورات کا براہ راست اس زمانے کے شعراء کی فکر پر اثر پڑتا ہے ۔ چونکہ انسان اپنے عہد کے حالات سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا ۔ اس کی پسند و ناپسند اس کے تاثرات و تعصبات اس کے نظریات و تجربات اس کے اپنے ہوتے ہوئے بھی اس عہد سے گہرا تعلق رکھتے ہیں اور ان کی جڑیں دور تک سماج اور تہذیب میں پیوست ہوتی ہیں ۔ اس لئے ان کا مطالعہ ایک حد تک ناگزیر ہو جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ ادب و شاعری کو زندگی کا آئینہ دار کہا گیا ہے ۔ اکثر کسی عہد اور زمانے کے بارے میں جہاں تاریخ کچھ نہیں کہتی وہاں شعراء کا کلام اور ادیبوں کی تحریریں رہ نمائی کرتی ہیں خصوصیت سے تہذیب، چلن، مراسم اور زندگی کے نازک پہلوؤں پر کوئی مورخ یا تاریخ روشنی نہیں ڈالتی ایسی جگہوں پر شاعر کا کلام ہی اس کی تصویر پیش کرتا ہے ۔ اس کے علاوہ اس عہد کے سیاسی و سماجی مطالعہ سے اس بات کے تعین میں مدد ملتی ہے کہ اس سارے ماحول اور عہد میں اس شاعر کا کیا مقام ہے ۔ کس حد تک اس نے اپنے زمانے کے احساسات و تاثرات کو کامیابی سے پیش کیا ہے اور ان ساری تفصیلات کو پیش کرنے میں کس حد تک اس نے اپنی انفرادیت کو باقی رکھا ہے ۔

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

ولی کے مطالعہ کے سلسلے میں بھی اگر اس زمانے کے دکن کے سماجی و تہذیبی حالات کو پہلے سمجھ لیا جائے تو ان کی اہمیت اور عظمت کا اندازہ کرنے میں آسانی ہوگی۔ اس کا ذکر آچکا ہے کہ ولی کی ولادت ۱۰۶۰ھ (۱۶۴۹ء) سے قبل ہوئی۔ اس طرح ان کی شاعری کے ارتقا کا زمانہ شاہجہاں کی حکومت کا آخری زمانہ رہا ہوگا۔ دکن میں یہ زمانہ سلطان علی عادل شاہ ثانی کا زمانہ تھا۔ سیاسی اعتبار سے یہ زمانہ بہت اچھا نہیں تھا۔ بیجاپور کی عادل شاہی حکومت کی گرفت عنانِ حکومت پر ڈھیلی ہونے لگی تھی اور ہر طرف بدنظمی سر اٹھانے لگی تھی۔

عادل شاہی دورِ حکومت کی مختصر تاریخ کچھ اس طرح ہے۔ ۱۴۹۰ء میں دکن کی بہمنی حکومت کو زوال ہوا۔ اور یہ سلطنت پانچ خود مختار ریاستوں میں تقسیم ہوگئی۔ دوسرے صوبے داروں کی طرح یوسف عادل خاں نے بھی بیجاپور اور بلگام پر قبضہ کرلیا۔ اور ۱۴۹۰ء میں بیجاپور کو اپنا پایۂ تخت بنا کر اپنی خود مختار حکومت کا اعلان کردیا۔ اس کے جانشینوں نے عادل شاہ کا لقب اختیار کیا۔

یوسف عادل خاں کے بعد اس کے بیٹے اسمٰعیل (۱۵۱۰ء تا ۱۵۳۴ء) نے زمامِ حکومت سنبھالی۔ اسمٰعیل کا بیٹا اپنی نااہلی کی وجہ سے اسمٰعیل کے بعد چند ماہ سے زیادہ حکومت نہ کرسکا۔ اور اسے معزول کردیا گیا۔ اس کے بعد اس کا بھائی ابراہیم عادل شاہ اول (۱۵۳۴ء تا ۱۵۵۸ء) تخت نشین ہوا۔ اس کے انتقال کے بعد علی عادل شاہ اول (۱۵۵۸ء تا ۱۵۸۰ء) تخت پر بیٹھا۔ اس کے زمانے میں بڑی ترقی ہوئی کئی اہم تعمیریں ہوئیں۔ بیجاپور کا قلعہ، جامعہ مسجد اور بہت سی عمارتیں اسی نے تعمیر کرائیں۔ اس کی ملکہ چاند سلطانہ اپنی شجاعت کی وجہ سے آج بھی مشہور ہے۔ علی عادل شاہ اول ہی کے زمانے میں جاگیر

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

کی سلطنت اس کی قلمرو میں شامل ہوئی۔ علی عادل شاہ اول کے بعد اس کا بھتیجا ابراہیم عادل شاہ ثانی (۱۵۸۰ء تا ۱۶۲۷ء) تخت حکومت پر بیٹھا۔ اس کا زمانہ عادل شاہی حکومت کے فروغ، عروج، خوشحالی اور ترقی کا زمانہ تھا۔ یوں تو عادل شاہی حکمرانوں نے علم و فن کی بڑی سرپرستی کی۔ لیکن اس کا عہد اس سلسلے میں سب سے زیادہ اہم سمجھا جاتا ہے۔ اس کے انتقال کے بعد محمد عادل شاہ (۱۶۲۷ء تا ۱۶۵۷ء) تخت نشین ہوا اس کے زمانے میں بھی عادل شاہی حکومت کو وسعت ہوئی۔ لیکن اسی زمانے سے اس کے زوال کے آثار بھی رونما ہونے لگے۔ ۱۶۳۳ء میں جب مغلوں نے احمد نگر کی نظام شاہی حکومت کو ختم کر دیا تو بیجاپور کی عادل شاہی حکومت براہ راست ان کی زد میں آگئی۔ ایک طرف شاہجہاں نے آگے بڑھنا شروع کیا تو دوسری طرف سے مرہٹوں نے سر اٹھایا۔ دونوں طرف کے دباؤ سے مجبور ہو کر محمد عادل شاہ نے مغل شہنشاہ کو تسلیم کر لیا۔ اس کے بعد اس کا بیٹا علی عادل شاہ ثانی (۱۶۵۷ء تا ۱۶۷۲ء) جانشین ہوا جو خود شاعر تھا اور شاہی تخلص کرتا تھا۔ اس کے انتقال کے بعد اس کا بیٹا سکندر عادل شاہ (۱۶۷۲ء تا ۱۶۸۶ء) تخت پر بیٹھا جو کہ بہت کمسن تھا۔ اس کا زمانہ سب سے زیادہ انتشار کا زمانہ تھا۔ عادل شاہی سلطنت جو کہ عرصے سے حوادثات کا مقابلہ کر رہی تھی اب بالکل مجبور و بے بس ہو گئی۔ ۱۶۸۶ء میں اورنگ زیب نے بیجاپور کو فتح کر لیا۔ سکندر عادل شاہ جس نے کہ اورنگ زیب کی اطاعت قبول کر لی تھی گرفتار کر لیا گیا اور ۱۶۹۹ء میں قید ہی میں زندگی کی قید سے چھوٹ گیا۔ اس کی گرفتاری کے بعد بیجاپور کی سلطنت دہلی میں شامل کر لی گئی۔ اور سکندر عادل شاہ پر تقریباً دو سو سال کی حکومت کے بعد عادل شاہی سلطنت

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

کا خاتمہ ہو گیا۔

عادل شاہی حکمراں بڑے صاحب ذوق، اور صاحب علم تھے۔ انھیں تمام فنون لطیفہ سے دلچسپی تھی۔ ان میں سے اکثر بادشاہ خود شاعر اور فن موسیقی میں ماہر تھے۔ اسی لئے ان کے عہد میں صاحبان علم، شعراء، ماہرین فن اور اہلِ ہنر کی بڑی سرپرستی ہوئی۔ ان کے درباروں میں علما و فضلا اور اہلِ کمال کا مجمع رہتا ہے۔ اور دور دور سے لوگ یہاں آتے اور بادشاہوں سے فیض اٹھاتے تھے۔

ابراہیم عادل شاہ اول خود تو شاعر نہ تھا لیکن صاحبان کمال کی سرپرستی کے لئے مشہور تھا۔ اس کے جانشین علی عادل شاہ کے عہد میں ایران و عراق تک سے علماء آتے اور اس کے مہمان ہوتے۔ اسے مطالعہ کا بڑا شوق تھا۔ اس نے علوم متداولہ پر بہت سی کتابیں لکھوائیں۔ اور ایک بہت بڑا کتب خانہ جمع کیا۔

ابراہیم عادل شاہ ثانی خود صاحب کمال اور عالم تھا۔ اس کا شمار ہندوستان کے ممتاز بادشاہوں میں ہوتا ہے۔ وہ فارسی، عربی اور سنسکرت پر اچھی دسترس رکھتا تھا۔ اس کے علاوہ بہت اچھا شاعر اور موسیقی کا بہت بڑا ماہر تھا۔ اس کے گیتوں کا مجموعہ کتاب نورس، کے نام سے مشہور ہے۔

اس کے بعد اس کا پوتا علی عادل شاہ ثانی المتخلص بہ شاہی اپنی علم دوستی اور ادب پروری، میں اپنی آپ مثال تھا۔ اس کے عہد میں اُردو کی بڑی سرپرستی ہوئی۔ یہ خود صاحب دیوان شاعر تھا۔ اس کے علاوہ اُردو کے بہت سے مشہور شاعر اس کے دربار اور عہد سے تعلق رکھتے ہیں۔ جن میں نصرتی، مرزا اور ہاشمی کے نام بہت اہم ہیں۔

اُردو بہمنی دور ہی میں عام بول چال کی زبان سے نکل کر ایک ادبی روپ

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

اختیار کرنے لگی تھی۔ عادل شاہی حکمرانوں کی اس زبان سے دلچسپی اور سرپرستی نے اس کے ارتقا کو اور زیادہ تیز کر دیا اور رفتہ رفتہ وہ فارسی کی جگہ لینے لگی۔

ان بادشاہوں کو زبان و ادب کے ساتھ دوسرے فنون لطیفہ، موسیقی، مصوری اور فن تعمیر میں بھی یکساں دلچسپی تھی۔ موسیقی سے تو اس قدر دلچسپی تھی کہ علی عادل شاہ ثانی خود گیت لکھتا۔ اور سرسوتی، پاربتی، شیو اور اندر وغیرہ سے گہری عقیدت کا اظہار کرتا تھا۔ اس زمانے کی مصوری اگر ایک طرف مصور کی مہارت کی نشاندہی کرتی ہے تو دوسری طرف اس زمانے کی تہذیب، رہن سہن، پوشاک اور زیورات کی تفصیل بھی پیش کرتی ہے۔

عادل شاہی زمانہ قومی یکجہتی کا بھی زمانہ تھا۔ مورخوں کا کہنا ہے کہ بیجاپور میں معاشرتی تقریبیں مل جل کر منائی جاتی تھیں۔ عید اور دوسرے اسلامی تہواروں میں ہندو بھی عقیدت اور خوش دلی کے ساتھ شریک ہوتے تھے۔ اور ہندو تہواروں کے موقع پر مسلمان جوش و خروش سے شرکت کرتے تھے۔

عادل شاہی حکومت کی طرح گولکنڈہ کے قطب شاہی بادشاہوں کو بھی خاص اہمیت حاصل تھی۔ ان کی علم دوستی، شعرا پروری اور فنون لطیفہ کی سرپرستی ادبی تاریخ کا حصہ بن گئی ہے۔ اردو زبان و ادب ان بادشاہوں کے عہد میں غیر معمولی ترقی کی۔ قطب شاہی بادشاہوں نے دکن (گولکنڈہ) پر تقریباً ایک سو اسی (۱۸۰) سال (۱۵۰۸ء سے ۱۶۸۷ء تک) حکومت کی ان کا پایۂ تخت حیدرآباد تھا۔ قطب شاہی سلطنت کا بانی سلطان قلی ترکستان کے مشہور و معزز قبیلے کا ایک فرد تھا جس کا خاندان ہمیشہ سے علم و ادب کا گہوارہ تھا۔

گولکنڈہ کے پہلے چار بادشاہ سلطان قلی (۱۵۱۸ء تا ۱۵۴۳ء)

www.urduchannel.in

جمشید قلی (۱۵۴۳ء تا ۱۵۵۰ء) سبحان قلی (۱۵۵۰ء) اور ابراہیم قلی (۱۵۵۰ء تا ۱۵۸۰ء) علما اور ادبا کی سرپرستی کے لئے زیادہ وقت نہیں نکال سکے کیونکہ شروع میں ان کی تمام تر قوت سلطنت کے استحکام پر صرف ہو رہی تھی۔ جمشید قلی کے بارے میں مشہور ہے کہ وہ فارسی کا اچھا شاعر تھا۔ اور شعرا اور صاحبانِ علم کا بڑا قدردان تھا۔ جمشید کا چھوٹا بھائی ابراہیم قلی قطب شاہ علما و فضلا کی سرپرستی کے سلسلہ میں بے حد مشہور ہے۔ وہ خود شاعر نہیں تھا۔ لیکن اس کے زمانہ میں گولکنڈہ علم و فن کا مرکز بنا ہوا تھا۔ اردو کو بھی اس عہد میں خاصی ترقی ہوئی۔ اس زمانے کے مشہور شعرا فیروز، محمود، اور وجہی ہیں۔

ابراہیم قلی کے بعد ان کا بیٹا محمد قلی قطب شاہ تخت نشین ہوا۔ جس کا دورِ حکومت علم و فن کی ترقی اور ادبی سرپرستی میں آپ اپنی مثال ہے۔ قلی قطب شاہ کو فنونِ لطیفہ کا بے حد شوق تھا۔ اس کے عہد میں اردو کی جو سرپرستی ہوئی اور اس کے زمانے میں جس طرح کے باکمال اور ماہرینِ فن دکن میں اکھٹا ہوئے اس کی مثال کسی اور عہد میں ملنی مشکل ہے۔ اس زمانے میں دکن کی بہت سی اہم مثنویاں لکھی گئیں۔

سلطان قلی قطب شاہ کے بعد محمد قطب شاہ اس کا جانشین ہوا جو خود بھی شاعر تھا اور ظلِ اللہ تخلص کرتا تھا۔ اس نے بھی علما اور ماہرینِ فن کی جی کھول کر سرپرستی کی۔ اس کے زمانے کے مشہور شعرا میں غواصی قطبی۔ ابنِ نشاطی اور جنیدی وغیرہ بہت اہم ہیں۔

اس کے بعد عبداللہ قطب شاہ (۱۶۲۵ء تا ۱۶۷۲ء) تخت نشین ہوا۔ اپنے اجداد کی طرح وہ بھی ادب دوست اور صاحبانِ علم کا سرپرست تھا

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

وہ خود بھی شاعر تھا۔ اور عبداللہ تخلص کرتا تھا۔ سلطان عبداللہ کے بعد ابوالحسن (۱۶۷۲ء تا ۱۶۸۶ء) گولکنڈہ کے تخت پر بیٹھا۔ لیکن اس کا زمانہ انتشار اور جھگڑوں کا زمانہ تھا۔ اس کے باوجود اس عہد میں بہت سی مثنویاں، غزلیں اور مرثیے لکھے گئے۔ اس زمانے کے شعرا میں فائز، لطیف، نوری، شاہی اور مرزا وغیرہ بہت مشہور ہیں۔ ۱۶۸۶ء میں گولکنڈہ کی شاندار سلطنت کا خاتمہ ہوگیا۔ اور وہ دہلی کی مغلیہ حکومت کا ایک حصہ بن گئی۔

قطب شاہی حکومت اپنی ادب پروری اور فنون لطیفہ کی سرپرستی کے سلسلے میں بہت اہم ہے۔ اس زمانے میں زبان و ادب کے ساتھ مصوری نقاشی اور فن تعمیر کو بے حد ترقی ہوئی۔ دکنی مصوری کے بیش بہا نمونے اسی عہد سے تعلق رکھتے ہیں۔ جو آج باقی نہیں ہیں لیکن تاریخ کا ایک حصہ ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ سلطان قلی قطب شاہ نے ایک خداداد محل تعمیر کرایا تھا جو جل گیا۔ اس کی ہر منزل مصوری کی نمائش گاہ تھی۔ حیدرآباد شہر کی تعمیر اور سجاوٹ بھی اس کے ذوق سلیم کا ایک حصہ ہے۔ دکن کے مختلف شہروں میں تعمیر شدہ مسجدیں، مقبرے، شاہی محلات حیدرآباد کا چار مینار، پرانا پل، مکہ مسجد اور عاشور خانے آج بھی قطب شاہی شہنشاہوں کے ذوق جمال اور فن تعمیر سے دلچسپی کی نشاندہی کرتے ہیں۔ اس عہد میں پیدا ہونے والے ادب کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ وہ اس زمانے کی پوری تہذیبی تصویر پیش کرتا ہے۔ اس عہد میں مثنوی کو خصوصیت سے رواج ہوا۔ وجہی کی قطب مشتری غواصی کی سیف الملوک و بدیع الجمال ابن نشاطی کی پھول بن طبعی کی بزم گل اندام۔ اپنے عہد کی طرز معاشرت اور تہذیب و تمدن کو بڑی خوبصورتی سے پیش

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

کرتی ہیں۔ مثنویوں کے علاوہ دوسری اصناف کو بھی اس عہد میں کافی ترقی ہوئی۔ غواصی نے بھی غزلیں اور مرثیے لکھے ہیں۔ سلطان محمد قلی قطب شاہ اُردو کا پہلا صاحب دیوان شاعر سمجھا جاتا ہے۔ جس کے دیوان میں غزلیں مثنوی اور مرثیے سب ہی کچھ شامل ہیں۔ اس نے اپنی شاعری میں اس دور کے سماجی اور تہذیبی حالات، رسم ورواج، شادی بیاہ اور دوسری تقریبات و مراسم کا ذکر کیا ہے۔

اس قطب شاہی دَور میں اُردو نثر کو بھی کافی ترقی ہوئی ملا وجہی کی سب رس اِس زمانے کی اہم ترین تصنیف ہے۔ اس کے علاوہ کچھ اور بھی رسائل تصوف سے متعلق مِل جاتے ہیں۔

اس زمانے کے حالات بیان کرتے ہوئے سید مبارزالدین رفعت نے لکھا ہے۔ کہ

"بہمنی سلطنت کے زوال کے بعد دکن میں جو تین بڑی ریاستیں عالم وجود میں آئیں ان میں گولکنڈہ کے قطب شاہی بادشاہوں اور بیجاپور کے عادل شاہی فرماں رواؤں نے سلطنت کے ورثے کے ساتھ ساتھ وہ ہندایرانی تہذیبی عناصر بھی ورثے میں پائے جن کی نیو بہمنی سلطنت کے عہد میں رکھی جا چکی تھی۔ قطب شاہی اور عادل شاہی فرمانرواؤں نے بڑی فراخ دلی اور انتہائی کشادہ دلی کے ساتھ ان تہذیبی عناصر کی سرپرستی کی۔ یہ خیال عام ہے کہ شہنشاہ اکبر نے اس ملی جلی تہذیب کو سب سے پہلے فروغ دیا تھا لیکن یہ واقعہ ہے کہ اس تہذیب کی دانستہ اشاعت کا اولین سہرا اکبر کے نہیں بلکہ اکبر سے بھی پہلے دکن کی قطب شاہی اور عادل شاہی سلطنتوں کے سر بندھتا ہے۔ دو سو سال کے دورِ حکومت میں عادل شاہیوں نے بہمنی سلطنت کے ورثے میں حاصل شدہ اُردو

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

کی روائیت کو جتنا آگے بڑھایا اور اُردو کی جتنی خدمت کی ویسی خدمت گولکنڈہ کے قطب شاہی بادشاہوں کے سوا کسی اور نے نہیں کی۔ عادل شاہی سلاطین نے اس زبان کو اپنی مملکت کی سرکاری زبان قرار دیا۔ اس میں خود شعر کہے اور اس زبان کے شعراء کو اپنے درباروں میں اکٹھا کر کے انھیں نوازا۔ اس سرپرستی کا نتیجہ یہ ہوا کہ شعروسخن کا گھر گھر چرچا ہوا۔ اور ہندوستان کے اس علاقہ میں یہ زبان ہزاروں لاکھوں افراد کی مادری زبان بن گئی۔ اُردو کے اس ابتدائی دور ہی میں بیجاپور میں ایسے ایسے شاعر اور ادیب پیدا ہوئے کہ ان کے تذکرے کے بغیر اُردو ادب کی تاریخ مکمل ہونے کا دعویٰ نہیں کر سکتی ہے[۱]

عادل شاہی حکمرانوں نے شاہی دفاتر میں فارسی کی جگہ اُردو کو رائج کیا جس کی وجہ سے اُردو ادب کی اس عہد میں بڑی ترقی ہوئی۔ ابراہیم عادل شاہ ثانی کے زمانے میں گھر گھر اُردو کا چرچا تھا۔ اس دور میں آتشی، مقیمی امین اور رستمی جیسے شاعر ہوئے اس زمانے میں کئی اہم مثنویاں لکھی گئیں۔ امین نے 'بہرام اور حسن بانو' اور مقیمی نے 'چندر بدن و مہیار' لکھی جو دکنی ادب میں خاص اہمیت رکھتی ہیں۔ علی عادل شاہ ثانی کے عہد کے بارے میں اوپر کہا گیا ہے۔ کہ وہ اُردو ادب کا زریں دور تھا جس میں زبان نے ایک نیا رنگ روپ پایا۔ اس زمانے میں گیت، مثنوی، غزل اور قصیدے لکھے گئے۔ ملک الشعراء نصرتی نے رزمیہ مثنوی علی نامہ لکھا۔ ہاشمی نے مثنوی یوسف زلیخا لکھی اور ریختی کی ایجاد کا سہرا اپنے سر پر باندھا۔ مرزا نے مرثیہ گوئی کا کمال دکھایا۔

---

[۱] مجلۂ عثمانیہ دکنی ادب نمبر ۱۹۶۳-۶۴ء صفحہ ۶۷

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

گولکنڈہ اور بیجاپور کے شعراء کی سب سے بڑی خصوصیت ان کے کلام میں ملکی عناصر کی اہمیت ہے۔ اس عہد کے شعراء کے یہاں ہندوستانی روح رواں دواں ملتی ہے۔ ان کی تشبیہات اور تلمیحات ہندوستانی ہیں۔ ان کی شاعری میں ہندوستانی تہذیب، ہندوستانی لباس، ہندوستانی انداز آرائش اور لوازمات نظر آتے ہیں۔ ان کا ادب اس تہذیب کا ایک حصہ ہے۔ نصیر الدین ہاشمی نے دکنی ادب کے تہذیبی پس منظر میں تقریباً چار سو سال کی تہذیب کا جائزہ لیا ہے۔ اور بہت تفصیل سے علم و ادب کے ساتھ رہن سہن کے طریقوں، رسم و رواج، تہواروں، شادی و موت، کپڑے زیورات، کھانے، راگ راگنیوں، مصوری اور فن تعمیر کا جائزہ لیا ہے۔ جو اس عہد کی جامع تصویر پیش کرتا ہے۔

اس سماجی اور تہذیبی پس منظر میں ولی کی شاعری کو عروج ہوا۔ ان کی شاعری نے بیجاپور اور گولکنڈہ دونوں جگہوں کے اثرات سے توانائی حاصل کی۔ ان کا تعلق بیجاپور اور اورنگ آباد دونوں جگہ سے یکساں تھا۔ ولی کے عزیز و اقارب دونوں جگہ تھے اور اکثر ایک جگہ سے دوسری جگہ ان کی آمد و رفت کا سلسلہ رہتا تھا۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ انھیں دونوں جگہوں پر ان کی شاعری کا ارتقا ہوا ہوگا۔ اس وقت بیجاپور اور گولکنڈہ ہی دکنی شاعری کے اہم مرکز تھے۔ ولی کے کلام میں ایسی غزلیں بھی ملتی ہیں۔ جو انھوں نے بیجاپور اور قطب شاہی شعراء کی زمینوں میں کہی ہیں۔ انھوں نے حسن شوقی بیجاپوری کا ذکر بھی کیا ہے۔ اور علی عادل شاہ ثانی شاہی کی طرحوں میں غزلیں بھی لکھی ہیں۔ ڈاکٹر ظہیر الدین مدنی نے لکھا ہے۔ کہ

"حسن شوقی کے اثرات بھی ولی کے کلام میں جا بجا محسوس ہوتے ہیں۔"

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

قطب شاہی شعراء کے کلام کا اثر بھی ولی کے یہاں نمایاں ہے۔ بعض ہم طرح غزلیں اس کی طرف کھلا ہوا اشارہ کرتی ہیں۔" لہ

اس سے صاف ظاہر ہے کہ ولی کی شاعری بیجاپور اور گولکنڈہ کے متذکرہ سماجی، سیاسی اور تہذیبی ماحول میں پروان چڑھی اور ولی نے ایک عظیم ادبی و تہذیبی وراثت اپنے حصے میں پائی۔ جو دکن میں ولی سے بہت پہلے اعتبار حاصل کر چکی تھی۔

لہ علی گڑھ تاریخ ادب اردو صفحہ ۳۴۳

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

ولی کی صوفیانہ شاعری

اُردو شاعری اور تصوف کا چولی دامن کا ساتھ ہے ابتدا سے اب تک شعراء کسی نہ کسی شکل میں مسائل تصوف پر غور کرتے رہے ہیں اور قدیم شعراء کے کلام پر صوفیانہ فکر کا بہت نمایاں رنگ رہا ہے۔ زندگی کیا ہے، دنیا کیا ہے، خدا کیا ہے، بندے اور خدا کا کیا رشتہ ہے، فنا و بقا، بے ثباتیٔ حیات، توکل و قناعت، جبر و اختیار، خرد و بے خودی اور معرفت کے مسائل جیسے بہت سے سوال ان کے سامنے رہے ہیں۔ اور اپنے نظریہ کے مطابق وہ اُسے پیش کرتے رہے ہیں۔ قدیم شعراء میں تو شاید ہی کوئی ایسا شاعر ہو جس کے کلام میں یہ مسائل نہ ملتے ہوں۔ تصوف کا اتنا گہرا اثر ہونے کے تین اسباب ہو سکتے ہیں۔ اول یہ کہ اُردو زبان و ادب کی تخلیق و ارتقا میں صوفیائے اکرام کا بہت بڑا حصہ رہا ہے۔ وہ ملک میں ایک جگہ سے دوسری جگہ سفر کرتے رہے ہیں۔ اور انسانیت کی فلاح اور دنیاوی دکھوں اور آلام کے علاج کے سلسلے میں اپنے نظریات عام لوگوں تک پہنچاتے رہے ہیں۔ چونکہ ان کی آواز محبت کی آواز اور ان کا بیان دل کا بیان تھا اس لئے ہر جگہ ان کے گرد علماء و شعراء کا مجمع ہو جاتا۔ اس عہد کے جو بہترین ذہن ہوتے وہ ان سے کسب فیض کرتے تھے اس لئے عام طور پر اس زمانے کے سبھی شاعروں نے اسی مسلک کو اپنایا، اور انھیں مسائل کو اپنے اشعار میں پیش کیا ہے۔ صوفیائے اکرام خود شاعر اور علوم ظاہری و باطنی سے واقف

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

ہوتے تھے۔ ان کی شاعری اسی محبت اور حقیقت کی تلاش کا آئینہ ہوتی اور نظم و نثر میں وہ انھیں مسائل پر روشنی ڈالتے۔

دوسری وجہ اردو شاعری میں تصوف کے اثر کی یہ بھی ہے کہ اردو شاعری فارسی سے براہ راست متاثر رہی اور تصوف فارسی شاعری کا ایک ایسا جزبن چکا تھا جو اس کے رگ وپے میں جاری وساری تھا۔ اس لئے جب خیالات، الفاظ اور محاورں کی نقل کی گئی اور اسی طرح شعر کہنے کی کوشش ہوئی تو صوفیانہ خیالات، انداز بیان اور ایرانی عشق کا انداز بھی نقل کی صورت میں اردو میں منتقل ہو گیا۔ اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ اردو میں خیال واظہار کیلئے اس کا اپنا کچھ نہیں ہے۔ لیکن چونکہ یہ ایک حقیقت ہے کہ ہماری زبان میں بہت سی چیزیں باہر سے آئیں جنھیں ہم نے اس طرح اپنا لیا کہ ان کی شکل پر اب 'باہری' ہونے کا شبہ بھی نہیں ہوتا۔

تیسری وجہ اس کا اپنا ملکی خمیر ہو سکتا ہے۔ ہندوستان میں تصوف کی بہت اہمیت تھی۔ قدیم علما، تصوف کے مختلف رموز اور مسائل وحدت الوجود، ہمہ اوست، اہم برہما، یعنی انا الحق پر اظہار خیال کرتے رہے ہیں ان مسائل کی اس وقت کی اخلاقی اور علمی زندگی میں بڑی اہمیت تھی۔ اور ہر صاحب علم کسی نہ کسی طرح ان پر اظہار رائے ضرور کرتا تھا۔ ہندوستان کو تصوف کا قدیم ترین دبستان کہا جا سکتا ہے۔ اخلاق اور علم وادب یہاں اس کے بغیر مکمل نہیں تھے۔ ستیم شوم سندرم، کا نظریہ ان کے متصوفانہ ذہن کی نشاندہی کرتا ہے۔ اردو شاعری میں تصوف کا اس قدر رواج پانا ان اسباب کی روشنی میں کوئی تعجب کی بات نہیں ہے۔

تصوف کا راستہ بڑا پر پیچ و پرخم ہے۔ پھر اس میں بھی بہت سے نظام فکر ہیں۔ کوئی شریعت کے ذریعہ حقیقت تک پہنچنا چاہتا ہے اور اپنے کو اس کا نور

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

میں ملا دینا چاہتا ہے۔ جس کا وہ خود ایک حصہ ہے۔ کوئی شریعت کو بحسن خیال کرتا ہے۔ اور طریقت کو عرفان کا راستہ قرار دیتا ہے۔ اس شریعت وطریقت میں آگے چل کر معمولی معمولی اختلافات پر الگ الگ ہوگئی ہیں۔ ویسے بنیادی طور پر تصوف کو تین حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ اسلامی تصوف، ایرانی تصوف اور ہندوستانی تصوف۔ ہندوستانی و ایرانی نظریات ہندوستان میں تقریباً مل گئے ہیں۔ اردو شاعری میں پائے جانے والے صوفیانہ خیالات ان تینوں انداز فکر کا مجموعہ ہیں۔

تصوف عام طور پر سماجی کشمکش، معاشی بے چینی، معاشرتی الجھنوں، سیاسی تصادم اور مستقبل کی غیر یقینی حالت میں پیدا ہوتا ہے۔ اسی لئے تصوف کو زندگی کے ٹھوس حقائق اور مسائل سے فرار کا ایک راستہ کہا گیا ہے۔ جب انسان میں جدوجہد کی طاقت نہیں رہتی، اقدار کی شکست وریخت پر نہ اس کا قابو رہتا ہے اور نہ اپنے کو تبدیلیوں کے مطابق ڈھالنے کی سکت نہ اپنا راستہ بنانے کی قوت نہ حالات سے مقابلہ کرنے کی توانائی، تب وہ تصوف کی پناہ گاہ تلاش کرتا ہے۔ تصوف کی ابتدا کے بارے میں حسن واصف عثمانی نے لکھا ہے کہ

> " تصوف نے عرب ماحول میں جنم لیا تھا جب عباسی حکمرانوں کے تحت ایک طرف تو اسلامی تہذیب کا ہر شعبہ اپنے عروج پر تھا، اور دوسری طرف اسلامی تہذیب کے اولین سانچے کو عباسی حکمراں توڑ کر تمدن، فکر اور طرز حیات میں غیر عرب عناصر خصوصاً ایرانی تصورات اور یونانی افکار کے پیوند لگانے لگے تھے۔ اس کی وجہ سے طرز حیات میں وہ تبدیلیاں آرہی تھیں جنھوں نے عام مسلمانوں کی زندگی کو یکسر کھوکھلا کر دیا تھا۔ شریعت کی پابندیوں سے دور بھاگنے کا جذبہ عام تھا۔ باطن

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

کی گہرائی عقیدہ کی پختگی کو رسم پرستی سے بدلا جا رہا تھا ......" [۱]

علامہ اقبال نے بھی تصوف کی ابتدا کے بارے میں اسی طرح کی رائے دی ہے کہ وہ ایسے موقع پر پیدا ہوتا ہے جب قوم میں طاقت و توانائی مفقود ہو جاتی ہے۔ انھوں نے اپنے ایک خط میں لکھا ہے۔

"تصوف کی تمام شاعری مسلمانوں کے پولٹیکل انحطاط کے زمانے میں پیدا ہوئی اور ہونا بھی چاہیئے تھا۔ کہ جس قوم میں طاقت و توانائی مفقود ہو جائے جیسا کہ تاتاری یورش کے بعد مسلمانوں میں مفقود ہو گئی تو پھر اس قوم کا نقطۂ نظر بدل جایا کرتا ہے۔ ان کے نزدیک توانائی ایک حسین و جمیل شے ہو جاتی ہے۔ اور ترک دنیا موجب تسکین۔ اس ترکِ دنیا کے پردے میں ضعیف قومیں اپنی سستی اور کاہلی اور اس شکست کو جو ان کو تنازع للبقا میں نصیب ہوتی ہے۔ چھپایا کرتی ہیں۔" [۲]

اس سے ظاہر ہے کہ تصوف درحقیقت کن حالات میں پیدا ہوتا ہے۔ لیکن یہاں پر تصوف کی تاریخ اور تفصیل سے بحث نہیں ہے چونکہ اُردو شاعری پر اس کے بہت گہرے اثرات ہیں۔ اس لئے تھوڑا سا اس تحریک کا تعارف ضروری تھا۔ تصوف نے آگے چل کر عالم گیر وسعت اختیار کر لی اور فلسفہ اور الٰہیات کے مسائل نے صوفیانہ ادب کو بڑا وزن اور وقار دیا۔ ابنِ عربی کی صوفی تحریک نے ایک نیا نظریہ دیا۔ اور یہ نظریۂ عشق تھا۔ انھوں نے بتایا

---

[۱] مطالعہ اسلامیات حسن واصف عثمانی ص ۱۲۱

[۲] اقبال اور ان کا عہد بحوالہ جگر فن اور شخصیت۔ شارب ردولوی ص ۱۳۳

www.urduchannel.in

کہ مقام فنا تک پہنچنے کے لئے کسی ریاضت کی نہیں بلکہ طلب کی شدت اور گرمی کی ضرورت ہوتی ہے جو عشق سے ملتی ہے جو اپنے کو عشق میں ختم کر دیتا ہے اور اپنے وجود کو مٹا دیتا ہے یعنی جو قطرہ دریا میں مل کر اپنے وجود کو فنا کر دیتا ہے وہ مقام بقا پا لیتا ہے۔ تصوف کی زبان میں اسی کو فنا کہا گیا ہے۔ مولانا حسرت موہانی نے کہا ہے۔

نہ پا سکتے کبھی پابند رہ کر قید ہستی ہیں
سو ہم نے بے نشاں ہو کر تجھے اے بے نشاں پایا

وحدت الوجود کا فلسفہ صوفی تحریک کا ایک عقیدہ لازم بن گیا ہے۔ مولانا آزاد نے غبار خاطر میں لکھا ہے۔ کہ

" دنیا میں وحدت الوجود کے عقیدے کا سب سے قدیم سرچشمہ ہندوستان ہے غالباً یونان اور اسکندریہ میں بھی یہیں سے یہ عقیدہ اور مذہب گیا۔" ؎۱

خواجہ احمد فاروقی نے فلسفہ وحدت الوجود پر اظہار خیال کرتے ہوئے میر تقی میر حیات اور شاعری میں لکھا ہے۔ کہ

" وحدت وجود کا مسئلہ صوفیانہ شاعری کی جان ہے۔ خواجہ فریدالدین عطار کا خیال ہے کہ تمام اشیاء میں معشوق حقیقی کا حسن کارفرما ہے۔ وہ قدیم جلوہ، زلف میں شکن، ابرو میں وسمہ، یاقوت میں آب، مشک میں خوشبو ہے۔" ؎۲

؎۱ غبار خاطر مولانا ابوالکلام آزاد ص۱۴۲

؎۲ میر تقی میر حیات اور شاعری۔ خواجہ احمد فاروقی ص۲۱۲

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

یہ تمام مسائل اور صوفیانہ رموز اُردو شاعری کا ایک حصہ ہیں جس پر ابتدا سے لوگ طبع آزمائی کرتے رہے ہیں۔

وؔلی کی شاعری میں بھی تصوف کی بڑی اہمیت ہے۔ انھوں نے جگہ جگہ پر اُن فلسفیانہ خیالات تصوف کی باریکیوں اور حیات و کائنات کے رموز کی طرف اشارے کئے ہیں۔ ولی خود ایک صوفی تھے اور جس ماحول میں وہ خود اور ان کی شاعری پروان چڑھی تھی وہ خاص صوفیانہ ماحول تھا۔ اس عہد میں تصوف اخلاق و تہذیب کا ایک جز تھا اور کسی شخص کے صاحب علم و صاحب نظر ہونے کا معیار فلسفیانہ و صوفیانہ مسائل پر اس کی دسترس تھا۔ اس میں شاید اس سماجی پس منظر کا زیادہ دخل ہے جس کا جائزہ پچھلے صفحات میں آچکا ہے۔ ویسے تو تصوف قلی قطب شاہ کے زمانے ہی سے معیار شرافت تھا۔ خود کلیات قلی قطب شاہ میں صوفیانہ مسائل پر بہت سے اشعار مل جاتے ہیں ؎

کس ٹھار میں رہتا نہیں سب ٹھار ہے بھرپور
دیکھیں کو سکت کال اہے ہر ایک نین میں

قلی قطب شاہ

اسی طرح ملا وجہی کے خیالات اور بحری کی مثنوی "من لگن" تصوف کے رموز میں ڈوبی ہوئی ہے۔ بحری کا ایک شعر ہے۔

اے روپ ترا رتی رتی میں   پربت پربت پتی پتی میں

ان مثالوں سے اندازہ ہوتا ہے کہ دکن میں تصوف کی روایت ولی سے بہت پہلے شروع ہو چکی تھی۔ یہ ضرور ہے کہ قدما کے یہاں تصوف کا رنگ اتنا گہرا نہیں ہے جتنا ولی کے یہاں ہے۔

ولی نے اپنی زندگی میں کچھ زیادہ انتشار، بے چینی، تباہی اور تبدیلیاں

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

دیکھیں۔ انھوں نے شاندار ماضی اور روایات کی امین دکنی سلطنتوں کو تاراج و تباہ ہوتے دیکھا۔ وہ بادشاہ جن کے یہاں علوم و فنون، تہذیب و تمدن، شعرا اور فنکاروں کی سرپرستی اور ترقی کے لئے ہر وقت دروازے کھلے رہتے تھے۔ انھیں بے بس، لاچار، مجبور اور قیدی بنا دیکھا۔ جن کی مہربانیاں، نوازشات اور عنایات ضرب المثل تھیں انھیں قید میں موت کی ایک نگاہ کرم کے لئے تڑپتے دیکھا۔ انھوں نے ایک طرف مرہٹوں کے ہاتھوں لوٹ مار، قتل عام اور خزانوں کو لٹتے دیکھا۔ دوسری طرف مغلوں کے حملے اور جنگیں دیکھیں۔ جس نے ان کو زیادہ حساس نرم دل اور انسان دوست بنا دیا۔ یہی وجہ ہے کہ تصوف کے مسائل سے ان کا کلیات بھرا ہوا ہے۔

ولی کے بارے میں کہا جا چکا ہے کہ وہ خود صوفی تھے انھوں نے احمد آباد میں شاہ نورالدینؒ سے درس سلوک لیا تھا جو کہ سہروردیہ فرقے کے ایک بزرگ تھے۔ شاعری میں ولی کے استاد شاہ گلشن تھے۔ ولی نے "نورالمعرفت" کے اختتام پر اس کی طرف اشارہ کیا ہے[1]۔ شاہ گلشن خود ایک صوفی بزرگ تھے اور شاہ گل سرہندی متخلص بہ وحدت بن سید محمد سعید بن شیخ احمد مجدد سرہندی کے مرید تھے اسی نسبت سے انھوں نے تخلص شاہ گلشن اختیار کیا تھا۔ اس کے علاوہ ولی کے کلام میں ایک جگہ علی رضا کا نام آیا ہے۔

بادشاہ نجف ولی اللہ　　　پیر کامل علی رضا پایا

شاہ علی رضا سرہندی گجرات میں اقامت پذیر تھے آپ کو خرقۂ خلافت شیخ یحییٰ چشتی سے ملا تھا۔ دکن کے بہت سے امرا آپ کے مرید تھے۔ ولی کو بھی آپ سے بڑی عقیدت تھی یہ بات یقینی طور پر نہیں کہی جا سکتی کہ ولی آپ کے مرید بھی تھے یا نہیں۔ لیکن شعر اس طرف ضرور اشارہ کرتا ہے۔ شیخ نورالدین

---

[1] بعض محققین کا خیال ہے کہ یہ بیان درست نہیں ہے لیکن ابھی اس سلسلے میں قطعی طور پر کچھ کہنا مشکل ہے۔

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

سہروردی سے وؔلی نے باقاعدہ علوم عقلی و نقلی کا درس لیا تھا اس لئے سہروردی سلسلے کا اثر ان پر زیادہ تھا۔ سلسلۂ سہروردیہ کے بانی شیخ شہاب الدین سہروردی تھے۔ جن کا نظریہ یہ ہے کہ خالق مطلق یا حقیقت ایک حسن یا نور ہے۔ جو ابدی غیر فانی اور قائم بالذات ہے وہ کائنات کا خالق اور کائنات اس کا مظہر ہے۔ ہر انسان اس حقیقت کی طرف کھنچتا ہے، اور بظاہر عشق سے حقیقت تک پہنچتا ہے۔ اس نظریہ کی بنیاد عشق ہے اور "کمال" تک پہنچنے کا وہی ایک راستہ ہے

اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ درسِ عشق وؔلی کو اپنے پیرِ طریقت اور مرشد سے ملا۔ میر تقی میر کو ان کے والد نے سمجھایا تھا۔ کہ

"بیٹا عشق اختیار کرو کہ عشق ہی اس کارخانے پر مسلط ہے اگر عشق نہ ہوتا تو یہ تمام نظام درہم و برہم ہوجاتا، بے عشق زندگانی وبال ہے۔ اور عشق میں دل کھونا اصلِ کمال ہے۔ عشق ہی بناتا اور عشق ہی بگاڑتا ہے

بے عشق نہ باید بود بے عشق نہ باید زیست

پیغمبر کنعانی عشق پسرے دارد" ؎۱

عشق کی یہ تعلیم وؔلی کو اپنے تصوف کے سلسلے میں ملی کہ عشق ہی انسان کو "کمال" تک پہنچاتا ہے۔ اب اس کمال تک پہنچنے کے لئے کئی مدارج طے کرنے ہوتے ہیں۔ وؔلی نے کہا ہے کہ مجاز کے بغیر حقیقت کو نہیں پایا جاتا۔ عام طور پر صوفیوں کا یہی خیال ہے۔ اکثر صوفی شعراء نے اپنے اشعار میں ان مدارج کی طرف اشارہ کیا ہے۔ اصغر گونڈوی نے لکھا ہے۔ کہ

کچھ آگ دی ہوس میں تو تعمیر عشق کی   جب خاک کر دیا اسے عرفاں بنا دیا

؎۱ میر حیات اور شاعری۔ ڈاکٹر خواجہ احمد فاروقی ص۵۲

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

اصغر نے کمال یا عرفان کی منزل فنا میں تلاش کی ہے۔ لیکن اس 'عرفان' کی منزل تک پہنچنے سے پہلے 'ہوس' اور عشق کے دو مدارج سے گزرنا پڑتا ہے۔ ہوس چل کر عشق میں تبدیل ہوتی ہے۔

ولی نے بھی عشقِ حقیقی سے پہلے مجاز کا درجہ بتایا ہے۔

در وادیٔ حقیقت جن نے قدم رکھا ہے — اول قدم ہے اس کا عشق مجاز کرنا

شغل بہتر ہے عشق بازی کا — کیا حقیقی و کیا مجازی کا

اے ولی عشق ظاہری کا سبب — جلوۂ شاہد مجازی ہے

تواضع خاکساری ہے ہماری سرفرازی کا — حقیقت کے لغت کا ترجمہ عشق مجازی ہے

یہی عشق ظاہری حقیقت تک پہنچنے کا ذریعہ بنتا ہے۔ لیکن اس عشق کو پہچاننے کے لئے بھی صاحبِ نظر اور صاحب دل ہونا چاہئے۔ ورنہ لوگ نہ جانے کیا سے کیا معنی پہنا دیں گے۔ یہاں تو ہر شے میں وہی نظر آتا ہے۔ اسی کا ایک حُسن ہے جو ہر شے میں ہے، اور اسی حسن کی تجلی ہر شکل میں جلوہ فگن ہے۔

شیخ علی حزیں نے کہا ہے۔

از بنارس نہ روم معبدِ عام است اینجا
ہر برہمن پسرِ لچھمن و رام است اینجا

اسی طرح ولی کے یہاں ابو المعالی ہوں یا کھیم داس، امرت لال، گوبند لال، شمس الدین یا سجن اور پیا کی کوئی صورت سب 'پسرِ لچھمن و رام' کی شکلیں ہیں۔ جو ان کے لئے "مضمونِ پاک بازی کا ایک عنوان" ہیں۔ وہ ان کے حُسن کی تعریف کرتے ہیں بعض ناموں کو تو انھوں نے ردیف کے طور پر استعمال کیا ہے لیکن یہ سب جلوے ان کی نگاہ میں اس "سجن" تک لے جانے والے ہیں جس کی معرفت کے لئے وہ قطرۂ سیماب کی طرح بے چین ہیں۔ ان کے اس طرح کے چند شعر پیش ہیں۔

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

ہر طرف ہے جگ میں روشن نام شمس الدین کا | جبین میں ہے شورِ حسن کے ابروئے پرچین کا
ہے بس کہ آبِ رنگِ حیا کیم دامن میں | آتا نہیں کسی کے خیال و قیاس میں
خوباں حیا سوں غرق عرق ہوں تو کیا عجب | جس وقت جلوہ گر ہو جمالِ گوبند لال
شمع بزمِ وفا ہے امرت لال | سرو باغِ ادا ہے امرت لال
ترا قد دیکھ اے سید معالی | سخن فہماں کی ہوئی ہے فکر عالی

ڈاکٹر نورالحسن ہاشمی نے ان اشعار کی طرف اشارہ کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ :۔

"تصوف کے مسلک میں چونکہ نظر اندر کی طرف رہتی ہے اس لئے ہمیشہ جز میں کل، قطرے میں دریا، دل کے آئینے میں دنیا کا تماشہ دیکھا جاتا ہے۔ اور اسی لئے ایسی شاعری ہمیشہ داخلی ہوا کرتی ہے۔ ولی کو اپنے دلی کیفیات کے مطالعہ و اظہار کے علاوہ فرصت نہیں کہ باہر کی دنیا کو دیکھیں۔ اگر کبھی ان کی نظر خارجی دنیا کو دیکھتی بھی ہے تو وہاں بھی انھیں حسن ہی حسن نظر آتا ہے خواہ وہ گوبند لال ہوں یا امرت لال یا ابوالمعالی یا گجرات وسورت کے نازنین۔" [۱]

ولی کی نگاہ میں عشق ایک فن عجیب ہے جس کا سمجھنا ہر ایک کے بس کی بات نہیں عشق کیا ہے یہ صرف عارف جانتے ہیں۔ ولی نے ان الفاظ میں اس عشق کی طرف اشارہ کیا ہے۔

عارفاں پر ہمیشہ روشن ہے | کہ فنِ عاشقی عجب فن ہے

ولی نے عشق کو فن قرار دیا ہے۔ پھر اس فن کا جاننے والا ہی صرف عارف ہے۔

---

[۱] کلیات ولی مرتبہ نورالحسن ہاشمی ص ۱۷

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

ان کی نگاہ میں عشق پاکبازی ہے۔ اور وہ شخص مسلمان نہیں جو عاشق نہیں ہے۔

عشق مضمون پاکبازی ہے — پاکبازوں سے یہ ہوا معلوم

طریقہ عشق بازاں کا عجب نادر طریقہ ہے — جو کئی عاشق نہیں اس کوں مسلمان نہیں گنتے

عشق ولی کی نگاہ میں محبوب حقیقی تک پہنچنے کا واحد ذریعہ ہے اور یہ ایسی آگ ہے جس سے ہر شخص کا دل گرم ہے۔ کوئی نہیں جس کے دل پر اس کا چرکا نہ لگا ہو وہ خواہ فقیر ہو یا بادشاہ۔ عاشق کے گھر میں چراغ کی ضرورت نہیں کیونکہ وہ شمع عشق سے منور ہے۔ ان کی نگاہ میں یہ کارخانۂ دنیا عشق کا معمولی سا کرشمہ ہے۔

عشق سے فارغ جو کئی رہ نفس اکبر سے مدام
ساتویں گنبد پر اگر ایوان کیوانی کرے
عشق کی آتش میں جائے تن کوں جو کئی رات دن
وو قیامت لگ سوں جیوں سورج درخشانی کرے

گر طلب ہے تجھ کوں راز خانۂ دل ہو عیاں
آہ کی آتش سوں روشن کر چراغ عاشقی

عشق کے ہاتھ سوں ہوئے دل ریش
جگ میں کیا بادشاہ کیا درویش

عاشقوں کو نہیں ہے موت سوں کام
مرقد پاک اولیا کی قسم

حاجت نہیں چراغ کی تجھ گھر میں اے ولی
روشن ہے بزم عشق تری شمع آہ سوں

وو صنم جب سوں بسا دیدۂ حیران میں آ
آتش عشق پڑی عقل کے سامان میں آ

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

ولی بھی درجۂ کمال تک پہنچنے کے لئے اپنی ذات کے فنا کردینے کو ضروری سمجھتے ہیں۔ یعنی معرفت کی منزل بغیر اپنے کو خاک کئے نہیں ملتی ۔

عشق میں لازم ہے اول ذات کوں فانی کرے
ہو فنا فی اللہ دائم ذات یزدانی کرے

ولی کے یہاں عشقِ حقیقی و عشقِ مجازی کی طرح حُسن کے بھی دو تصور ملتے ہیں ایک تو تجسیمی تصور ہے جس میں حسین ایک عام محبوب ہے جہاں وہ صرف اس کے قد و زلف و رخسار کی تعریف کرکے آگے بڑھ جاتے ہیں ایک دوسرا تصور تنزیہی ہے جس میں حُسن ایک حقیقت کی شکل میں ہے جس کا جلوہ عالم کی ہر چیز میں ہے۔ جس حُسن کا پرتو خود ولی میں ہے۔ اور جس میں مل جانے کو وہ عرفان سمجھتے ہیں۔ اس حُسن کو انھوں نے طرح طرح سے پیش کیا ہے۔ یہاں پر چند مثالیں پیش ہیں۔

عیاں ہے ہر طرف عالم میں حسنِ بے حجاب اس کا
بغیر از دیدۂ حیراں نہیں جگ میں نقاب اس کا

وحدت کے گلستان کا چمن حُسن ہے تیرا
پھولا ہے چمن بیچ بہار گل و نرگس

تجھ حسنِ عالم تاب کا جو عاشق شیدا ہوا
ہر خوب رو کے حسن کے جلوے سوں بے پروا ہوا

صنعت کے مصور نے صباحت کے صفحے پر
تصویر بنایا ہے تری نور کوں حل کر

ولی اسی حسین اور اسی محبوبِ حقیقی کے نام کا ورد کرتے ہیں۔ اور اسی کی مدح و ثنا بیان کرتے ہیں یہ محبوب کہیں ان کا پیتم ہے کہیں سجن اور کہیں سری جن اس کا کوئی نام ہو اور کچھ بھی خطاب ہو وہ انھیں کے اندر ہے حالانکہ انسان

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

کے لئے اس کا پہچاننا مشکل ہے۔ اور اس کی تعریف میں قلم شل اور زبان معذور ہے۔

کیتا ہوں ترے ناؤں کوں میں وردِ زباں کا — کیتا ہوں ترے شکر کو عنوان بیاں کا
تنہا نہ ولی جگ منیں لکھتا ہے ترے وصف — دفتر لکھے عالم نے تری مدح و ثنا کے
اگر چمن میں نہیں باس میرے پیتم کی — تو میرے دل کوں ز گل گشت لالہ زار چہ حظ
دل کوں گر مرتبہ ہو درپن کا — مفت ہے دیکھنا سری جن کا
ولی اس کی حقیقت کیوں کہ بوجھوں — کہ جس کا بوجھنا حد بشر نہیں
معشوق ہے بغل میں ولی یہ سنا ہوں میں — مت دل کے باج اسکوں کہیں جستجو کرو
اے صنم تیرے مکھ کی دیکھ جھلک — منفعل ہے مدام شمس فلک
دیکھ تجھ میں جمال حق کا ظہور — ہیں دعا گو فلک پہ سارے ملک
نہ کر سکوں ترے یک تارِ زلف کی تعریف — کروں ہزار کتب تجھ ثنا میں گر تصنیف

ولی نے اور بھی بہت سے مسائل تصوف بیان کئے ہیں۔ کہیں انھوں نے طمع کی برائی کی ہے۔ کہیں نامۂ اعمال آنسوؤں سے دھو کر پاک کرتے اور کہیں محبوب کے لئے گلدستۂ اعمال زندگانی تحفہ کے طور پر لے جانے کی خواہش کی ہے

سیہ روی نہ لے جا حشر میں دنیائے فانی سوں — سیہ نامے کو دھوا ہے خبر انجھواں کے پانی سوں
نزک جاناں کے گر تحفہ لے جانا ہے تو اے ناداں — لے جا گلدستۂ اعمال باغ زندگانی سوں
طمع مال کی سر بسر عیب ہے — خیالات گنج جہاں سر سوں ٹال

تصوف مذہب آزادگی ہے۔ جس میں ہر پابندی سے انسان اپنے کو آزاد کر لیتا ہے۔ یہاں تک کہ مذہبی عقاید اور اختلاف کی بھی اس کی نگاہ میں کوئی وقعت نہیں رہتی۔ کفر اور ایمان ایک ہو جاتے ہیں۔ سبحہ و زنار درجۂ معرفت تک پہنچنے میں مانع ہوتے ہیں۔ اور ایک بار صوفی ان قیود سے اپنے کو آزاد کرکے اس بحر بیکراں میں مل جانا چاہتا ہے۔ ولی نے کہا ہے۔

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

گر ہوا ہے طالبِ آزادگی　　بند مت ہو سبحہ و زنار کا

رموز و نکاتِ تصوف کا سمجھنا آسان نہیں لیکن جو دل کو وسوسوں اور خیال خام سے پاک رکھے اس کے لئے یہ رموز مشکل بھی نہیں۔ ؎

خیال خام کوں جو کوئی کہ دھووے صفحۂ دل سوں
تصوف کے مطالب کوں وہ مشکل کر نہیں گنتے
بغیر معرفت سب بات میں گر کوئی اچھے کامل
ولی سب اہل عرفاں اسکوں کامل کر نہیں گنتے

ولی مئے وحدانیت میں سرشار ہیں۔ یہ شراب شوق ایسی ہے جو بے خود بھی رکھتی ہے اور ہشیار بھی۔

عشق کر اے دل سدا تجرید کی　　عاشقی ہے ابتدا توحید کی
ولی ہے مستِ قدحِ زار زارِ وحدت کا　　نہ حاجت اسکوں صراحی نہ التفائے قدح
شرابِ شوق میں سرشار ہیں ہم　　کبھو بے خود کبھو ہشیار ہیں ہم

وحدت الوجود جو کہ صوفیا کا اہم ترین موضوع ہے۔ ولی نے اُسے اس طرح لکھا ہے۔

ہر ذرۂ عالم میں ہے خورشید حقیقی　　یوں بوجھ کہ بلبل ہوں ہر اک غنچہ دہاں کا
سجن کے باج عالم میں دگر نہیں　　ہمیں میں ہے ولے ہم کوں خبر نہیں

اس کے علاوہ بہت سی مثالیں فنا و بقا، معرفت اور وحدانیت وغیرہ پر ان کے کلام میں مل جاتی ہیں۔ لیکن متذکرہ مثالیں ان کے صوفی مسلک اور عقائد کی تصویر پیش کرنے کے لئے کافی ہیں۔ ان اشعار کے مطالعے سے ان کے نظریات کی وضاحت ہو جاتی ہے۔ ولی کے یہاں بہت فلسفیانہ گہرائی نہیں ہے۔ وہ صاف اور سادے الفاظ میں اپنی فکر کو منتقل کر دیتے

Scanned by CamScanner

ہیں۔ فارسی کے اثر سے کبھی کبھی بیان میں تھوڑا سا الجھاؤ آجاتا ہے۔ ورنہ صوفیانہ شاعری ہو یا عاشقانہ ان کا حسن ان کے بیان کی سادگی اور ان کے احساس کی سچائی میں ہے۔ بحیثیت ایک صوفی شاعر کے ولی خاص اہمیت کے مالک ہیں۔ اس زمانے کے مزاج میں تصوف رچا بسا ہوا تھا۔ اخلاق اور فکر پر وہ چھایا ہوا تھا۔ تصوف ہی عظمت اور بلند مذاقی کا معیار تھا۔ یہی وجہ ہے کہ ولی نے بڑی خوبی اور کامیابی سے تصوف کے مسائل کو اشعار کا جامہ پہنایا ہے۔ ان کے یہ صوفیانہ خیالات صرف غزل کے اشعار تک ہی محدود نہیں ہیں بلکہ مثنویوں میں بھی اسی طرح کے خیالات کا اظہار کیا گیا ہے۔

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

ولی کا فن

ولی کی شاعری دراصل غزل کی شاعری ہے۔ یوں تو ان کے کلیات میں مثنوی، قصیدے، قطعات، خمسے سب ہی کچھ ہیں۔ لیکن جس چیز نے آزاد کی زبان میں انھیں شہرت عام اور بقائے دوام بخشی وہ غزل ہی ہے۔ کلیات ولی میں غزل ہی کا حصہ زیادہ بھی ہے اور وقیع بھی۔

غزل اردو شاعری کی ایسی لچکدار اور سخت جان صنف ہے کہ ابتدا سے آج تک نہ جانے کتنے ادبی و سیاسی انقلابات اور تبدیلیوں کے باوجود صرف زندہ ہی نہیں بلکہ اپنی پوری ساحری، دل آویزی اور دلکشی کے ساتھ سب کے دلوں پر حکمراں ہے۔ جیسے جیسے اردو شاعری کی عمر بڑھتی گئی اس کی رنگینی، شوخی اور جاذبیت میں اضافہ ہوتا گیا۔ زبان کی تراش خراش اور تنسیخ و اصلاح کے ساتھ اس کے گیسو اور خم کاکل کا حسن بڑھتا گیا۔ اس کے قامت فتنہ انگیز پر کہیں بھی نگاہ پڑے تو "کرشمہ دامنِ دل می کشد کہ جا ایں جاست"، کا عالم ہے یہی وجہ ہے کہ یہ قلی قطب شاہ کے شاہی محل میں ہو یا درد کی صوفیانہ فقر واستغنا کی چہار دیواری میں یا میر کے غم خانے میں، محلات شاہی سے خانقاہ تک اور خانقاہ سے بازار تک سب اسی کی زلف گرہ گیر کے اسیر ہیں۔ اور یہ بھی کسی یونانی دیومالا کے پری پیکر کی طرح حسنِ لازوال کا مجسمہ بنی ہوئی ہر عہد میں مرکزِ کشش نظر آتی ہے۔

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

غزل کے عام ہونے سے پہلے اُردو یا اس کی ابتدائی شکل دکنی میں دوسری اصناف کا زیادہ رواج تھا۔ مثنویات، قصائد اور مراثی ایک زمانے میں زیادہ مقبول تھے۔ دکن میں اُردو کے زیادہ تر ابتدائی نمونے مثنوی کی شکل میں ہیں۔ اپنی اتنی مقبولیت اور بیانیہ شاعری ہونے کی وجہ سے اپنے اندر بیان کی وسعت اور قصے کی دلکشی کے باوجود بہت عرصے تک ادبی فضا پر اس کی حکمرانی نہیں رہی۔ اور وقت کے آگے بڑھنے کے ساتھ ساتھ اس کا حلقہ تنگ ہوتا گیا۔ یہاں تک کہ ایک عرصے بعد مثنوی کہنے والے شاعر بھی نہیں رہے۔ اسی طرح قصیدہ بدلتے ہوئے حالات کا ساتھ نہیں دے سکا، حالانکہ قصیدہ 'مغز شاعری' کہلاتا تھا پھر اس کی پشت پر ایک بہت بڑا ادارہ 'دربار' تھا۔ جہاں سے بخششوں کا فیض عام جاری رہتا تھا۔ شخصی حکومتوں کے دور میں امراء اور بادشاہِ وقت کی قربت سے بڑی کیا چیز ہو سکتی تھی اور دربار تک رسائی دلانے میں قصیدے کی اہمیت سے کون انکار کر سکتا ہے۔ اس کے باوجود جس طرح بادشاہوں کی تبدیلی پر پُرانے سکے منسوخ ہوئے اور نئے سکوں کا چلن ہوا اسی طرح رفتہ رفتہ ادب کا یہ سکۂ رائج الوقت بھی ٹکسال باہر ہو گیا۔ قصائد کی ایک کڑی مذہب اور عقیدت سے بھی ملتی ہے لیکن وہ بھی دھیرے دھیرے ادب کے افق سے وقت کی دھند میں غائب ہو گئی۔ مرثیہ ہماری شاعری میں کسی ادبی صنف کی شکل میں نہیں شروع ہوا۔ اس کا تعلق خالصتاً مذہب اور عقیدے سے تھا۔ بعد میں اس نے جو ترقی کی اس میں بھی وہ ایک حلقے تک محدود رہا اور اپنی ابتدا میں اس کا کوئی حلقہ تھا اور نہ کوئی اثر۔ لوگ مذہبی عقیدت میں مرثیے کہتے تھے اور سننے والے اسی عقیدت یا رواداری میں سن لیتے تھے۔ مرثیے کہنا اور لکھنا ثواب سمجھا جاتا تھا اس کی ادبی اہمیت یا مقبولیت اس بات سے سمجھی جا سکتی ہے کہ بگڑا

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

شاعر مرثیہ گو کہلاتا تھا۔ اس طرح وہ تمام اصناف جو غزل کے بچپن میں کسی نہ کسی وجہ سے زیادہ مقبول تھیں غزل کے سنِ شعور کو پہنچنے سے پہلے ہی گہن میں آگئیں۔

ادب میں مختلف اصناف کا وجود بعض خاص تہذیبی، سماجی اور ذہنی اثرات کے تحت ہوتا ہے۔ مثنوی ہو یا مرثیہ، قصیدہ ہو یا ہجو، ہر ایک کے پیچھے وہ سماجی اسباب یا تہذیبی مطالبات ملیں گے جو اس خاص صنف کی پیدائش اور فروغ میں معاون ہوئے ہیں۔ اور یہی اثرات اس صنف کو مقبول یا نامقبول بناتے رہے ہیں۔ اب اگر کسی صنف نے بعض خاص حالات میں اپنے کو تبدیل کر لیا۔ اور وقت کے نئے مطالبات کو سمونے کے لئے اپنے اندر ضروری تبدیلیاں کر لیں تو وہ صنف باقی رہی ورنہ وقت کے ہاتھوں کوئی نہیں بچتا۔ روزمرہ تبدیل ہوتے ہوئے سیاسی، معاشی اور تہذیبی حالات بڑے بے رحم ہوتے ہیں۔ ان کے ہاتھوں اچھی سے اچھی چیز ایک مدت کے بعد صرف میوزیم کی زینت بن کر رہ جاتی ہے۔ صرف اصنافِ سخن ہی کا نہیں زبان کا بھی یہی اصول ہے۔ نہ جانے کتنی خوبصورت تراکیب، الفاظ اور محاورے ایک مدت بعد وقت کے ہاتھوں زبان سے نکل کر لسانیات کے تحقیقی مقالوں کا حصہ بن جاتے ہیں لیکن وہ الفاظ اور محاورے تشبیہیں اور استعارے اس کے بعد بھی زندہ رہتے ہیں جو وقت کے ساتھ اپنے معنی اور مفہوم تبدل کر لیتے ہیں۔

غزل بھی خاص تہذیبی حالات میں پیدا ہوئی اور شاید اس لئے سب سے زیادہ سیاسی، سماجی، تہذیبی اور ادبی انقلابات تغیر و تبدل دیکھے لیکن دوسری اصناف اور غزل میں یہی فرق ہے کہ جن تبدیلیوں اور انقلابات کو دوسری اصناف برداشت نہ کر سکیں غزل انگیز کر لے گئی۔ اس کی وجہ صرف اس کا لوچدار کردار تھا۔

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

جب جہاں جیسی ضرورت ہوئی ویسی ہی شکل اس نے اختیار کر لی۔ گیتوں کی فضا میں گیتوں کی مٹھاس اور مدھرتا غزل نے اپنے اندر سمو لی۔ اور اس سے زیادہ نازک اور دلکش نظر آنے لگی۔ جیسے قلی قطب شاہ کے یہاں دیکھیے ؎

پیا باج پیالہ پیا جائے نا
پیا باج یک تل جیا جائے نا   قلی قطب شاہ

اسی طرح تصوف کا زور بڑھا تو خرقہ پہن کر اس طرح خانقاہ میں بیٹھی کہ پہچاننا مشکل ہو گیا کہ یہ وہی "زحالِ مسکیں مکن تغافل درائے نیناں بنائے بتیاں" والی الھڑ نار ہے۔ اور یہاں حیات و کائنات اور تصوف کے وہ رموز و نکات بیان کیے اور فنا و بقا اور معرفت کے وہ اسرار سربستہ کھولے کہ سب انگشت بہ دنداں رہ گئے۔ الفاظ، تشبیہیں اور استعارے تقریباً وہی تھے لیکن اب ہر لفظ اور ہر ترکیب نشۂ معرفت میں سرشار تھی۔ اس طرح جب جیسی تبدیلی ہوئی یہ اسی سانچے میں ڈھل گئی۔ داخلیت کا اظہار رہا تو دل سے نکلی اور اس طرح دل میں اتر گئی کہ "نامحرم" کی ہوا بھی نہ لگے اور خارجیت کا چلن ہوا تو ایسی کھل کھیلی کہ جسم کے سارے نشیب و فراز سر سے ناف تک اور کمر سے پنڈلیوں تک کا بیان کبھی رموز و کنایات میں اور کبھی کھل کر کر ڈالا۔ اس طرح ہر سماجی و تہذیبی تبدیلی کے ساتھ وقت کے تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے غزل اپنے دامن کو وسیع کرتی گئی۔

غزل کی اس کشادہ دامانی کی وجہ سے مختلف مضامین اس میں جگہ پاتے گئے۔ فلسفیانہ مضامین کو بھی جگہ ملی، صوفیانہ خیالات بھی آئے، آلامِ روزگار اور فکرِ معاش بھی، زندگی کا شکوہ بھی اور شادمانی کا ذکر بھی، موضوع کی اس گونا گونی اور طرزِ ادا کے اس نشیب و فراز کے باوجود غزل کا موضوع بنیادی

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

طور پر عشق و محبت ہی رہا اس میں خارجیت بھی آئی اور آلام روزگار کا ذکر بھی لیکن اس کی روح اور معیار کا پیمانہ تغزل ہی رہا یہی وجہ ہے کہ قلی قطب شاہ سے لے کر آج تک غزل کا جادو اسی طرح قائم ہے۔

ولی کی شاعری کی مقبولیت کا راز بھی ان کا تغزل ہے۔ ولی کے کلام میں شروع سے آخر تک ایک خاص قسم کی کیفیت ہے اس کیفیت کو الفاظ میں بیان کرنا مشکل ہے۔ غالب نے کہا ہے "کہ شیشۂ تندیٔ صہبا سے پگھلا جائے ہے"۔ ولی کے یہاں وہ پگھلنے والی کیفیت تو نہیں ہے لیکن جمال یار کی اداؤں سے ہمیشہ شیشۂ دل میں ارتعاش ضرور رہتا ہے۔

ولی سے پہلے بھی اردو میں غزل کی روایت تھی قلی قطب شاہ اور دوسرے شعرائے کے یہاں ان سے بہت پہلے غزلیں ملتی ہیں لیکن ولی کی غزل کئی اسباب کی بنا پر ان سب میں ممتاز ہے۔ ان میں ایک ظاہرا فرق تو ولی کی زبان کا ہے۔ اس سے قبل دکنی اور گجراتی کے غیر مانوس الفاظ اس کی سحر طرازی میں مانع تھے۔ یہ بھی ہے کہ زبان اس وقت تخلیق کے ابتدائی مراحل میں تھی اور ولی تک پہنچتے پہنچتے اس کی ایک شکل بن چکی تھی یہ شکل خواہ دھندلی ہی کیوں نہ رہی ہو لیکن زبان عام سرکاری و غیر سرکاری کاموں میں استعمال ہونے لگی تھی۔ ولی نے اپنی جدت طبع اور ذہانت سے اس کو ایسی شکل دی کہ دکن سے شمالی ہند تک اس کی قلمرو میں آ گئے۔ دوسری سب سے اہم بات ولی کے کلام میں تصورات و تاثرات کا حسین امتزاج ہے اپنے تاثرات کو شاعری میں سب ہی شعراء نے پیش کیا ہے لیکن ولی نے اسے جو انداز دیا، اظہار کا جو طریقہ اور طرز ادا کے لئے جو لب و لہجہ اختیار کیا وہ ان سے پہلے کسی کو نصیب نہیں ہوا۔ ولی کو خود بھی اس کا احساس تھا انھوں نے اکثر فخریہ طور پر اپنے مقطعوں میں اس کا ذکر کیا ہے۔

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

میرے سخن میں فکر سوں کر اے ولی نگاہ
ہر ہر بیت مجھ غزل منیں ہے انتخاب کی

ولی تجھ شعر کو سنکر ہوئے ہیں مست اہل دل
اثر ہے شعر میں تیرے شراب پرتگالی کا

اے ولی مجھ سخن کوں وہ بوجھے جس کوں حق نے دیا ہے فکر رسا
ہم پاس آکے بات (انوری) کی مت کہو رکھتے نہیں نظیر الیس کی سخن میں ہم

دکھن میں تیرے شعر سن شوق ہوئے تیرے ولی
جس کے لگیا ہے دل کے تئیں خوش شعر تجھ دیوان کا

یہ ریختہ ولی کا جا کر اسے سناؤ رکھتا ہے فکر روشن جو انوری کے مانند

ہر جا ہے گر اہل ہوس طالب نئیں مجھ شعر کے
جن کو سخن کی بوجھ نئیں انکوں سخن سوں کیا غرض

شاعروں میں الیس کا نام کیا جب ولی نے کہا یو دیوان جمع

دکھنی زباں میں شعر سب لوگاں کہے ہیں اے ولی
لیکن نہیں بولا کوئی یک شعر خوشتر زیں نمط

بانگ بلند بات یہ کہتا ہوں اے ولی
اس شعر پر بجا ہے اگر مجکوں ناز ہے

ولی ایران و توران میں ہے مشہور اگرچہ شاعر ملک دکن ہے

اس طرح کے بہت سے اشعار ولی کے کلام میں ملتے ہیں جس میں انھوں نے اپنے کلام کی اہمیت کی طرف اشارہ کیا ہے۔ یوں تو اردو شاعری میں تعلّی کی مثالیں سبھی شاعروں کے یہاں مل جائیں گی۔ بعض نفسیاتی ناقدین اسے ولی کی نرگسیت قرار دیں گے، کیونکہ اس سے زیادہ خود بینی و خود ستائی اور کیا ہوگی

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

اس طرح ولی بعض لوگوں کے لئے نفسیاتی مطالعہ کا ایک اچھا موضوع بن سکتے ہیں لیکن دراصل ولی کے اس طرح کے اشعار نہ تو شاعرانہ تعلی ہیں اور نہ ہی ان کی نرگسیت یا کسی اور نفسیاتی الجھن کی غمازی کرتے ہیں ۔ یہ صرف ایک حقیقت کا اظہار ہے جیسے طرح شاعر کے کلام میں اس کے عہد کے بہت سے اثرات، مروج اقدار اور تسلیم شدہ حقیقتوں کا بیان ملتا ہے۔ اسی طرح یہ بات ان کی شاعری کی اہمیت کے عام طور پر تسلیم کئے جانے کی نشاندہی کرتی ہے ۔ اگر کوئی نامشہور شاعر جس کی اس کے عہد میں کوئی اہمیت نہ ہو اس طرح کے شعر کہے تو اُسے نرگسیت قرار دیا جاسکتا ہے ۔ یا نفسیاتی مطالعہ کا موضوع بنایا جاسکتا ہے کہ قد چھوٹا تھا اس لئے بلند بانگ دعوے کئے لیکن ولی ہوں میر ہوں، غالب ہوں یا صفِ اول کے دوسرے شعراء ان کے یہاں اس طرح کے مطالعے صرف کھینچ تان کر ایک لباس چڑھا دینے والی بات ہے۔ ولی کی اس اہمیت کا اظہار صرف ان کی زبان یا ان کے کلام ہی میں نہیں ملتا بلکہ اس کا اعتراف بعد کے بہت سے اساتذۂ فن نے کیا ہے ؎

حاتم یہ فن شعر میں کچھ تو بھی کم نہیں
لیکن ولی ولی ہے جہاں میں سخن کے بیچ — شاہ حاتم

آبرو شعر ہے ترا اعجاز
پر ولی کا سخن قیامت ہے — آبرو

خوگر نہیں کچھ یوں ہی ہم ریختہ گوئی کے
معشوق جو تھا اپنا باشندہ دکن کا تھا — میر

ولی کے کلام کا حسن کسی ایک بات میں نہیں ہے۔ ان کے یہاں ذوقِ حسن، لطافتِ احساس، نازک خیالی، غنائیت اور موسیقیت کا ایسا سیلاب ہے۔

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

کلام میں ایسی روانی اور بیان میں ایسا والہانہ پن۔ موزونی بر جستگی اور بندش میں ایسی صفائی اور چستی ہے کہ جس کی مثال مشکل سے ملے گی۔ ڈاکٹر سید محمد عبداللہ نے لکھا ہے۔ کہ

"ولی اردو شاعری میں ایک طرزِ خاص کے مالک ہیں۔ ان کے کلام میں خاص قسم کی معنویت اور ان کے طرز ادا میں عجیب و غریب دلکشی پائی جاتی ہے۔" [1]

ولی کے یہاں یہی طرزِ ادا، جمالیاتی احساس اور ان کے کلام کی معنویت انھیں دوسرے شعراء سے ممتاز کرتی ہے۔ ان کے بارے میں پچھلے صفحات میں کہا گیا ہے۔ کہ وہ صوفی منش شاعر تھے لیکن اپنے صوفیانہ مزاج کے باوجود ان کے کلام میں بلا کی رنگینی اور دلکشی ہے۔ وہ جو کچھ بیان کرتے ہیں اس کا براہ راست تعلق ان کے جذبات و احساسات اور تجربات سے ہوتا ہے۔ ان کے بیشتر اشعار میں دل پر گذری ہوئی کیفیت کا احساس ہوتا ہے۔ غزل عشق و محبت کی شاعری ہے اور عشق و محبت کا بیان ظاہرا جتنا آسان نظر آتا ہے اتنا ہی دشوار ہے۔ غزل کا فن شیشہ گری سے زیادہ نازک ہے۔ بیان کی ذرا سی کوتاہی اچھے سے اچھے موضوع کو مبتذل اور عامیانہ بنا دیتی ہے۔ شدتِ احساس کی معمولی سی کمی بڑے سے بڑے شاعر کے کلام کو بے کیف کر دیتی ہے ولی نے ان ساری نزاکتوں کو سامنے رکھا ہے۔ وزیر آغا نے ولی کو بہت بڑا 'بت پرست' بتایا ہے اور ان کی غزل کی امتیازی خصوصیت ان کی بت پرستی اور سراپا نگاری کو قرار دیا ہے۔ ان کا خیال ہے کہ ہندوستان کا

---

[1] ولی سے اقبال تک ڈاکٹر سید محمد عبداللہ ص ۹

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

اصل مزاج گیت کا ہے۔ خسرو سے لیکر تقریباً سبھی دکنی شاعروں کے یہاں بنیادی لہجہ گیت کا ہے۔ الفاظ کا انتخاب، روایات اور عشق کا اظہار و تخاطب سب اس کی نشاندہی کرتے ہیں۔ یہ بت پرستی ہندوستان کے خمیر میں ہے۔ اور ہندوستانی تہذیب میں 'جنگل' کے اثرات کے تحت ورثے میں آئی ہے۔ انھوں نے لکھا ہے۔ کہ

"ہندوستانی کلچر نے جنگل کے اثرات کو ورثے کے طور پر حاصل کیا اور جنگل کی فضا بُت پرستی ہی کی محرک ہے۔ وَلی کی غزل میں بُت پرستی کا یہ انداز اس اعتبار سے بھی گیت کی فضا سے متعلق ہے کہ اس میں بہت سی ایسی علامات اور تلمیحات اُبھر آئی ہیں جو براہ راست ہندوستان کی دھرتی سے متعلق ہیں۔" ؎

وَلی شاعرانہ اصطلاح میں 'بت پرست' بھی ہیں۔ اور 'کافر' بھی لیکن جس نفسیاتی توضیح کی بنا پر وزیر آغا نے انھیں بت پرست کہا ہے۔ اس میں بحث کی بہت زیادہ گنجائش ہے۔ انھوں نے یونگ کے نظریۂ Archetype کو وَلی کے کلام پر Impose کرنے کی کوشش کی ہے۔ یونگ کے نفسیاتی نظریئے کا یہ بڑا سطحی استعمال ہے۔ اس کے یہاں 'جنگل' اور اس کی 'وراثت' کے پیچھے پورا ایک فلسفہ ہے۔ اس صورت میں تو ہر شاعر اور فنکار کیا ہر فرد وبشر کے لئے (بلا قید ہندوستانی) یہ بات کہی جا سکتی ہے۔ جہاں تک گیت کی فضا کی بات ہے وہ گیت کی فضا نہیں ہندوستانی عنصر یا مقامیت ہے۔ شاعری یا فنکاری کو اُس زمین سے الگ نہیں کیا جا سکتا

؎ تنقید اور احتساب ڈاکٹر وزیر آغا صفحہ ۹

www.urduchannel.in

جہاں وہ پیدا ہوئی ہے اور جو شاعری اپنی زمین سے الگ ہو جاتی ہے وہ اعلیٰ درجے کی شاعری نہیں رہتی۔ ولی یا دوسرے دکنی شعراء کے یہاں مقامی ندیوں یا مقامی علامات اور تلمیحات کا ذکر یا ہندوستان کے مقدس مقامات اور تہواروں کا بیان یا عورت کی طرف سے اظہار عشق اور سجن، پیا، سری جن اور پیتم جیسے الفاظ کا استعمال ولی اور اردو غزل کے اپنی سرزمین سے اس بنیادی رشتے اور تعلق کو ظاہر کرتا ہے۔ جو بعض خاص اثرات کے تحت بعد کو ختم ہو گیا۔ جس کے بعد زبان نے خواہ کتنی ہی ترقی کیوں نہ کی ہو لیکن اس کی معصومیت کے بدلے میں تصنع اور بناوٹ ملنے سے کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ اس مسئلہ پر روشنی ڈالتے ہوئے ڈاکٹر ظہیر الدین مدنی نے لکھا ہے۔ کہ

> "ولی کے عہد میں اردو شاعری پر ہندی کا اثر غالب تھا۔ ولی نے ہندی کے ضروری اور غیر ضروری عنصر میں امتیاز کیا۔ ولی نے ہندی کے مستعملہ عنصر یعنی ہندوستان کی مذہبی۔ معاشرتی۔ تاریخی تلمیحوں، تشبیہوں استعاروں دریاؤں پھلوں پھولوں موسیقی، سازوں راگوں، مذہبی زیارت گاہوں کے ناموں وغیرہ کو قائم ہی نہیں رکھا بلکہ اپنے انداز میں تشبیہاً اور رعایتاً اس طرح کام لیا کہ ان کی شاعرانہ اہمیت واضح کردی۔ دوسری طرف اپنی وسیع المشربی حب الوطنی اور دور بینی کا ثبوت دیا۔" [۱]

ہندی سے یہاں پر ظہیر الدین مدنی کی مراد شاید ہندوستانی عنصر ہے۔ ہندی کا لفظ بہت عرصے تک ہندوستانی قومیت اور اردو زبان کے لئے استعمال ہوتا

---

[۱] انتخاب ولی، ڈاکٹر ظہیر الدین مدنی صفحہ ۱۲

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

رہا ہے ۔ چونکہ اس وقت تک ہندی کوئی زبان نہیں تھی اور ہندی، ہندوی یا دکنی کا استعمال اردو یا اس زبان کی ابتدائی شکل کے لئے ہوتا تھا جو بعد کو اُردو کہلائی۔ اس لئے گمان غالب ہے کہ ظہیرالدین مدنی نے اس لفظ سے ہندوستانی عناصر ہی مراد لئے ہوں گے۔ ویسے جو الفاظ علامات اور تلمیحات ولی نے استعمال کی ہیں اس میں ان کی کسی شعوری کوشش کا دخل نہیں معلوم ہوتا۔ اس لئے اسے جذبۂ حب الوطنی بھی قرار نہیں دیا جا سکتا۔ اس وقت کی معاشرت میں مذہبی فرق کے باوجود وہ الفاظ اور علامات اس طرح رچے بسے ہوئے تھے کہ قلی قطب شاہ ہوں یا ولی یا اس عہد کا کوئی اور شاعر سب کے لئے ان کا استعمال ناگزیر تھا۔ مثلاً ولی کے یہاں بنسی، کاشی، گوپی، براگی، ترنگ، سیس، بید (وید) جودھا، جگت، بھجنگ، ارجن، بانسلی، کشن، نین، رین اور درجنوں ایسے الفاظ ملتے ہیں یا محبوب کے لئے سری جن، پیو، موہن، سجن، پیتم، پیا، پی اور اسی طرح کے بہت الفاظ استعمال کئے گئے ہیں۔ مثلاً

جودھا جگت کے کیوں نہ ڈریں تجھ سے اے صنم
ترکش میں تجھ نین کے ہیں ارجن کے بان آج

گرچہ چھپن ترا ہے رام ولے
اے سجن تو کسی کا رام نہیں

جگت جوگی ہوا ہے دیکھ تجکوں
سرج جوگی فلک جوگی کی مڑھ ہے

کوچۂ یار عین کاسی ہے
جوگیٔ دل وہاں کا باسی ہے

سوزن سے تجھ پلک کی اے جانِ دنورِ دیدہ
ہر اکھیاں میں روزن ہے بانسلی کے مانند

آوے فلک سوں زہرہ اتر کرو مہ جبیں
اک تان گاوے رام کلی یا بھبھاس میں

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

سرودِ عشق مجھ دل میں لبالب ہے عجب مت کر
اگر مجھ آہ کی نَے سوں صدائے بانسلی آئے

بیراگیوں کے پنتھ میں ہیں آکر زدہ مہ جبیں
بیراگ کو اُٹھا کے چڑھایا اکاس پر

اے زہرہ جبیں گلشن ترے مکھ کی کلی دیکھو
گاتا ہے ہر اک تسبیح کوں اُٹھ رام کلی کوں

اس کے خطّ و خال سے پوچھو خبر　　پوچھتا ہندو ہے باتاں بید کی

اس رین اندھیری میں مت بھول پڑوں تس کر
ٹک پاؤں کے بچھوؤں کی آواز سناتی جا

تری زلفاں کے حلقے میں رہے یوں نقشِ رخ روشن
کہ جیسے ہند کے بھیتر لگیں دیوے دوالی میں

ان اشعار کے مطالعہ سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ ولی کا تخیل ہندوستانی تھا۔ اس میں ایرانی اثرات کی جھلک بھی ہے اور فارسی الفاظ و محاورات اور تراکیب کا استعمال بھی۔ لیکن ایرانی اثرات، فارسی محاورات اور تراکیب اور ہندوستانی تلمیحات، علامات اور تخیل ولی کی شاعری کا ایک مثلث ہیں۔ جسے 'تروینی' کہنا زیادہ مناسب ہوگا۔ اس 'تروینی' نے ولی کی شاعری میں وہ گنگا جمنی حسن پیدا کیا ہے جس کی چمک دمک آج بھی باقی ہے۔

ولی کی شاعری میں عشق اور حسن کی بڑی اہمیت ہے اس لئے کہ ان کی شاعری کا محور حسن و عشق ہی ہے۔ ان کی شاعری کے اس پہلو پر بحث کرتے ہوئے بعض ناقدین نے عشق حقیقی اور عشق مجازی کی بحث کی ہے۔ ان کے ایک تصور عشق کا ذکر تصوفانہ شاعری میں آچکا ہے۔ جہاں ولی نے خود ہی کہا ہے کہ

Scanned by CamScanner

تواضع خاکساری ہے ہماری سرفرازی ہے

حقیقت کے لغت کا ترجمہ عشق مجازی ہے

پھر انھوں نے اس کا بھی ذکر کیا ہے کہ حقیقت تک پہنچنے کے لئے مجازی کی ضرورت ہوتی ہے۔ ڈاکٹر عبداللہ نے لکھا ہے کہ عشق کی سب ہی صورتیں مجازی ہوتی ہیں۔ ایسی صورت میں ولی کا عشق یقینی طور پر مجازی تھا۔ ان کے بہت سے اشعار میں غالب کے اس شعر کی کیفیت بھی ہے۔

خواہش کو احمقوں نے پرستش دیا قرار

کیا پوجتا ہوں اس بیداد گر کو میں

اس لئے اس میں تو شک نہیں کہ ولی کا عشق کسی 'شخص' کا رہین منت تھا یہ 'شخص' ایک بھی ہو سکتا ہے اور بہت سے بھی ہو سکتے ہیں۔ یہ 'شخص' صرف ہوس رانیوں کا مرکز بھی ہو سکتا ہے اور معرفت کا ایک زینہ بھی۔ ولی کے اشعار میں دونوں طرح کی کیفیتیں ہیں وہ کسی بھی پیتم، سجن یا سریجن کے ذریعہ اس حسنِ لازوال تک پہنچنا چاہتے ہیں جو اپنے انگنت مظاہر میں ساری کائنات پر بسیط ہے۔ اس کے برخلاف وہ جب اس سریجن کی تعریف بیان کرنے اور اس کا سراپا لکھنے پر آتے ہیں۔ تو ان کے ایک ایک لفظ میں لذت پرستی کی حرارت محسوس ہوتی ہے۔ جس طرح وہ اس کے قد و گیسو کی قیامت سامانیاں رخسار و لب کی حلاوت اور چشم و ابرو کی فتنہ انگیزی کا ذکر کرتے ہیں وہ وہی کر سکتا ہے جس نے 'مئے مرد افگن عشق' کا مزہ چکھا ہو۔ بہر حال ان کی غزل میں دونوں طرح کے اشعار ملتے ہیں یہ بھی ممکن ہے کہ تصوف کو صرف انھوں نے 'سخن کا پردہ' کیا ہو۔ اس لئے کہ غالب کی طرح وہ صرف حسن کو دیکھنا ہی نہیں چاہتے بلکہ مدعائے زندگی بنانا چاہتے ہیں۔ غالب

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

نے کہا ہے۔ ؎

اسدؔ بہارِ تماشائے گلستانِ حیات   وصالِ لالہ عذارانِ سرو قامت ہے

جس طرح یہ شعر غالبؔ کے صحت مند تصورِ عشق کی نشاندہی کرتا ہے اسی طرح ولیؔ نے اپنے صحت مند تصورِ عشق کو ان الفاظ میں پیش کیا ہے۔ ؎

گلزار زندگی میں بجز وصلِ سرو قد   عشاق کو نہیں ہے دوجا مدعا بلند

عجب کچھ لطف کرتا ہے شبِ خلوت میں گل رو سوں   خطاب آہستہ آہستہ جواب آہستہ آہستہ

اس میں شک نہیں کہ ولیؔ کی جمالیاتی حس بہت شدید ہے۔ ان کے کلیات کے بیشتر اشعار ایسے لطیف اور تیز احساس جمال کی تصویر پیش کرتے ہیں جن کی مثالیں اردو شاعری میں بہت کم ہیں۔ اسی احساس جمال نے انھیں اردو کا سب سے بڑا سراپا نگار بنا دیا ہے۔ وہ اس سراپا نگاری میں بار بار ایک چیز کو دہراتے ہیں۔ قد، زلف، چشم و عارض کا ذکر بار بار غزلوں میں آتا ہے۔ کبھی ایک ہی غزل میں وہ بار بار انھیں باتوں کو دہراتے ہیں لیکن ان کی طرزِ ادا میں وہ تازگی اور بیان میں وہ ندرت ہے۔ کہ یہ تکرار بارِ خاطر ہونے کے بجائے نیا لطف دیتی ہے۔ یہاں پر ان کی بعض غزلوں سے چند مسلسل اور چند متفرق اشعار درج ذیل ہیں تاکہ ان کی سراپا نگاری کی خوبی کا پورا اندازہ ہو سکے۔ ؎

قد ترا رشکِ سروِ رعنا ہے   معنیِ ناز کی سراپا ہے

تجھ بھواں کی ہیں کیا کروں تعریف   مطلعِ شوخ در مزا یما ہے

چمن حسن میں نگہ کر دیکھ   زلفِ معشوق عشق پیچا ہے

سنبل اس کی نظر میں جا نہ کرے   جس کو تجھ گیسواں کا سودا ہے

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

ترا قد دیکھ اے سید معالی
سخن فہماں کی ہوئی ہے فکر عالی

ترے پانواں کی خوبی پر نظر کر
ہوئے ہیں گل رخاں جیوں نقش قالی

تری انکھیاں سیں مجھ یوں مست
پیا گویا شراب پرتگالی

ترے لب ہور ترے ابرو کے دیکھے
پڑھوں شعر زلالی اور ہلالی

تری انکھیاں میں ڈورے دیکھ کر خلق
بنائی خلق نے ریشم کی جالی

ترا مکھ مشرقی، حسن انوری، جلوہ جمالی ہے
نین جامی، جبیں فردوسی و ابو ہلالی ہے

ترے قد کی نزاکت سوں دسے مجھ سرد جوں لکڑی
ترے گل برگ لب آگے خجل ہے پھول کی پنکھڑی

ترا قد دیکھ تجھ پاؤں پہ جھک جھک
پڑے شمشاد کی ڈالی پہ ڈالی

ترا قد مصرعۂ برجستۂ دیوان عالی ہے
تری یو بیت ابرو شعر دستا ہے ہلالی کا

یہ صرف چند مثالیں ہیں۔ ایسے سیکڑوں اشعار ولی کے کلام میں موجود ہیں۔ جن میں قد و گیسو اور لب و رخسار کی نزاکت و دلکشی کو بیان کیا گیا ہے لیکن اس تکرار سے ان کے کلام میں کوئی گرانی یا سقم نہیں پیدا ہوتا۔ ولی کا جمالیاتی احساس اور ذوق حسن ان کی شاعری میں لطافت احساس ندرت بیان اور نازک خیالی پیدا کرتا ہے۔

ولی کی ایک بہت بڑی خصوصیت یہ ہے کہ ان کی شاعری میں مریضانہ کیفیت نہیں ہے۔ ایک زمانے میں اردو شاعری پر یہ بہت بڑا اعتراض تھا

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

کہ اس کی ذہنیت مریضانہ ہے۔ اس میں عاشق مہجورِ ازل، مجبور، ناکام و نامراد، ضعیف و لاغر و ناتواں جس کی تلاش کے لئے بستر کی شکنوں کو جھاڑنا پڑے وہ ستم کیش، مظلوم، آلامِ روزگار کا ستایا ہوا چرخ ناہنجار کی گردش کا شکار اور بیمار ہے۔ جو ہر وقت محبوب کی ستم رانیوں کا رونا رویا کرتا ہے۔ اس کے برخلاف محبوب کج رفتار، بدماغ، ستمگر، ظالم، ہرجائی، بے وفا، قاتل، جفاکیش، جلاد، بے رحم، تغافل شعار اور سارے آلاتِ حرب سے آراستہ ہے عاشق و محبوب کا یہ تصور بھی بعض خاص سماجی حالات کی دین ہے لیکن ولی کے زمانے تک غزل میں یہ مریضانہ ذہنیت نہیں آئی تھی۔ ولی کے یہاں اس قسم کے مضامین تو کیا غم کے مضامین بھی نہیں ملتے۔ ڈاکٹر سید محمد عبداللہ نے اس طرف اشارہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ

> "ولی کا امتیاز خاص ہے کہ وہ ان معدودے چند شاعروں میں سے ہے۔ جن کی غزل بلکہ سارے کلام کو پڑھ کر غم کی کیفیت پیدا ہونے کے بجائے طبیعت پر شگفتگی طاری ہوجاتی ہے۔ ان کے عاشقانہ اشعار میں جذب و سرور اور شوق و نشاط کی لہر دوڑ رہی ہے۔" [1]

اس میں شک نہیں کہ ولی کے یہاں ایک عجب قسم کا کیف و سرور ہے۔ ایک ایسا نشہ جو نہ بہکنے دے اور نہ ہوش میں آنے دے۔ حسن کی کیفیات اور دلکشی عشق کی واردات پھر ایک خاص والہانہ انداز میں اس کا بیان سب مل کر ایک لطیف کیفیت پیدا کردیتے ہیں۔ ولی کے کلام میں شاید جنازہ گور و کفن میت اور اسی طرح کی دوسری اصطلاحیں جس کا ایک عہد میں اردو غزل میں بڑا رواج رہا ہے کبھی استعمال

---

[1] ولی سے اقبال تک۔ ڈاکٹر سید محمد عبداللہ ص[illegible]

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

ہی نہیں ہوئیں۔ ولی کے یہاں فارسی کے اثرات بہت گہرے ہیں وہ فارسی تراکیب کو استعمال کرتے ہیں۔ اور ان سے نئی ترکیبیں بناتے ہیں۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ زبان اور الفاظ کے تاثر اور ان کی کیفیات، لطافتوں اور نزاکتوں سے اچھی طرح واقف ہیں۔ ان کے یہ شعر ان کے والہانہ پن، شدت احساس، ذوق جمال موسیقیت اور غنائیت کی بڑی اچھی نمائندگی کرتے ہیں۔ ان اشعار میں ولی کا خلوص اور سچائی بھی موجزن ہے۔

اثر بادۂ جوانی ہے — کر گیا ہوں سوال کچھ کا کچھ

کرتا ہے ولی سحر سدا شعر کے فن میں — تجھ نین سوں سیکھا ہے مگر جادوگری کوں

جو کیفیت سیہ مستی کی تجھ انکھیاں میں ہے ظالم — نہیں وو رنگ وو مستی شراب پرتگالی میں

نرگستاں کوں دیکھنے مت جا — دیکھ اس نرگسی قبا کے نین

اے نور جان و دیدہ ترے انتظار میں — مدت ہوئی پلک سے پلک آشنا نہیں

ہر تار میں زلف کی ترے سیر جا کروں — باد صبا کا ساتھ لیا ہوں چمن میں جا

اے ولی درد سر کی دارو ہے — مجھ کوں اس صندلی قبا کی ادا

تجھ لب کی صفت لعل بدخشاں سوں کہوں گا — جادو ہیں ترے نین غزالاں سوں کہوں گا

سحر جادو میں تجھ نین سا نہیں — سب پھرا دیکھ شہر بنگالا

تیرے دیوانِ حسن میں جاناں — بیت ابرو کا انتخاب ہوا

گر چمن میں چلے وہ رشکِ بہار — گل کریں نقد آب و رنگ نثار

ولی کے کلام میں تشبیہات و استعارات کا استعمال بھی بہت اہم ہے ولی نے مروجہ تشبیہات کو تازگی اور توانائی بخشی اس کے علاوہ نئی تشبیہات اور استعارے وضع کئے۔ جنہوں نے غزل کے دامن کو وسعت دی اور اظہار و بیان کے لئے نئے راستے اور انداز پیدا کئے۔

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

تشبیہ واستعارات کی شعروادب میں بڑی اہمیت ہے۔ یہ دراصل شاعری یا ادبیات کا زیور ہیں۔ جو اس کے حسن ظاہری اور معنوی دونوں میں اضافہ کرتے ہیں۔ لیکن ان کا استعمال آسان نہیں اس کے لئے بھی بڑے سلیقے کی ضرورت ہے۔ جس طرح زیورات نسوانی حسن کے بڑھانے کے لئے ہوتے ہیں۔ لیکن انھیں کا بدسلیقہ استعمال کشش اور جاذبیت پیدا کرنے کے بجائے بھونڈا پن ظاہر کرتا ہے۔ اسی طرح تشبیہ واستعارے کا بے سلیقہ استعمال ادبی حسن کو مجروح کرتا ہے۔ ولی کی شاعری کے مطالعہ سے اندازہ ہوتا ہے انھیں تشبیہ واستعارے کے استعمال کا بڑا سلیقہ ہے۔ تشبیہات نے ان کے کلام کا حسن دوبالا کر دیا ہے۔ ڈاکٹر سید محمد عبداللہ نے ان کی تشبیہات کی خوبی بیان کرتے ہوئے لکھا ہے۔

> "ولی کے سلسلہ میں شاید یہ دعویٰ غلط نہ ہوگا کہ ان کے کلام (غزل) میں حسن اور لطف کا ایک بڑا ذریعہ ان کی تشبیہات ہیں۔ یا یوں کہنا چاہیئے کہ ان کے طریق تشبیہ کے بعض مخصوص رجحانات ہیں۔ جن سے ان کے کلام کے پوشیدہ اسرار کا پتہ چلتا ہے اور ان کی روح اور ذہن کی بعض مرغوب اور محبوب تمناؤں کا اظہار ہوتا ہے۔ اور جو بہرحال ان کے تجربات اور ان کے اظہارات کے تابع اور ان سے ہم آہنگ بھی ہے۔" [1]

ولی کی تشبیہات واستعارات کے بارے میں بہت کچھ لکھا جا سکتا ہے اس لئے کہ انھوں نے اردو شاعری کو بہت سی نئی تشبیہیں دی ہیں۔ بعض خاص

---

[1] ولی سے اقبال تک۔ ڈاکٹر سید محمد عبداللہ ص ۲۳

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

تشبیہات اور استعارات کی چند مثالیں پیش ہیں ؂

روئے زمیں کا خال ہے زینت ہوا ہے صنم
ترا جو مثلِ نقشِ قدم پائمال ہے

ولی اس گوہر کان حیا کی کیا کہوں خوبی
مرے گھر اس طرح آتا ہے جوں سینے میں راز آئے

تو سر سے قدم تلک جھلک میں
گویا ہے قصیدہ انوری کا

تری زلفاں کی طولانی کو دیکھے
مجھے لیلِ زمستاں یاد آئے

ولی لکھتا ہے تیری مست انکھیاں دیکھ اے ساقی
بیان گردان مینا اوپر دیوان جامی کا

موج دریا کو دیکھنے مت جا
دیکھ اس زلفِ عنبریں کی ادا

ہے ترے لب سوں اے شکر گفتار
بات کہنا نبات سوں شیریں

دیکھا ہوں قد و زلف دہن پیو کا جب سی
کیتا ہوں ورد تب سوں الف لام میم کا

تجھ لب کی صفت لعلِ بدخشاں سوں کہوں گا
جادو ہیں ترے نین غزالاں سوں کہوں گا

ولی کے یہاں تراکیب، تشبیہیں اور استعارے اس قدر زیبا اور دلکش ہیں کہ شعر میں جان ڈال دیتے ہیں۔ ان کی تشبیہیں خود بولتی ہوئی ہیں اور جس چیز کا بیان کرتے ہیں اس کی تصویر نگاہوں میں آجاتی ہے۔ ولی کے یہاں بعض تشبیہیں اور استعارے ایسے ہیں۔ جو ان کا حصہ بن کر رہ گئے ہیں۔ وہ ان کی ذہانت، طباعی اور تخیل کی بلند آفرینی کی بہترین مثال ہیں۔ محبوب کے سراپے کو انوری کا قصیدہ کہنا یا چشم میگوں کا تعلق جامی کی سرخوشی سے قائم کرنا ولی ہی کا حصہ ہے اس قسم کے اشعار میں یہ شعر خصوصیت سے قابلِ غور ہے۔ ؂

ترا مکھ مشرقی، حسن انوری، جلوہ جمالی ہے
نین جامی، جبیں فردوسی و ابرو ہلالی ہے

یہاں پر صرف ولی کی فارسی دانی کی بات نہیں ہے بلکہ ہر استعارہ غور طلب

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

ہے زلف مشرقی کہہ کر انھوں نے دو باتیں پیدا کی ہیں۔ ایک حُسن مشرق دوسرے چہرہ مشرقی کے کلام کی طرح تاباں سا ہی طرح ہر شاعر کے حسن کلام کو محبوب کی ایک صفت سے متعلق کیا ہے۔ اُردو شاعری میں محبوب کی لانبی زلفوں کا ذکر اکثر آتا ہے اور شعرا نے اس کی سیاہی اور لمبائی کا ذکر کرنے میں اپنی ساری زبانت صرف کردی ہے۔ لیکن وَلی نے جس سادگی سے 'تیری زلفوں کو دیکھ کر جاڑوں کی رات یاد آتی ہے' کہا ہے وہ عجیب کیفیت رکھتا ہے۔ ان اشعار میں بھی ان کے تخیل کی داد دینی پڑتی ہے۔ ؎

یہ سیہ زلف تجھ زنخداں پر — ناگنی جیوں کنویں پہ پیاسی ہے
بس کہ رویا ہوں یاد کرکے تجھے — چشم میری ہے دامن گلچیں
تیرے نین کے مصر میں بے وقر ہے شراب — مے خانہ تجھ نگاہ سوں دائم خراب ہے

وَلی کے کلام میں غنائیت اور موسیقیت بہت زیادہ ہے اس کی اصل وجہ یہ ہے کہ انھوں نے الفاظ کی کیفیت اور ان کے صوتی اثرات کا بہت خیال رکھا ہے۔ منفرد الفاظ کے صوتی آہنگ اور ان کے ملنے سے جو غنائیت یا موسیقیت پیدا ہوتی ہے۔ ان سب کو نگاہ میں رکھ کر وَلی نے شعر کہے ہیں۔ ساتھ ہی انھوں نے ہم آواز الفاظ کی تکرار یا ایک ہی حرف سے شروع ہونے والے الفاظ سے جو اثر اور غنائیت پیدا ہوتی ہے اس سے بہت فائدہ اٹھایا ہے ؎

اے نو بہار حسن تو گلشن میں جب چلا — گُل کر ہوئے گلاب گلاں تیرے گال دیکھ
صنعت کے مصور نے صبا حسن کے صفحے پر — تصویر بنایا ہے تری نور کوں حل کر

وَلی کے یہاں کوئی خاص فلسفۂ حیات نہیں ہے اور اگر کسی چیز کو ان کے یہاں فلسفے کا نام دینا ہی ہو تو وہ ہے ان کا تصور حسن و عشق اسی لئے وَلی کے یہاں ایک خاص موضوع کی کمی ہے۔ جو اُردو شاعروں یا صوفی شعرا کا خاص

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

موضوع رہا ہے۔ یعنی دنیا کی بے ثباتی اور آلام روزگار کا ذکر۔ ولی کے یہاں اس موضوع پر بہت کم اشعار ملیں گے اور جو دو چار ملتے ہیں وہ ان کے کلام میں مجموعی حیثیت سے کوئی اہمیت نہیں رکھتے۔ وہ چار اشعار میں انھوں نے مفلسی کا ذکر کیا ہے۔ مثلاً ؎

مفلسی ہے مفلسی ہے مفلسی
باعث رسوائی عالم ولی

مفلسی سب بہار کھوتی ہے
مرد کا اعتبار کھوتی ہے

یا ایک جگہ سینے کے داغوں کا ذکر اس طرح کیا ہے۔ ؎

نہیں ہے شوق مجھ کوں باغ کی گلگشت کا ہرگز
ہوا ہے جلوہ گر داغاں سوں سینے کا چمن میرا

ایک جگہ دنیا سے اہل ہنر کو فیض نہ پہنچنے کا شکوہ کیا ہے۔ ؎

جگ میں نئیں اہل ہنر اپنے ہنر سوں بہرہ یاب
کوہ کن کوں فیض کب پہنچا ہے جوئے شیر سوں

اس طرح ولی کے یہاں ان مضامین کے اشعار کم ہیں۔ لیکن جہاں انھوں نے ان مضامین کو نظم کیا ہے۔ وہاں ان کی شاعرانہ مہارت میں کسی کمی کا احساس نہیں ہوتا۔ ولی کے فن کے یہی خاص پہلو ہیں جو ان کی شاعرانہ عظمت کی نشاندہی کرتے ہیں۔ ڈاکٹر سید محمد عبداللہ نے بہت صحیح کہا ہے۔

"...... تجھ مکھ، تجھ حسن، تجھ زلف، تجھ ناز، تجھ خیال، تجھ نین، اور اس قسم کے دوسرے جملات بار بار دہرائے جا رہے ہیں۔ جن سے شاعر کے جنون شوق کا اظہار ہوتا ہے۔ اور ایک ایسی پُر لذت نشاطیہ کیفیت پیدا ہوتی ہے جو بیان سے باہر ہے۔ بس ولی کے معانی اور ان کے اسلوب کا خاصہ اسی قدر ہے۔ حق یہ ہے کہ

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

معاملات اور حکیمانہ گہرائی و دردمندی اور سوز و گداز کی کمی کے باوجود انکا کلام بڑا خوش رنگ و خوشگوار ہے بہار آفریں الفاظ خوش صورت تراکیب گل و گلگشت کی تکرار حسن کے ترانے اور نغمے، مناسب بحروں کا انتخاب اور اسالیب فارسی سے گہری واقفیت اور ان سے استفادہ ان سب باتوں نے ولی کو ایک بڑا رنگین شاعر بنا دیا ہے۔“ [1]

مختصر الفاظ میں یہی سادگی، روانی، رنگینی، سرخوشی، نشاطیہ کیفیت تشبیہات و استعارات کی جدت و معنی آفریں تاثر حسیت، تنوع رمزیت اور ہندوستانی عنصر و فارسی کا خوبصورت امتزاج ولی کا فن ہے جس سے ان کے کلام کا بیشتر حصہ روشن ہے۔

---

[1] ولی سے اقبال تک، ڈاکٹر سید محمد عبداللہ ص۳۲

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

ولی کی زبان

زبانیں ہمیشہ تبدیل ہوتی رہتی ہیں وقت کے ساتھ بہت سے الفاظ متروک ہو جاتے ہیں اور بہت سے نئے الفاظ کا اضافہ ہو جاتا ہے۔ یہی تبدیلی یا شکست و ریخت ہی زبان کی زندگی کی علامت ہے۔ زبان میں یہ تبدیلیاں اس قدر تیزی سے آتی ہیں کہ آج زبان کی جو شکل ہمارے سامنے ہے وہ نہ تو پچاس سال پہلے تھی اور نہ پچاس سال بعد رہے گی۔ ولی سے آج تک کم و بیش ساڑھے تین سو سال کے عرصے میں زبان میں نہ جانے کتنے انقلاب آئے ہیں، اُسے نہ جانے کتنی تبدیلیوں سے گذرنا پڑا ہے۔ اس زمانے کے بہت سے الفاظ آج اس قدر نامانوس ہو چکے ہیں کہ ان کے معنی و مفہوم کے اظہار کے لئے فرہنگ کی مدد لینی پڑتی ہے۔ اور ان جگہوں پر بڑی دشواری کا سامنا کرنا پڑتا ہے جہاں فرہنگ بھی مدد دینے سے قاصر ہو۔ بہر حال آج زبان اتنی تبدیل ہو چکی ہے۔ کہ ولی کے کلام کے مطالعے کے ساتھ ان کی زبان کا جائزہ بھی ضروری معلوم ہوتا ہے۔

ولی کی زبان کے بارے میں گفتگو کرتے وقت ہمیں کئی باتیں خصوصیت سے نگاہ میں رکھنی پڑتی ہیں۔ جن میں سے سب سے اہم یہ ہے کہ ولی کے زمانے میں اُردو اپنے ابتدائی ارتقائی مرحلے میں تھی۔ زبان کے قاعدے اور اصول اس وقت تک پوری طرح نہیں بن سکے تھے۔ اس لئے ولی کی زبان پر اعتراض کرنے کے بجائے اُسے انھیں حالات اور ماحول کے تحت دیکھنا چاہیئے۔ اور اسی صورت میں ولی کے زبان کے سلسلے میں اجتہادات کا مطالعہ کرنا چاہیئے۔ محمد حسین آزاد نے اس زمانے کی اُردو زبان کے بارے میں لکھا ہے۔ کہ

> "ایسے وقت میں ہماری زبان ایک طفلِ نو رفتار تھی۔ جو انگلی کے سہارے سے بڑھی۔ اُردو زبان اس وقت ہندی دوہروں اور بھاشا کے مضامین کے اور کسی قابل نہ تھی۔ انھوں نے اس میں فارسی ترکیبیں اور فارسی مضامین کو داخل کیا۔" [1]

---

[1] آب حیات محمد حسین آزاد ص ۱

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

اردو زبان کا اس وقت تک نہ تو کوئی جامع خاکہ تیار ہوا تھا اور نہ ہی اس کا یہ نام پڑا تھا۔ یہ کہیں ہندی اور ہندوی کہلاتی تھی اور کہیں دکنی اور گجری۔ زبان دہلوی اردوئے معلیٰ یا ریختہ بھی اس کے بعد کے نام ہیں۔ مسعود حسین خاں نے لکھا ہے کہ

"مصحفی کے یہاں اس کا نام اردو قرار پایا۔ بہمنی دور کے ادب میں اسے ہندی، ہندوی اور گجری ہی ناموں سے پکارا گیا۔ قطب شاہی اور عادل شاہی حکمرانوں کے زمانے میں دکنی اس کا نام رہا۔ وجہی، ابن نشاطی، رستمی، نصرتی اور ہاشمی نے اسے دکنی کہا ہے اور اس پر فخر کیا ہے۔

ترے شعر دکنی کا ہے جگ میں ناؤں ۔۔۔ نکو بھونت کر دوسری بولی ملاؤں"[1]

اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ اس وقت تک اردو زبان گجری، دکنی اور دوسری مقامی بولیوں اور الفاظ کی ملی جلی ایک زبان تھی۔ جس کو جس طرح جی چاہتا استعمال کرتا تھا۔ شمالی ہندوستان میں اس وقت تک یہ ادبی اظہار کا ذریعہ نہیں بنی تھی۔ دکن اور شمالی ہند میں زبانوں کا ارتقا اس وقت تک تقریباً الگ الگ ہو رہا تھا جن میں سماجی اور جغرافیائی حالات اور مقامی بولیوں کے اثرات کے تحت خاصا اختلاف تھا۔ شمالی ہند میں برج بھاشا، کھڑی بولی اور پنجابی بولیوں کا اثر اور دکن میں دکنی، گجری اور اس علاقے کی دوسری بولیوں کے اثرات نمایاں تھے۔ پھر بھی ٹک، نت، نین، کوں، منیں، سوں، درس، سجن، اور اس طرح کے بہت سے الفاظ دونوں جگہ مشترک تھے۔ لیکن عالمگیر کے بیجاپور اور گولکنڈہ کی سلطنتوں کے فتح کر لینے اور مغلیہ حکومت میں شامل کر لینے کے بعد اس صورت حال میں کچھ تبدیلی آئی۔ اور فوجیوں، صوفیوں اور دوسرے لوگوں کی آمد و رفت کی وجہ سے دونوں جگہ کی زبانیں ایک دوسرے سے قریب آئیں اور الفاظ کے لین دین سے ان کی ایک نئی شکل بنی جس نے بعد میں معیاری اردو کو بنانے میں مدد دی۔

اس جگہ پر ولی کے سفرِ دہلی اور شاہ سعد اللہ گلشن کی ملاقات کی روایت کی طرف اشارہ ضروری ہے۔ کیوں کہ یہ واقعہ بار بار دہرایا گیا ہے اور دکنی میں

---

[1] مجلہ عثمانیہ دکنی ادب نمبر ڈاکٹر مسعود حسین خاں ص ۱۳۱

www.urduchannel.in

فارسی الفاظ وخیال کی آمیزش پر زور دیا گیا ہے۔ اس لئے اس کو نگاہ میں رکھنا ضروری ہے۔ یہ بات سب ہی مانتے ہیں کہ شمالی ہند میں اس وقت تک اُردو بول چال کی زبان تھی۔ اور اُسے ادبی اظہار کے قابل نہیں سمجھا جاتا تھا۔ نہ ہی یہ شرفا کا محاورہ بن سکی تھی۔ وؔلی کے سفر دہلی اور شمالی ہند میں ان کے کلام کی مقبولیت کے بعد یہاں پر بھی اُردو میں شعروشاعری کا چرچا ہوا۔

وؔلی لسانیات سے واقف رہے ہوں یا نہیں لیکن الفاظ کے صوتی وغنائی اثر اور کیفیت سے ضرور واقف تھے۔ یہی وجہ ہے کہ انھوں نے ہندوستانی بولیوں دکنی و گجری الفاظ اور فارسی الفاظ و محاورات کو اس طرح ملایا ہے۔ کہ ایک خوبصورت اور دلکش ادبی زبان بن گئی ہے۔ وؔلی نے جس طرح کی زبان اپنے کلام میں استعمال کی ہے۔ وہ ٹھیٹھ دکنی یا گجری نہیں ہے۔ جس طرح کی زبان عام طور پر نصرتی، غواصی، بحری اور شاہی وغیرہ کے یہاں ملتی ہے۔ وؔلی کی زبان میں بڑی صفائی، شستگی اور چستی ہے۔ وہ فارسی اور عربی کے ایسے الفاظ استعمال کرتے ہیں اور ان سے ایسی ترکیبیں وضع کرتے ہیں جن سے زبان کا حسن دوبالا ہو جاتا ہے۔ ان کے ساتھ ہندی، دکنی اور گجری الفاظ اور ترکیبوں کی آمیزش اور ان کی زبان کی وسعت خود ان کی ترقی پسندی کی نشاندہی کرتی ہے۔ ان کے کلام میں فارسی الفاظ اور ترکیبیں ان کی ذہانت اور زبان پر قدرت کا احساس دلاتی ہیں۔ چند الفاظ اور ترکیبیں مثال کے طور پر درج ذیل ہیں۔

عقیق جگری، چند در چند، دشمنِ ہوش، بقالِ پُرفن، شعلۂ آواز، گوشۂ آرام، فرہاد من، بیخبرِ خورشید، خانہ بردوش، لب میگوں، ستم پرور، تنگ طبع، سراپا ناز، آئینۂ معنی نما، گوہر کانِ حیا، لیلیٰ زمستاں، گلِ باغِ وفا، موجِ بیتابیٔ دل، لبِ لعل، مجلسِ رنداں، نوبہارِ باغِ محبت، غرقِ بحرِ حُسن، جبینِ باصباحت، سرگذشتِ عاشق، محبتِ وصل، سروِ گل جبیں، چشمِ سرمگیں، زلفِ عنبریں، صاحبِ حیا، ہلال آسا وغیرہ

یہ ترکیبیں ان کی چند غزلوں سے لی گئی ہیں۔ اگر ان کے کلیات سے تمام ایسے الفاظ اور فقرے جمع کئے جائیں تو ان کی فہرست کئی صفحوں پر محیط ہوگی۔

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

اسی طرح وہ الفاظ بھی زبان میں بہت اہم ہیں جو انھوں نے ہندی یا دوسری زبانوں سے لئے ہیں یا جہاں ہندی، فارسی، عربی، دکنی اور گجری الفاظ سے ملی جلی ترکیبیں بنائی ہیں ان میں بعض جگہ بعد کے قاعدوں کے مطابق عطف و اضافت کا استعمال صحیح نہیں ہے لیکن ان کے ان اجتہادات نے زبان کو بڑی وسعت دی ہے اور ہر طرح کے الفاظ قبول کرنے کا راستہ کھولا ہے۔ اس طرح کے الفاظ اور ترکیبوں کی چند مثالیں ملاحظہ ہوں۔

خنجرِ مژگاں کی بار، شمع نمن، اشارات انکھیاں، غمزۂ آہو پچھاڑ، اندھکار
پھینٹا، لٹ پٹی دستار، طعام باسی، سناسی، نرگس نمن، زلف کی موجاں،
یک بچن، مان بھری چنچل، رات اندھاری، بچن ہاری، شیریں بچن، خوش بچن،
نت اچھو، ساغر نین، خوش تر زیں نمط، رام رامی، انیندی نین ساقی،
یک پگ، سمرن، درپن، انجھو، نس دن، تمنا، بگی، جوڑ اگھگری، آدھار
دھرم دھاری۔ وعدۂ کل، جامہ کی بھڑک وغیرہ۔

ولی کے یہاں بعض جدید محاورے مثلاً "ایک بات کی سو بات"، "جان سے گذر جانا" وغیرہ بھی ملتے ہیں۔ اختر جونا گڈھی کے حوالے سے علیگڑھ تاریخ ادب اردو میں گجراتی الفاظ اور محاوروں کی بھی ایک فہرست دی ہے جو ولی کے کلام میں استعمال ہوئے ہیں مثلاً "ادھر اڑکا"، "چٹرنا" وغیرہ۔

ولی کے یہاں ایسے بہت سے الفاظ ہیں جو شمالی ہند کے بعض شعرا خصوصاً حاتم، آبرو، شاکر ناجی، اور بعض بعد کے شعرا مثلاً میر، سودا اور درد کے یہاں بھی استعمال ہوئے ہیں۔ خصوصیت سے یون، پی، سجن، موہن، تجھ، بوجھنا، ٹک، نین، ستی، نپٹ وغیرہ ان میں ایسے الفاظ بھی ہیں جن میں حرفِ علت گھٹ کر ایک حرکت رہ جاتا ہے یا حرکت کھینچ کر حرفِ علت بن جاتا ہے۔ جیسے لوہو (لہو) اپر (اوپر) جید ھر (جدھر) وغیرہ

ولی کے یہاں جمع بنانے کا عام قاعدہ الف اور نون کے الحاق کا ہے جو ان کی زبان پر دکنی کے اثر کو ظاہر کرتا ہے۔ مثلاً زلفاں، لباں، انکھاں، سرو قداں، ابروواں، عاجزاں، گلاں، باتاں، بلبلاں، عارفاں، لوگاں، کتاباں، دھاراں، یاراں، انجھواں وغیرہ لیکن یہ طریقہ پنجابی میں بھی رائج ہے جہاں باتاں، باتاں، پاواں وغیرہ الف اور نون کے الحاق سے جمع بناتے ہیں۔

ولی نے بعض الفاظ کو کہیں مذکر اور کہیں مؤنث باندھا ہے اس کی ایک وجہ تو زمان و مکان

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

کا فرق ہے۔ اس لئے کہ بعض جگہ ایک لفظ کو مذکر اور دوسری جگہ اسی کو مؤنث بولا جاتا ہے۔
دوسری وجہ یہ ہے کہ جب کسی دوسری زبان کے الفاظ لئے جاتے ہیں تو عرصے تک ان کی تذکیر و تانیث کے بارے میں طے نہیں ہو پاتا کہ انھیں کس طرح سے استعمال کیا جائے گا۔
زمانۂ قدیم میں نون غنہ کا استعمال بھی بہت تھا اکثر فارسی الفاظ کے ساتھ بھی نون غنہ کا استعمال کیا جاتا تھا۔ مثلاً کونچہ (کوچہ) پینچ (پیچ)، پائنچہ (پاپچہ) وغیرہ اور تو کو توں، کو کی جگہ کوں، سے کی جگہ سیں اور رسدا کو سداں عام طور پر استعمال ہوتا تھا۔
دکنی کی زبان کے سلسلے میں ڈاکٹر ظہیر الدین مدنی نے لکھا ہے کہ۔

"ولی کی زبان متقدمین جیسے نصرتی، شاہی، غواصی، وجہی، محمود، بحری وغیرہ کے مقابلے میں بہت صاف ہے۔ اگر اس کی زبان سے ایسے الفاظ جو دکن اور شمالی ہند میں مشترک تھے قطع نظر کر لیا جائے۔ مثلاً سوں، سیں، مجھ، مجھے، توں، کوں، ہمن، تمن، سجن، سریجن، دوانہ، بچارہ، اور جمع کے طریقے، الف نون کے الحاق سے مثلاً انکھیاں، خوباں، انجواں اور بعض خاص دکنی الفاظ کی طرف توجہ نہ کی جائے جیسے انیٹرنا، گھٹ کرنا، نکو، کھتے بہانا، انگے، آگے، کینگ، توڑنا، جوڑیا، اچھو، لیو، لگ (تک) جن کی مثالیں ولی کے کلام میں بہت کم ہیں تو اس کی اردو کو ٹکسالی اور کھری اردو تسلیم کرنا پڑتا ہے۔" [1]

اس طرح ولی کے کلام کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے یہاں دہلی اور دکن دونوں جگہوں کی زبان کی خصوصیات موجود ہیں اور انھوں نے فارسی و عربی الفاظ و ترکیبوں کو مقامی بولیوں کے الفاظ کے ساتھ اس طرح ملا کر استعمال کیا ہے کہ نہ صرف زبان کا حسن دو بالا ہو گیا ہے بلکہ وہ اس طرح شیر و شکر ہو گئے ہیں کہ یہ محسوس بھی نہیں ہوتا کہ دونوں میں کسی قسم کی اجنبیت بھی ہے ولی کے کلام سے اس بات کی بھی نشاندہی ہوتی ہے کہ عربی و فارسی زبان پر انکی بڑی اچھی نظر تھی اور وہ زبان کے تخیب و فراز، الفاظ کے در و بست کی اہمیت سے اچھی طرح واقف تھے۔ الفاظ کی ذرا سی ترتیب بدل جانے کا معنوی، صوتی، اور غنائی اعتبار سے کیا اثر اور رد عمل ہوتا ہے اس سے وہ بخوبی واقف تھے یہی وجہ ہے کہ ان کی زبان اپنی عمر کے لحاظ سے خام اور نا پختہ ہوتے ہوئے بھی اپنے اندر بلا کی پختگی اور وسعت بیان رکھتی ہے۔

---

[1] علیگڑھ تاریخ ادب اردو ص ۱۵۴

www.urduchannel.in

سخنِ ولی

میرے سخن میں فکر سوں کر لے ولی نگاہ

ہر بیت مجھ غزل منیں ہے انتخاب کی

نظم اردو کے عالم کا پہلا نوروز ہے نفس ناطقہ کی روح یعنی شاعری عالم وجود میں آئی تھی۔ مگر بچوں کی نیند پڑی سوتی تھی ولی نے آکر ایسی میٹھی آواز سے غزل خوانی شروع کی ہے کہ اس بچے نے ایک انگڑائی لیکر کروٹ لی اور اثر اس کا دفعتاً حرارت برقی کی طرح دل میں دوڑ گیا۔

جب ان کا دیوان دلی پہنچا تو اشتیاق نے ادب کے ہاتھوں پر لیا قدر دانی نے غور کی آنکھوں سے دیکھا لذت نے زبان سے پڑھا گیت موقوف ہو گئے۔ قوال معرفت کی محفلوں میں انہیں کی غزلیں گانے بجانے لگے ارباب نشاط یاروں کو سنانے لگے جو طبیعت موزوں رکھتے تھے انہیں دیوان بنانے کا شوق ہوا۔

محمد حسین آزاد

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

ردیف الف

وو صنم جب سوں بسا دیدۂ حیران میں آ
آتشِ عشق پڑی عقل کے سامان میں آ

ناز دیتا نہیں گر رخصتِ گل گشتِ چمن
اے چمن زارِ حیا دل کے گلستان میں آ

یاد آتا ہے مجھے جب وو گلِ باغِ وفا
اشک کرتے ہیں مکاں گوشۂ دامان میں آ

موجِ بے تابیِ دل اشک میں ہوئی جلوہ نما
جب بسی زلفِ صنم طبعِ پریشان میں آ

نالہ و آہ کی تفصیل نہ پوچھو مجھ سوں
دفترِ درد بسا عشق کے دیوان میں آ

پنجۂ عشق نے بیتاب کیا جب سوں مجھے
چاکِ دل تب سوں بسا چاکِ گریبان میں آ

حسن تھا پردۂ تجرید میں سب سوں آزاد
طالبِ عشق ہوا صورتِ انسان میں آ

شیخ یہاں بات تری پیش نہ جاوے ہرگز
عقل کوں چھوڑ کے مت مجلسِ رندان میں آ

دردمنداں کو بجز درد نہیں صیدِ مراد
اے شہِ ملکِ جنوں غم کے بیابان میں آ

چشمۂ آبِ بقا جگ میں کیا ہے حاصل
یوسفِ حسن ترے چاہِ زنخدان میں آ

جگ کے خوباں کا نمک ہو کے نمک پروردہ
چھپ رہا آ کے ترے لب کے نمکدان میں آ

بس کہ مجھ حال سوں ہمسر ہے پریشانی میں
درد کہتی ہے مرا زلف تری کان میں آ

غم سوں تیرے ہے ترحم کا محل حالِ ولی
ظلم کوں چھوڑ سجن شیوۂ احسان میں آ

اے رشکِ ماہ تاب تو دل کے صحن میں آ
فرصت نہیں ہے دن کوں اگر توں رین میں آ

اے گل عذارِ غنچہ دہن ٹک چمن میں آ
گل سر پہ رکھ کے شمع نمن انجمن میں آ

کب لگ الپس کے غنچہ مکھ کوں رکھے گا بند
اے نو بہارِ باغِ محبت سخن میں آ

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

تا گل کے رو سے رنگ اڑے اوس کی نمن — اے آفتاب حسن توں یک ٹک چمن میں آ

تجھ عشق سوں کیا ہے ولی دل کوں بیت غم
سرعت ستی اے معنی بیگانہ! من میں آ

دو نازنیں ادا میں اعجاز ہے سراپا — خوبی میں گل رخاں سوں ممتاز ہے سراپا

اے شوخ تجھ نین میں دیکھا نگاہ کر کر — عاشق کے مارنے کا انداز ہے سراپا

جگ کے ادا شناساں ہے جن کی فکر عالی — تجھ قد کوں دیکھ بولے یو ناز ہے سراپا

کیوں ہو سکیں جگت کے دلبر ترے برابر — تو حسن ہور ادا میں اعجاز ہے سراپا

گاہے اے عیسوی دم یک بات لطف سوں کر — جاں بخش مجھ کوں تیرا آواز ہے سراپا

مجھ پر ولی ہمیشہ دلدار مہرباں ہے
ہر چند حسب ظاہر طناز ہے سراپا

کتاب الحسن کا یہ مکھ صفا تیرا صفا دستا — تیرے ابرو کے دو مصرع سوں اس کا ابتدا دستا

ترا مکھ حسن کا دریا و موجاں چین پیشانی — اپر ابرو کی کشتی کے یو تل جیوں ناخدا دستا

ترے لب ہیں برنگ حوض کوثر مخزن خوبی — یہ خال عنبریں تس پر بلال آسا کھڑا دستا

بیاں اسکی نزاکت ہور لطافت کا لکھوں تا کے — سراپا محشر خوبی منیں ناز و ادا دستا

یو خط کا حاشیہ گرچہ ولی ہے مختصر لیکن
مطوّل کے معانی کا تمامی مدعا دستا

توں آج ہے سینہ شاد دستا — مطلب ہے کہ بامراد دستا

تجھ مکھ کے صفحے پہ نقطۂ خال — سرمایۂ ہر مراد دستا

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

ہر نسخۂ لذتِ جہاں کا — انکھیاں میں تری سواد دستا
ابرو کے نزک یہ خالِ موزوں — خوش مصرعۂ مستزاد دستا
تیری یہ جبین با صباحت — مجھ جلوۂ بامداد دستا
تجھ نین کی کیا کروں میں تعریف — یہ عین تلث کا صاد دستا
عالم میں ولی سخن یو تیرا
مجھ فائدۂ فواد دستا

ن تجھ مکھ کے کعبے میں مجھے اسود حجر دستا — زنخداں میں تیرے مجھ چاہِ زمزم کا اثر دستا
ادل چاند ہور تیری نگہ اعجاز کی انگلی — کہ جس کی یک اشارت میں مجھے شق القمر دستا
ولی شیریں زبانی کی نہیں ہے چاشنی سب کو
حلاوت فہم کو میرا سخن شہد و شکر دستا

طاقِ ابرو ترا حرم دستا — محرم اس کا عرب عجم دستا
خط تیرا سر نوشتِ عاشق میں — حرفِ تقدیر کا رقم دستا
لوحِ محفوظ ہے ترا رخسار — زلف اس پر مگر قلم دستا
تجھ زنخداں کے چاہِ کنعاں میں — یوسفِ مصر دم بدم دستا
خط ترا ہے مزور لشکرِ حسن — کاکل اس کے اُپر علَم دستا
جانِ من غصہ و غضب تا کے
ولی مشتاق پہ کرم دستا

آج کی رین مجھ کوں خواب نہ تھا — دونوں انکھیاں میں غیر آب نہ تھا

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

خونِ دل کوں کیا تھا میں نیں نوش — اور شیشے منیں شراب نہ تھا
ٹک تلطف سوں آکے مِل جاتا — حق کے نزدیک کچھ عذاب نہ تھا
ماہ اندھکار تھا کہ جیوں میرے — پاس میرا جو ماہ تاب نہ تھا
آہ پر آہ کھینچتا تھا میں — آج کی رات کچھ حساب نہ تھا
کیا سبب تھا جو خود نہیں آیا — کہ اسے مجھ ستی حجاب نہ تھا

گلۂ شوخ اے ولی کرنا
ہر کسی کن تجھے صواب نہ تھا

ولی! مرہم نہیں اس کا کسی طور — کہ جن نے عشق کا کھایا جھپیٹا

مت آتشِ غفلت سوں مرے دل کوں جلا جا — مشتاق ورس کا ہوں ٹک یک ورس کھا جا
بے رحم نہ ہو، غصہ نہ کر، بات میری سُن — ڈرتا نہیں، یک بات کی سو بات سنا جا
جب اس کی طرف جاتا ہوں کر قصد تماشا — کہتا ہے مجھے خوف رقیباں سوں کر جا جا
میں بوسہ کیا لب سوں پری رو کے طلب جوں — غصے ستی بولیا کر چلا جا بے حیا جا

مدت سوں ولی جھانخ میں ہے ہات سوں دل کے
تو بھی اے جگر آہ کی نوبت کوں بجا جا

تن پیس سرمہ کر کے لبسا تجھ نین میں جا — ہو بوئے گل لبسا ہوں ترے پیرہن میں جا
ہر تار میں زلف کے تیری سیر جا کروں — بادِ صبا کا ساتھ لیا ہوں چمن میں جا
جگ میں جو اعتبار نہ پایا ترے نزیک — ہو کر خجل سرج نے لیا ہے گگن میں جا

مانندِ خوں عقیق ولی گل کے یہ چلے
شہرت مرے انجھوں کی پڑی جب یمن میں جا

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

...و سلام میرا اس یار سیں کہو جا　　مجھ ہجر کے یو دکھ کوں دلدار سیں کہو جا

تجھ وصل بن ولی کیا جانا ہے جیو بدل سوں
ٹک آ کے دیکھ جانا غم خوار سیں کہو جا

...ت غصے کے شعلے سوں جلتے کوں جلاتی جا　　ٹک مہر کے پانی سوں تو آگ بجھاتی جا

...د چال کی قیمت سوں دل نئیں ہے مرا واقف　　اے مان بھری چنچل ٹک بھاو بتاتی جا

...س رات اندھاری میں مت بھول پڑوں تس سوں　　ٹک پاؤں کے چھانجے کی جھنکار سناتی جا

...د نیہہ میں دل جل جل جوگی کی لیا صورت　　یک بار اسے موہن چھاتی سوں لگاتی جا

تجھ گھر کی طرف سندر آتا ہے ولی دائم
مشتاق درس کا ہے ٹک درس دکھاتی جا

...ربا آیا نظر میں آج میری خوش ادا　　خوش ادا ایسا نہیں دیکھا ہوں دوجا دلربا

...وفا گر تجھ کوں بولوں ہے بجا اے نازنیں　　نازنیں عالم منیں ہوتے ہیں اکثر بے وفا

...نما ہے نوجواں میرا برنگِ ماہِ نو　　ماہ نو ہوتا ہے اکثر اے عزیزاں کم نما

...دعائے عاشقاں ہر آن ہے دیدار یار　　یار کے دیدار بن دوجا عبث ہے مدعا

کیمیا عاشق کے حق میں ہے نگاہِ گل رخاں
گل رخاں سوں جگ میں پایا ہوں ولی یہ کیمیا

دل کوں لگتی ہے دلربا کی ادا　　جی میں بستی ہے خوش ادا کی ادا

گرچہ سب خوب رو ہیں خوب ولے　　قتل کرتی ہے میرزا کی ادا

حرف بے جا بجا ہے گر بولوں　　دشمن ہوش ہے پیا کی ادا

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

نقش دیوار کیوں نہ ہوئے عاشق
حیرت افزا ہے بے وفا کی ادا
گل ہوئے غرق آب شبنم میں
دیکھ اس صاحب حیا کی ادا
اشک رنگیں میں غرق ہے بس دل
جن نے دیکھا ہے تجھ حنا کی ادا
اے ولی درد سر کی دارو ہے
مجھ کوں اس صندلی قبا کی ادا

ہوش کھوتی ہے نازنیں کی ادا
سحر ہے سرو گل جبیں کی ادا
ہوش میرا نہیں رہا مجھ میں
جب سوں دیکھا ہوں نازنیں کی ادا
اے ولی دل کوں آب کرتی ہے
نگہ چشم شرمگیں کی ادا

تیرے لباں کی حلاوت کو رکھ نظر بھیتر
شکر گھلی ہے جدی ہور گھلا ہے قند جدا
ترے جو قد سوں رکھانے شکر نے دل میں گو
تو کھینچ پوست کیا اس کوں بند بند جدا
ولی برہ میں ترے حال کی حقیقت دیکھ
خجل ہے ناصح و رسوا ہے اہل پند جدا

اسباب سوں دنیا کے بے غرض ہوں سدا میں
بن تیل ہور بتی ہے روشن چراغ میرا
مجھ دل کے آ چمن میں کر یک نظر تماشا
داغاں کے ہے گلاں سوں روشن ہوا باغ میرا
از بسکہ زندگی میں یوں محو ہوں ولی میں
مشکل ہوا اجل کوں کرنا سراغ میرا

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

ہوا ہے سیر کا مشتاق بے تابی سوں من میرا
چمن میں آج آیا ہے مگر گل پیرہن میرا

مرے دل کی تجلی کیوں رہے پوشیدہ مجلس میں
ضعیفی سوں ہوا ہے پردۂ فانوس تن میرا

نہیں بجز شوق مجھ کوں باغ کی گل گشت کا ہرگز
ہوا ہے جلوہ گرداغاں سوں سینے کا چمن میرا

لگے پھیکی نظر میں اے ولی دوکانِ حلوائی
اگر ہو جلوہ گر بازار میں شیریں بچن میرا

دیکھا ہے جن نے تیرے رخسار کا تماشا
نہیں دیکھتا مرت کی جھلکار کا تماشا

بے قصد مجھ زباں پر آتا ہے لفظ نمکیں
دیکھا ہوں جب سوں تیری رفتار کا تماشا

ہندو نے صاف دل سیں ڈالا گلے میں رشتہ
دیکھا جو تجھ صنم کے زنار کا تماشا

نرگس نمن رہی نہیں پل مارنے کی طاقت
آ دیکھ اس انکھاں کے بیمار کا تماشا

تب سوں ولی کا مطلب جا بیچ میں پڑیا ہے
دیکھا ہے جب سوں تیری دستار کا تماشا

موسیٰ اگر جو دیکھے تجھ نور کا تماشا
اس کوں پہاڑ ہووے پھر طور کا تماشا

کثرت کے پھول بن میں جاتے نہیں ہیں عارف
بس ہے موحداں کوں منصور کا تماشا

تجھ عشق میں ولی کے آنجھو اُبل چلے ہیں
اے بحرِ حسن آ دیکھ اس پور کا تماشا

بے تاب آفتاب ہے تجھ مکھ کی تاب کا
پیاسا ہے اس جہاں میں ترے لب کے آب کا

تجھ مکھ کی آب و زلف کی موجاں کوں دیکھنے
سب تن نین ہوا ہے سو جل پر حباب کا

تجھ شوق سوں مدام لبالب ہیں جام نین
شیشے میں دل کے جوش ہے نت اس شراب کا

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

مجھ شعر کی روانی سنیا جیب سوں اے ولی
نم ناک ہے تد ھال ستی دامن سحاب کا

روح بخشی ہے کام تجھ لب کا — دم عیسیٰ ہے نام تجھ لب کا
حسن کے خضر نے کیا لبریز — آب حیواں سوں جام تجھ لب کا
منطق و حکمت و معانی پر — مشتمل ہے کلام تجھ لب کا
سبزہ و برگ و لالہ رکھتے ہیں — شوق، دل میں دوام تجھ لب کا
غرق شکر ہوئے ہیں کام و زبان — جب لیا ہوں میں نام تجھ لب کا
ہے ولی کی زباں کوں لذت بخش
ذکر ہر صبح و شام تجھ لب کا

مجھ گھونگھٹ میں لانے گھونگھٹ ہی شوق تجھ گھونگھٹ کا — دیکھیں سوں لٹ گیا دل تیری زلف کا لٹکا
تجھ نین کے دیکھن کا دل تھا ٹھٹک کر، چلا تھا — غمزے کے دیکھ ٹھٹ کوں ناچار ہو کے ٹھٹکا
ہرگز ولی کسی کن شاکی ترا نہ ہوتا
گر تجھ میں اے ہٹیلے ہوتا نہ طور ہٹ کا

نہیں شوق اس کے دل میں کدھیں لالہ زار کا — مشتاق ہے جو پیو کے رخ آبدار کا
لگتا ہے مجھ کوں پنجۂ خورشید رعشہ دار — دیکھا ہوں جب سوں دست نگارین نگار کا
طاقت نہیں کسی کوں کہ یک حرف سن سکے — احوال گر کہوں میں دل بے قرار کا

جگ منیں دوجا نہیں ہے خوب رو تجھ سار کا — چاند کوں ہے آسماں پر رشک تجھ رخسار کا

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

جب سوں تیری زلف کوں دیکھا ہے زاہدا ے صنم ترک کر سبحہ کوں ہے مشتاق تجھ زنار کا
دل کو میرے تب ستیں حاصل ہوا ہے پیچ و تاب جب سوں دیکھا پیچ تیری لٹ پٹی دستار کا
ٹک ایس کا مکھ دکھا اے راحتِ جان و جگر
ہے ولی مدت ستی مشتاق تجھ دیدار کا

دیکھنا ہر صبح تجھ رخسار کا ہے مطالعہ مطلعِ انوار کا
بلبل و پروانہ کرنا دل کے تئیں کام ہے تجھ چہرۂ گلنار کا
صبح تیرا درس پایا تھا صنم شوق دل محتاج ہے تکرار کا
دل کوں دیتا ہے ہمارے پیچ و تاب پیچ تیرے طرۂ طرار کا
سرکشی آتش مزاجی ہے سبب ناصحوں کوں گرمیِ بازار کا
اے ولی کیوں سن سکے ناصح کی بات
جو دِوانا ہے پری رخسار کا

یاد کرنا ہر گھڑی اس یار کا ہے وظیفہ مجھ دلِ بیمار کا
آرزوئے چشمۂ کوثر نہیں تشنہ لب ہوں شربتِ دیدار کا
گر ہوا ہے طالبِ آزادگی بند مت ہو سبحہ و زنار کا
مسندِ گل منزلِ شبنم ہوئی دیکھ رتبہ دیدۂ بیدار کا
اے ولی ہونا سری جن پر نثار
مدعا ہے چشمِ گوہر بار کا

تجھ صاحب نیرنگ کی دیکھے اگر تصویر کوں دل جا پڑے حیرت منیں نقاشِ رنگ آمیز کا

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

اے عیسوی دم جگ منیں پایا وہ عمر جاوداں
جو جگ منیں بسمل ہوا تیری نگاہِ تیز کا

تب سوں ہوا ہے دل مرا کانِ نمک اے بانمک
جب سوں سنیا ہوں شور میں تجھ حسنِ شور انگیز کا

یوں شعر تیرا اے ولی مشہور ہے آفاق میں
مشہور ہے جیوں کر سخن اُس بلبلِ تبریز کا

عیاں ہے ہر طرف عالم میں حسنِ بے حجاب اس کا
بغیر از دیدۂ حیراں نہیں جگ میں نقاب اس کا

کرے عشاق کوں جیوں صورتِ دیوار حیرت سوں
اگر پردے سوں وا ہووے جمالِ بے حجاب اس کا

سجن نے یک نظر دیکھا نگاہِ مست سوں جس کوں
خراباتِ دو عالم میں سدا ہے وہ خراب اس کا

مرا دل پاک ہے از بس ولی زنگِ کدورت سوں
ہوا جیوں جوہرِ آئینہ مخفی پیچ و تاب اس کا

سنا دے مجلسوں گر کوئی مہربانی سوں سلام اس کا
کہاں دَل آ خر دم لگ بہ جاں منت غلام اس کا

اگرچہ حسبِ ظاہر میں ہے فرقت درمیاں لیکن
تصور دل میں میرے جلوہ گر ہے صبح و شام اس کا

برنگِ لالہ نکلے جام لے کر اس زمیں سے جم
اگر بخشے تکلم سوں مئے جاں بخش جام اس کا

ہوئی دیوانگی مجنوں کی یوں میرے جنوں آگے
کہ جیوں ہے حسنِ لیلیٰ بے تکلف پائے نام اس کا

کرے آزادگی اپنی گرفتاری اُپر قرباں
جو دیکھے یک قدم پھر سرو گلشن میں خرام اس کا

ولی دیکھا جو اس انکھیاں کے ساقی کن دو جام ے
ہوا ہے بے خبر عالم سوں ہور خراب جام اس کا

چاروں طرف کھلیا ہے گلزار رنگ و رس کا
اس سیرِ جاں فزا سوں سینہ کھلیا ہوس کا

تجھ مکھ کے دیکھنے سوں اے آفتاب طلعت
مشتاق دل سوں میرے شعلہ اٹھیا اس کا

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

سب دلبراں پہ حق نے تجھ کو دیا فضیلت ہر مدرسے کے بھیتر چرچا ہے تجھ درس کا
پھر پھر ولی ترے کن آتا ہے جیوں کے سائل
تیری میٹھی زباں کا پایا ہے جب سوں چسکا

گزر ہے تجھ طرف ہر بوالہوس کا ہوا دھاوا مٹھائی پہ مگس کا
اپس گھر میں رقیباں کو نہ دے بار چمن میں کام کیا ہے خار و خس کا
بجز رنگیں ادا دوجے سوں مت مل اگر مشتاق ہے تو رنگ و رس کا
ولی کو ٹک دکھا صورت اپس کی
کھڑا ہے منتظر تیرے درس کا

تجھ درد پر دوا نہ کرو تم حکیم کا بن وصل نئیں علاج برہ کے سقیم کا
دیکھا ہوں قد و زلف و دہن پیو کا جب ستی کیتا ہوں ورد تب سوں الف لام میم کا
جنت میں کب دیے ہیں وہ رضواں کو مرتبہ جو مرتبہ ہے تیری گلی کے مقیم کا
کرتا ہے اس کی زلف کی تعریف اے ولی
جو ہے مرید سلسلۂ مستقیم کا

بتا ہوں تیرے نالوں کوں ہیں ورد زباں کا کیتا ہوں تیرے شکر کوں عنوان بیاں کا
س گرد اوپر پاؤں رکھیں تیرے رسولاں اس گرد کوں میں کحل کروں دیدۂ جاں کا
ہ صدق طرف عدل سوں اے اہل حیا دیکھ تجھ علم کے چہرے پہ نہیں رنگ گماں کا
ر ذرۂ عالم میں ہے خورشید حقیقی یوں بوجھ کے بلبل ہوں ہر اک غنچہ دہاں کا
یا سہم ہے آفاتِ قیامت ستی اس کوں کھایا ہے جو کئی تیر تجھ ابرو کی کماں کا

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

کہتا ہے ولی دل ستی یو مصرعِ رنگین
ہے یاد تری مجھ کوں سبب راحتِ جاں کا

اس سیّد اپر نت اچھو سایا سدا رحماں کا — جس کے لباں کے رشک سوں دل خوں ہوا مرجاں کا
حق نے نظر زیر و زبر صفحے پہ اس مکھ کے کیا — گویا کہ کیتا ختم ہے سو بار و قرآن کا
ابرو کماناں کھینچ کر پلکاں کے تیر اس کوں لگا — جاتا ہے کس کے قتل کوں وو شوخ خونیں شان کا
جامہ گلابی بر میں کر ساغر نین صہبا سوں بھر — کرتے وو اتا کس مگر رہزن چلیا ایمان کا
درشن پہ دل اس ماہ کی ہے آرزو زہرہ کوں نت — مجلس میں اس کی آئے کر گانے کے تئیں یک تان کا
دکھن میں تیرے شعر سن شوقی ہوئے تیرے ولی!
جس کے لگیا ہے دل کے تئیں خوش شعر تجھ دیوان کا

دل کو گر مرتبہ ہو درپن کا — مفت ہے دیکھنا سری جن کا
اے زباں کر مدد کہ آج صنم — منتظر ہے بیان روشن کا
حکمتِ عشق بوعلی سوں نہ پوچھ — نئیں وہ قانون شناس اِس فن کا
آئینہ تجھ سے ہو کے ہم زانو — غیرت افزا ہوا ہے گلشن کا
ٹک ولی کی طرف نگاہ کرو
صبح سوں منتظر ہے درشن کا

بدخشاں میں پڑیا ہے شور تیرے لعل رنگیں کا — ہوا ہے چین میں شہرہ تری اس زلفِ پرچیں کا
عجب نئیں ہے اگر ساقی فلک کا لائے کماں ابرو — تری مجلس میں لیکے جام روشن ماہ سیمیں کا
اٹھے شیریں پئے تعظیم کوں اس کی ادب سیتی — اگر کئی کوہ کن بولے سخن تجھ عز و تمکیں کا

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

ولی اس طبع کا گلشن گُل معنی سوں ہو روشن
جو کئی دل کوں کرے مسکن مرے اشعار رنگیں کا

ہوا ہے دل مرا مشتاق تجھ چشم شرابی کا
خراباتی اُپر آیا ہے شاید دن خرابی کا
کیا مدہوش مجھ دل کوں انیندی نین ساقی نے
عجب رکھتا ہے کیفیت زمانہ نیم خوابی کا
نہ جاؤں صحن گلشن میں کہ خوش آتا نہیں مجکوں
بغیر از ماہ رو ہرگز تماشا ماہتابی کا
نہ جانوں کس پری رو سوں ہوا ہے جا کے ہم زانو
کہ آئینے نے پایا ہے لقب حیرت مآبی کا
ولی سوں بے حسابی بات کرنا بے حسابی ہے
نہیں وو آشنا مے یار ہرگز بے حسابی کا

نہیں کوئی تا سنے احوال میری دل فگاری کا
کہوں کس کن گریباں چاک کر دکھ بیقراری کا
عجب نئیں تجھ کے بیتابی سوں سر مارے کنارے پر
سنے گر ماجرا دریا ہمارے اشکِ جاری کا
مرے غم میں نین سے جو نکلتا ہے انجھو باہر
دُوجا گوہر کہاں ہے جگ میں اسکی آبداری کا
ولی انکھیاں کی گرد اوات تپلی کی سیاہی سوں
لکھیا تیری صفت کوں لے قلم معنی نگاری کا

طالب نہیں مہر و مشتری کا
دیوانہ ہوا جو تجھ پری کا
یو غمزۂ شوخ سامری میں
استاد ہے سحر سامری کا
تجھ تل سوں اے آفتاب طلعت
ممنون ہوں ذرّہ پروری کا
کفارِ فرنگ کوں دیا ہے
تجھ زلف نے درس کافری کا
توں سر سوں قدم تلک جھلک میں
گویا ہے قصیدہ انوری کا

www.urduchannel.in

اے غنچہ نہ کر تو فخر، یو دل — تکمہ ہے پیا کی بکتری کا
پایا ہے جو کوئی دولتِ فقر — مشتاق نہیں سکندری کا

کہتا ہے ولی پکار یو بات
بندہ ہوں پیا کی دلبری کا

شغل بہتر ہے عشق بازی کا — کیا حقیقی و کیا مجازی کا
ہر زباں پر ہے مثلِ شانہ مدام — ذکر تجھ زلف کی درازی کا
ہوش کے ہاتھ میں عناں نہ رہی — جب سوں دیکھا سوار تازی کا
نقیں دکھا کے اپس کے مکھ کی کتاب — علم کھویا ہے دل سوں قاضی کا
آج تیری بھنواں نے مسجد میں — ہوش کھویا ہے ہر نمازی کا
گر نہیں رازِ عشق سوں آگاہ — فخر بے جا ہے فخرِ رازی کا

اے ولی سروِ قد کوں دیکھوں گا
وقت آیا ہے سرفرازی کا

پڑیا ہے لعل میں پرتو سجن تجھ لب کی لالی کا — بیاں ہے مہ سوں روشن تر تری صاحب کمالی کا
ترا قد مصرعِ برجستہ دیوانِ عالی ہے — تری یو بیتِ ابرو شعرِ دستا ہے ہلالی کا
گئی ہے خوابِ مخمل کی ترے پاؤں کی سرخی سوں — کہ جس کے عکس سوں رنگیں ہوا ہے نقش قالی کا
ترے لب کی حلاوت نے کیا مجھ طبع کو شیریں — ہوا ہے نقلِ مجلس ذکر مجھ شیریں مقالی کا
ہوا مجھ دل کی جنت میں سو ہر یک آہ جیوں طوبیٰ — لٹک چلنا جو دیکھا، بس کہ میں سیدھالی کا
رنگیلے شعر کا کہنا کیا تھا ترک مدت سوں — ترا یو قد ہوا ہے پھر کے باعث فکرِ عالی کا

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

ولی تجھ شعر کوں سنتے ہوئے ہیں مست اہل دل
اثر ہے شعر میں تیرے شراب پرتگالی کا

اگر تجھ حسن کامل کی سنے تعریف مہ پارا
تمام آزار [illegible] اپنی ناتمامی کا

لگے جیوں نخلِ ماتم سرو گلشن اسکی انکھیاں میں
تماشا جن نے دیکھا ہے سجن تجھ خوش خرامی کا

ولی کا من ہے تیری مست انکھیاں پیالے ساقی
یا فی گردشِ مینا اپر دیوان جامی کا

چراغ دل اگر گل ہے تو کر جیوں گل اسے روشن
کہ یہ تحفہ ہے سالک کوں نزک حق کے لیجانے کا

نہ پاوے دین کی لذت جسے دنیا کی خواہش ہے
قفل ہے لذتِ دنیا حقیقت کے خزانے کا

ولی تجھ کوں رکھیں گے شیر مرداں اپنی مجلس میں
رہے گر سگ ہو کر دامِ نبیؐ کے آستانے کا

دکھایا ہے جب سوں موہن نے طریقہ خود نمائی کا
چڑھیا ہے آرسی پر تب سوں رنگ حیرت فزائی کا

[illegible]س کی زلفِ کافرکیش کی چھبا کا رنگ دکھلا
کہ زاہد بے خبر دم مارتا ہے پارسائی کا

[illegible]شرج کوں گر اجازت ہو تو آئے سیس سوں چلکر
کہ اس کوں شوق ہے تجھ آستاں پر جبہ سائی کا

کرے تا تجھ شکر لب سے طلب اک بوسہ [illegible]
مرے دل نے لیا ہے اس سبب شیوہ گدائی کا

سجن کی انجمن میں ہوئے تب ہر یک طبع روشن
ولی چرچا اچھے مجلس میں جب طبع آزمائی کا

تجھ لب کی صفت لعل بدخشاں سوں کہونگا
جادو ہیں ترے نین غزالاں سوں کہوں گا

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

دی بادشہی حق نے تجھے حسن نگر کی
یو کشورِ ایراں میں سلیماں سوں کہوں گا

تعریف ترے قد کی الف وار سری جن
جا سرو گلستاں کوں خوش الحاں سوں کہوں گا

مجھ پر نہ کرو ظلم تم اے لیلیٔ خوباں
مجنوں ہوں ترے غم کوں بیاباں سوں کہوں گا

دیکھا ہوں تجھے خواب میں اے مایۂ خوبی
اس خواب کو جا یوسفِ کنعاں سوں کہوں گا

جلتا ہوں شب و روز ترے غم میں اے ساجن
یہ سوز ترا مشعلِ سوزاں سوں کہوں گا

یک نقطہ ترے صفحۂ رخ پر نہیں بے جا
اس مکھ کو ترے صفحۂ قرآں سوں کہوں گا

بے صبر نہ ہو اے ولی اس درد سوں ہرگز
جلتا ہوں ترا درد میں درماں سوں کہوں گا

جس وقت اے سری جن تو بے حجاب ہووے گا
ہر ذرہ تجھ جھلک سوں جیوں آفتاب ہووے گا

مت آئینے کوں دکھلا اپنا جمال روشن
تجھ مکھ کا آب دیکھے آئینہ آب ہووے گا

رکھتا ہے کیوں جفا کوں مجھ پر روا اے ظالم
محشر میں تجھ سوں میرا آخر حساب ہووے گا

مجکوں ہوا ہے معلوم اے مست جام خوبی
تیری انکھیاں کے دیکھے عالم خراب ہووے گا

ہاتف نے یوں دیا ہے مجکو ولی بشارت
اس کی گلی میں جا تو مقصد شتاب ہووے گا

اس قد سوں جس چمن میں وو نونہال ہوگا
کیا سرو کیا صنوبر ہر یک نہال ہوگا

عالم میں جو ہوا ہے طالب تری بھنواں کا
اس کے نگیں دل پر نقش ہلال ہوگا

معنی کے جو چمن میں ہے بلبل معانی
تجھ گل بدن کے دیکھے رنگیں خیال ہوگا

جیوں شمع گل پڑیں گے شرمندگی سوں گل رو
جس انجمن میں حاضر گو نبد لال ہوگا

البتہ وصف تیرا لاوے گا ہر سخن میں
جو شعر میں ولی سا صاحب کمال ہوگا

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

تجھ غمزۂ خوں ریز سوں لڑ کون سکے گا
تجھ ناز ستم گر سوں جھگڑ کون سکے گا

تجھ حسن کے بازار میں دلوانہ دل کوں
بن زلف کی زنجیر جکڑ کون سکے گا

تجھ زلف کا بستار لکھا آج ولی نے
اس سحر کے طومار کوں پڑ کون سکے گا

سرو قد تجھ پہ دار کر ڈالا
ہے یو شمشاد تیرا متوالا

چہرۂ سرخ خالِ مشکیں سوں
نقل اُٹھے ہیں دیکھ سب لالا

طرّۂ زر لباسِ سبز پہ دیکھ
سر اُپر آگ کا ہے پرکالا

سحر جادو میں تجھ نین سا نہیں
سب پھرا دیکھ شہر بنگالا

ہنس کے تجھ خط کو دیکھ بولے ولی
چاند سے منہ کا ہے گا یو ہالا

پی کے ہوتے نہ کر توں مہ کی ثنا
معتبر نئیں ہے حسنِ زود نما

باعثِ نشۂ دوبالا ہے
حسنِ صورت کے ساتھ حسنِ ادا

اے گلِ باغِ حسن مکھ سوں ترے
جلوہ پیرا ہے رنگ و بوئے حیا

ماہِ نو تجھ بھواں پہ کر کے نظر
سوئے مغرب چلیا ہے روبقفا

سرخ رویاں منیں سر آمد ہے
تجھ قدم کے اثر سوں رنگِ حنا

نئیں ہے گل پی کے مکھ سا عالم میں
قائل اس بات کی ہے بادِ صبا

اے ولی مجھ سخن کوں وہ بوجھے
جس کوں حق نے دیا ہے فکر رسا

Scanned by CamScanner

www.urdūchannel.in

تجھ حسن عالم تاب کا جو عاشق شیدا ہوا ہر خوب رو کے حسن کے جلوے سوں بے پروا ہوا

دیکھا ہے تیری زلف کے حلقے کوں جن نے یک نظر تجھ خال کے نقطے نمن وو بے سر و بے پا ہوا

جس وقت سوں تجھ قد کے تئیں لائے ہیں شاعر فکر کر اس وقت سوں عالم منیں نرخ سخن بالا ہوا

ہیں سلک کے گوہراں میرے سخن سوں جلوہ گر از بس کہ وصف مشتری سوں خال مرادریا ہوا

پایا ہے جگ میں اے ولی وو لیلیٰ مقصود کوں

جو عشق کے بازار میں مجنوں نمن رسوا ہوا

تجھ مکھ کے مصحف کے بھیتر آیت جو دیکھی قہر کی ہیبت سوں جیوں زیر و زبر دل ٹوٹ سیپارا ہوا

کاجل نین کا دیکھ کر بولے ہیں یوں جادوگراں عشاق کی تسخیر کوں یو سحر بنگالا ہوا

رخ ترا اے پری نہ خواب ہوا یو جدائی مجھے عذاب ہوا

خونِ دل کھینچنے کو ہر یک نین اے ولا شیشۂ شراب ہوا

تیرے دیوان حسن میں جاناں! بیت ابرو کا انتخاب ہوا

قول اپنے سے مت پھرے ساجن گر پھرا تو اسے عتاب ہوا

عشق کے درس کے بھیتر فرہاد بحث تیری سوں لاجواب ہوا

اب ولی سوں نہ ہو توں روگرداں

تیرے کارن جو وو خراب ہوا

جب صنم کوں خیالِ باغ ہوا طالبِ نشۂ فراغ ہوا

رشک سوں تجھ لباں کی سرخی پر جگرِ لالہ داغ داغ ہوا

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

اے ولی گل بدن کوں باغ میں دیکھ
دلِ صد چاک باغ باغ ہوا

جلوہ گر جب سوں وو جمال ہوا — نور خورشید پائمال ہوا
فیضِ تشبیہِ قدِ دلبر سوں — سرو گلشن منیں نہال ہوا
یاد کر تجھ بھواں کی بیت بلند — ماہ نو صاحبِ کمال ہوا
دیکھ کر تجھ نگاہ کی شوخی — ہوشِ عاشق رمِ غزال ہوا
حسن اس دلربا کا مدت سوں — عکسِ آئینۂ خیال ہوا
وصف میں تجھ بھواں کے مصرعِ — ثانیِ مصرعِ ہلال ہوا
جن نے دیکھا ہے تجھ نگاہ کی تیغ — پھر کے جینا اسے محال ہوا

غزل مجنوں کے بعد مجھ کوں ولی
صوبۂ عاشقی بحال ہوا

قطہ پہ تیرے خال کے باندھا ہے جن نے دل — وو دائرے میں عشق کے ثابت قدم ہوا
اقت نہیں کہ حشر میں ہووے وو دادخواہ — جس بے گنہ پہ تیری نگہ سوں ستم ہوا
بے منتِ شراب ہوں سرشارِ انبساط — تجھ نین کا خیال مجھے جامِ جم ہوا

شہرت ہوئی ہے جب سے ترے شعر کی ولی
مشتاق تجھ سخن کا عرب تا عجم ہوا

صویر تیری دیکھ کر سارا جگت حیراں ہوا — تجھ زلف کے کوچے منیں دل جا کے سرگرداں ہوا
ال تیرے مکھ اُپر یہ دل ہے اس کا اے صنم — تیری زلف کوں دیکھ کر جیو دشمنِ ایمان ہوا

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

وہ عاشقی کے کیش میں ثابت ہے دائم اے ولی
تجھ سے کماں ابرو اُپر جو جیو سوں قرباں ہوا

وہ میرا مقصودِ جان و تن ہوا — جس کا مجھ کوں رات دن سمرن ہوا
مثلِ مینائے شرابِ بزمِ حسن — حوضِ دل تجھ عکس سوں روشن ہوا
نور کا ہے گنج تیرا یو جمال — حسن کے گوہر کا توں معدن ہوا
جو ولی ہے مرجعِ ہر جزو و کل
وہ میرا مقصودِ جان و تن ہوا

ہر انجھو تجھ غم میں اے رنگیں ادا گل گوں ہوا — غیرتِ گلزارِ جنت دامنِ پر خوں ہوا
ہے پسند طبعِ عالی مصرعِ ۔ و بلند — جب سوں گلشن میں ترا قد دیکھ کر موزوں ہوا
گر نہیں ہے خنجرِ بے داد خوباں کا شہید — دامنِ صد چاکِ گل کس واسطے پر خوں ہوا
ہر غزل میں وصف لکھتا ہے ترے بے اختیار
تجھ نگاہِ با ادا سوں جب ولی ممنوں ہوا

بے کسی کے حال میں یک آن میں تنہا نہیں — غم ترا سینے میں میرے ہمدمِ جانی ہوا
اے ولی غیرت سوں سورج کیوں جلے نئیں رات دن
جگ منیں وہ ماہ رشکِ ماہِ کنعانی ہوا

پھر میری خبر لینے وہ صیاد نہ آیا — شاید کہ میرا حال اسے یاد نہ آیا
مدت ستی مشتاق ہیں عشاق جھلکے — بے داد کہ وہ ظالم بے داد نہ آیا

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

پہنچی ہے ہر اک گوش میں فریاد ولی کی
لیکن وو صنم سننے کوں فریاد نہ آیا

افسوس اے عزیزاں وو سیم بر نہ آیا — مجھ درد کی خبر سن وو بے خبر نہ آیا
بیمار پر برہ کے نہیں لئی کہ مہربان ہو — مجھ دکھ کے پوچھنے کو جز دردِ سر نہ آیا
کچھ نقدِ جاں کا کھونا تخصیص نئیں ولی کی
نہیں کئی کہ تجھ گلی میں دل کوں بسر نہ آیا

بے داد ہے، بے داد کہ وو یار نہ آیا — فریاد ہے فریاد کہ غم خوار نہ آیا
صد حیف ہے صد حیف کہ یک ناز ادا سوں — یک بار مرے بر میں وو دلدار نہ آیا
اغماض کیا چلتا رہا مجھ کوں نہ پوچھا — کیا اس کوں مرے حال پہ کچھ پیار نہ آیا

صد حیف کہ وو یار مرے پاس نہ آیا — میرا سخنِ راحت اُسے راس نہ آیا
اس یار وفادار سوں مجھ آس تھی لیکن — ہرگز وو بجھانے کوں میری پیاس نہ آیا
یو بات ولی دل کی سیاہی سوں لکھا ہوں
وو نورِ نین حیف مرے پاس نہ آیا

چشم دلبر میں خوش ادا پایا — عالمِ دل کوں مبتلا پایا
سیر صحرا کی توں نہ کر ہرگز — دل کے صحرا میں گر خدا پایا
جب نہ آیا تھا شکمِ مادر میں — ابتدا سوں نہ انتہا پایا
اسم اللہ و جسم احمد ہے — حق سیتیں حق کوں حق نما پایا

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

حفظ کرنے کوں مصطفےٰ رو کوں — فیہ خیرٌ و حافظا پایا
بادشاہِ نجف ولی اللہ — پیر کامل علی رضا پایا
اس معانی کوں بوالہوس ناداں
کیوں کہ سمجھے ولی نے کیا پایا

ترے بن مجکوں اے ساجن یو گھر اور بار کرنا کیا — اگر تو نا اچھے مجکوں تو یو سنسار کرنا کیا
منڈی گر دل منے بھاکر الس کے آپ ضعف ہو — نگار اپوچھ یک یک کو اتا بیزار کرنا کیا
اگے جب سوں نہ آنے کی تھی منشا من میں تمنا یے — تو مجھ سے دکھ بھرے سوں پھر جھوٹا اقرار کرنا کیا

حق نے کلیدِ فہم سوں قفلِ سخن جب وا کیا — تب نقطۂ گفتار نے دل پہ جا برجا کیا
عالم میں لائق حمد کے ہے وو ازل سیں تا ابد — دانا کتیں ناداں کیا ناداں کتیں دانا کیا
وو وصف کے گلزار میں بلبل یہ میری طبع کا — پہنچا نہایت کوں وو تب جب سر بجائے پا کیا
نمرود نے مجھ نفس کے ڈالا تھا نارِ حرص میں — مثلِ خلیل اللہ مجھے وو جنت الماوا کیا
گر شوق ہے تجھ وصل کا الّا کوں لا میں دیکھ توں
ہے عین الّا وو ولی جس نے خودی کوں لا کیا

اہلِ گلشن پہ ترے قد نے جب املا کیا — اولاً سرو غلامی ستی آزاد کیا
جن نے عشاق کے چہرے کوں دیا رنگِ نیاز — معنیٔ ناز کوں تجھ قد ستی ایجاد کیا
سینۂ بلبل و قمری کوں کیا مخزنِ درد — جب کے اس سرو نے سیرِ گل و شمشاد کیا
آج تجھ یاد نے اے دلبرِ شیریں حرکات — آہ کوں دل کے اُپر تیشۂ فرہاد کیا
اے ولی جب سوں کیا عشق میں تحصیل جنوں
روحِ مجنوں نے آپس کا مجھے استاد کیا

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

تجھ مہر کا ہوا ہے دل و جاں سوں مشتری
جب سوں ترے جمال پہ میں نے نظر کیا

جیوں سرو بے خزاں ہے جہاں میں وو سبز بخت
تیرے قد بلند پہ جن نے نظر کیا

حق تجھ عذار دیکھ کے سرجا ہے رنگ گل
پیدا ترے لباں ستی شہد و شکر کیا

تیرا لو شعر جگ میں موثر ہے اے ولی
تو دل منیں ہر ایک کے با اثرانہ کیا

کشور دل کوں ترے ناز نے تسخیر کیا
فوج مجنوں کوں تری زلف نے زنجیر کیا

پیچ سوں نقد دل عاشق بے تاب کوں لے
زلف کوں اپنی پری رو نے گرہ گیر کیا

گرد غم آب نین درد کے معمار نے لے
خانۂ عشق جگر سوز کوں تعمیر کیا

اے ولی شوخ کی زلفاں کی سیاہی لے کر
قصۂ حال پریشاں کوں میں تحریر کیا

خدا نے تجھ پہ ترے باب حسن باز کیا
قد بلند کوں تیرے تمام ناز کیا

ابرو ترا ہے جیوں مسجد بھنواں ہیں جیوں محراب
انکھیاں سوں چلے ہیں وہاں عشق کی نماز کیا

کمند شوق میں کھینچا ہے زہرہ رویاں کوں
تری زلف کی حکایت کوں جو دراز کیا

خدا دیا ہے مجھے صد ہزار عجز و نیاز
جو سر سوں پانوں تلک تجھ کوں شکل ناز کیا

ولی اپس کے قدم بوس کے شرف سوں مجھے
ہزار شکر کہ دلبر نے سرفراز کیا

ہیئت ابرو زبس خیال کیا
اپنے تن کوں میں جیوں ہلال کیا

مخمل اوپر نہیں ہے خواب مجھے
جب سوں آغوش کا خیال کیا

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

عیدِ دشنام نئیں سُنیا ہے ولی
جب تجن پاس عرض حال کیا

صحنِ گلشن میں جب خرام کیا — سروِ آزاد کوں غلام کیا
غمزۂ شوخ نے بہ نیم نگاہ — کام عشاق کا تمام کیا
حق نے تجھ قد کوں دیکھ مثلِ الف — خوش قداں کا تجھے امام کیا
کاف کوئی ہے تجھ کمر کا پیچ — جگ میں اس کو سرِ کلام کیا
تجھ دہن نے کہ میمِ معنی ہے — دلِ سیماب میں مقام کیا
تا کہے خلق تجکوں ماہِ تمام — زلف تیری کوں حق نے لام کیا
گل رخاں خوف سوں ہوئے یک سو — تجھ نگہ نے جب اہتمام کیا

نام تیرا ولی نے اے اکمل
شوق سوں وردِ صبح و شام کیا

تجھ زلف کے مشتاق کوں مشک و عنبر سوں کام کیا — طالب جو تیرے لب کے ہیں ان کوں شکر سوں کام کیا
بوجھے ضرر کوں جو نفع اور نفع کوں بوجھے ضرر — اس عاشقِ ممتاز کوں نفع و ضرر سوں کام کیا

ہے قد ترا سراپا معنیٔ ناز گویا — پوشیدہ دل میں میرے آتا ہے راز گویا
ہر یک نگہ میں تیری ہے نغمۂ محبت — ہر تار تجھ نگہ کا ہے تارِ ساز گویا
اے قبلہ رو ہمیشہ محراب میں بھنواں کی — کرتی ہیں تیری پلکاں مل کر نماز گویا
تیری کمر مصور چترا ہے اس ادا سوں — کیتا ہے صرف اس میں ناز و نیاز گویا
تجھ زلف کوں ہو بولیا ہم دوش مصرعِ قد — رکھتا ہے تجھ برابر فکرِ دراز گویا

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

وو قاتل ستم گر آتا ہے یوں ولی پر
جلدی سوں صید اوپر آتا ہے باز گویا

ردیف ب

ترے جلوے سوں اے ماہ جہاں تاب
ہوا دل سر بسر دریائے سیماب

رکھوں جس خواب میں تجھ لب اوپر لب
مجھے شکر سوں شیریں تر ہے وو خواب

ولی تجھ سوز میں اے آتشیں خو
سراپا ہے بہ رنگ شعلۂ بے تاب

کیوں ہو سکے جہاں میں ترا ہم سر آفتاب
تجھ حسن کی الگن کا ہے یک اخگر آفتاب

دیکھا جو تجھ کوں آپ سوں روشن جگت منیں
شرموں لیا نقاب زریں مکھ پر آفتاب

جن نے ترے جمال پہ کیتا ہے یک نظر
دیکھا نہیں وو پھر کے نظر بھر کر آفتاب

تجھ مکھ کے آفتاب اُپر گر کرے نگاہ
پنہاں ہو ہر نظر ستی جیوں اختر آفتاب

جگ میں ولی سو کس کوں برابر کہے ترے
ذرے سوں ہے نزیک ترے کمتر آفتاب

ترے مکھ پر اے نازنیں یو نقاب
جھلکتا ہے جیوں مطلعِ آفتاب

ادا فہم کے دل کی تسخیر کوں
ترا قد ہے جیوں مصرعِ انتخاب

ترے عکس پڑتے سوں اے گل بدن
عجب نئیں اگر آب ہووے گلاب

کریں بخت میرے اگر ٹک مدد
ولی اس سجن سوں ملوں بے حجاب

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

تماشا دیکھ اے لیلیٰ کہ تیرے غم کی گردش میں
بگولے کی نمط پھرتا ہے مجنوں خوار ہر جانب

زبانِ حال سوں مجھ کوں کہا نرگس نے سمجھا کر
کہ اس انکھیاں کے ہر گلشن میں ہیں بیمار ہر جانب

ہوا ہے مست اس کے جام لب سوں باغ میں لالہ
کہ جس کے مکھ کے جلوے سوں کھلا گلزار ہر جانب

ردیف ت۔ ٹ۔ ث

مدت کے بعد آج کیا جوں ادا سوں بات
کھلنے سوں اس لباں کے ہوا حل مشکلات

بیسی نزرا یو بات اہے نت نبات ریز
گویا رکھے ہیں لب میں ترے مایۂ نبات

ظلمات سوں نکل کے جہاں میں عیاں ہوئے
گر حکم ہوے لب سوں ترے چشمۂ حیات

تجھ ناز ہور ادا سوں مری یو ہے عرض غرض
یا عین التفات ہو یا حکم التفات

اس وقت مجھ کوں عیش دو عالم ملے ولی
جس وقت بے حجاب کرول پیو سنگات بات

سجن ہے بس کہ تیرے حسن عالم گیر کی شہرت
سکندر کوں ہوئی حاصل مثال آرسی حیرت

نہ ہوئے مرگ کی تلخی سوں ہرگز آشنا جگ میں
تری شیریں زبانی کا ملے عاشق کوں گر شربت

تری انکھیاں کی گردش نے کیا ساغر کوں سرگرداں
تری زلفاں کے حلقے نے کیا گرداب کوں حیرت

نہ ڈھونڈو شہر میں فرہاد و مجنوں کا ٹھکانا تم
کہ ہے عشاق کا مسکن کبھو صحرا کبھو پربت

ولی کوں اے سجن گاہے عطا کر بھیک درشن کی
دیا ہے لطف سوں تجھ کوں خدا نے حسن کی دولت

یو مکھ ہے ترا موردِ انوار الٰہی
نازل ہے ترے حسن پہ سب حق کی عنایت

ہر درد پہ کر صبر ولی عشق کی رہ میں
عاشق کوں نہ لازم ہے کرے دکھ کی شکایت

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

اب ولی پر پیا رحم کر توں
کب تلک اس ستی کرے گا ہٹ

بازار میں جہاں کے نہیں کوئی اے ولی
تیرے سخن کا آج خریدار الغیاث

ردیف ج۔ ح۔ خ

ہے جلوہ گر صنم میں بہار عتاب آج
لینا ہے اس کے ناز و ادا کا حساب آج

کیا ناز و کیا غرور ہے اس نوبہار میں
دیتا نہیں سلام کا میرے جواب آج

اس کی نگاہ مست سوں معلوم یوں ہوا
اکثر کرے گی خانۂ عاشق خراب آج

کیوں آرزوئے وصل کروں اس سوں اے ولی
دیتا نہیں ہے ناز سوں سیدھا جواب آج

ہے حسن کے ملک میں سجن تجھ کوں راج آج
خوش دلبری کا تجھ دلوں ملا تخت و تاج آج

اس ناز ہور ادا کے تجمل کوں دیکھ کر
سب دلبراں نے آ کے دیا تجھکوں باج آج

لب میں ترے مفرح یاقوت ہے سجن
بیمار دل مرے کوں دبی ہے علاج آج

دو شوخ مجھ کوں آ کے ملا اس سبب ولی
شادی میں اس کی صرف کیا ہوں میں لاج آج

بے شک کرے گا خاطر عشاق باغ باغ
آیا ہے التفات پہ وہ نو بہار آج

گلزار تجھ جمال کا گلشن میں دیکھ کر
قرباں ہے عندلیب ہزاراں ہزار آج

گردش ترے نین کی کہ جوں دور جام ہے
دیکھے سوں اس کے دل کا گیا ہے خمار آج

ترے نین نے یک نگہ التفات سوں
عالم کے وحشیاں کوں کیا ہے شکار آج

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

اطرافِ آسماں کے ہجومِ شفق نہیں　　تجھ رنگ نے ہوا کوں کیا لالہ زار آج

برجا ہے آسماں سوں تواضع طلب کرے
پایا ہے تجھ کرم سوں ولی اعتبار آج

نکلا ہے بے حجاب ہو بازار کی طرف　　ہر بوالہوس کی گرم ہوئی ہے دکان آج
البتہ گل پیادہ ہو دوڑیں رکاب میں　　اس نو بہارِ حسن کی دیکھیں جو شان آج
میرے سخن کوں گلشنِ معنی کا بو جھ گل　　عاشق ہوئے ہیں بلبلِ رنگیں بیان آج
جودھا جگت کے کیوں نہ ڈریں تجھ سوں اے صنم　　ترکش میں تجھ نین کے ہیں ارجن کے بان آج
تجارِ حسن پاس ہیں دو لعلِ بے بہا　　اس جنس آبدار کا لیتا ہے دان آج

کیوں کر رکھوں میں دل کوں ولی اپنے کھینچ کر
نئیں دستِ اختیار میں میرے عنان آج

دستا ہے تجھ جبیں سوں سراسر ظہورِ صبح　　تجھ دیکھنے کوں جگ میں ہوا ہے عبورِ صبح
بے تاب آفتاب ہے تب سوں جہاں منیں　　دیکھا ہے تجھ کوں جب ستی اے رشکِ نورِ صبح

تجھ مکھ کا نور جب سوں تماشا کیا ولی
کڑوا لگا ہے تب سوں جگت میں مرورِ صبح

برنگ صافیِ دل کیوں نہ ہو صفائے قدح　　کہ دستِ آئنہ رو ہے مدام جائے قدح
کیا ہے ساقیِ عشرت بہار الفت سوں　　حنائے پنجۂ رنگیں نگارِ پائے قدح
ہوا ہے قلقلِ مینا سوں مجھ اُپر ظاہر　　کہ مے پرست کے سینے میں ہے ثنائے قدح

ولی کے دل ستی اے شوخ احتراز نہ کر
ہمیشہ انجمنِ گل رخاں ہے جائے قدح

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

ولی ہے مست قدح زار زار وحدت کا　　　نہ حاجت اس کوں صراحی نہ التفائے قدح

چمن میں مکھ کے ترے مثل تاک ہے سرکش　　　الپس کے سکھ پہ نہ کر زلف کوں اتا گستاخ

ولی کے دل میں ہے شوخی سوں تجھ بھواں کی ایتی
تری زُلف پہ ہوئی جس قدر ہوا گستاخ

ردیف د۔ ذ

تجھ گل بدن پہ جگ کے ہوئے گل عذار بند　　　گلشن میں تجھ بہار کے ہے نوبہار بند
گل زار میں لٹک کے چلے گر تو یک قدم　　　مانند آب آئینہ ہو جوئبار بند
مالی نے تجھ جمال کے گلشن کوں دیکھ کر　　　بیچا لجا کے شہر میں پھولاں کے ہار بند
تجھ قد کوں دیکھ سرو ہے گلشن میں پا بہ گِل　　　آزادیاں ہوا ہے سو بے اختیار بند
امید مجھ کوں یوں ہے ولی کیا عجب اگر
اس ریختے کو سن کے ہو معنی نگار بند

جب سوں ہوا ترا یو قد دل ربا بلند　　　سنتا ہوں ہر طرف سوں صدائے بلا بلند
مت لپست فطرتاں سوں مِل اے سرو نازنین　　　تجھ قد کا نام جگ میں ہے نام خدا بلند
تجھ ابرواں کوں دیکھ کے کیتا ہے اے صنم　　　تجھ حق منیں ہلال نے دستِ دعا بلند
تیری بھواں میں ناز کوں رتبہ ہے اس قدر　　　کشتی میں جیوں ہے مرتبۂ ناخدا بلند
میں عاشقاں کی فوج کا سردار ہوں ولی
مجھ آہ کا ہوا ہے عَلَم تا سما بلند

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

ہوا ہے گرم توں جیسا آفتاب کے مانند — کیا ہے ہوش نے پرواز آب کے مانند
زمیں پہ کیوں نہ گریں اہل بزم جرعہ نمن — تری نگہ میں ہے مستی شراب کے مانند
ترے فراق میں ہر آہ اے کماں ابرو — لگی ہے چرخ پہ تیر شہاب کے مانند
ترے خیال میں اے بحر حسن دیدۂ تر — ہوئے ہیں آپ سراپا حباب کے مانند
کیا ہے طرز تغافل نے شوق کے جگ میں — ہر ایک چشم کوں تعبیر خواب کے مانند
نہ جھول گرم نگاہی پہ شوخ چشماں کی — محبت ان کی ہے دھوکا سراب کے مانند

نگاہ گرم سوں اس شعلہ قد نے مجلس میں
کیا برشتہ ولی کوں کباب کے مانند

یہ ریختہ ولی کا جا کر اسے سناؤ — رکھتا ہے فکر روشن جو انوری کے مانند

مشتاق تجھ درس کا اے شمع بزم خوبی — دیکھا نہیں ہے دوجا ہرگز ولی کے مانند

سخن شناس کے نزدیک نئیں ہے کم ز یزید — کسی کے مطلب رنگیں کوں جو کیا ہے شہید
یہ زلف و خال سیہ نے دیا ہے جگ کوں فریب — دغا کے دینے میں یک رنگ ہیں یہ پیر و مرید

ہوا ہے حق کی توجہ سوں اے ہلال ابرو
ترا جمال منور ولی کے دل کی عید

مت ہر اک نااہل کے ملنے سوں راضی ہو صنم — ہے نصیحت تلخ ظاہر لیک ہے پنہاں لذیذ
لذت معنی نہیں کچھ لذت ظاہر سوں کم — حرف با معنی ہے جیسے بوسۂ خوباں لذیذ

اے ولی ترک علائق دل کوں لذت بخش ہے
جیوں ہے دنیا دار کوں فکر سر و ساماں لذیذ

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

ردیف ر

گر چمن میں چلے وو رشکِ بہار　　گل کریں نقدِ آب و رنگ نثار
بلبلاں ہر طرف سوں اٹھ دوڑیں　　دیکھنے کوں اُسے ہزار ہزار
حق نے تیری آنکھاں کوں بخشا ہے　　مئے وحشت سوں ساغرِ سرشار
جن نے دیکھا ہے اُس پری رو کوں　　صورت ہوش سوں ہوا بیزار
تجھ درس کے خیال میں دائم　　مثلِ نیساں ہے چشم گوہربار

اے ولی اس سوں حرفِ ہوش نہ پوچھ
جو ہوا مستِ جلوۂ دیدار

مجھ کوں پہنچی اس شکر لب کی خبر　　حق شکر خورے کوں دیتا ہے شکر
بو علی سینا اگر دیکھے اسے　　قاعدے حکمت کے سب جائے بسر
سات پردوں میں رکھوں اسکوں چھپا　　آدے گر انکھیاں میں وو نورِ نظر

اس لباں کا اے ولی طالب ہے دل
جس کے غم سوں لعل ہے خونیں جگر

نکھیاں ہیں خوبانِ جہاں کی کہ لگی ہیں　　بوٹی نہیں نرگس کی صنم تیری قبا پر
نبیہ جو تجھ خط کوں دیا مشکِ ختن سوں　　عالم کوں دو آگاہ کیا اپنی خطا پر

دشوار ہے حیرت سوں ولی اس کوں نکلنا
باندھا ہے جو دل اس رخِ آئینہ نما پر

ل نے نظرِ ناز سے آہو پہ کیا نئیں　　قرباں ہوا اُس چشم کی والا نظری پر

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

تو دو گل پیرہن ہے مصر میں خوبی کے اے موہن — کہ لاکھاں دل کے یوسف ہیں ترے چاہ ذقن بھیتر

چمن میں اس سبب جاتا ہوں اے رشکِ ہزاراں گل — کہ تیری باس کی پاتا ہوں ٹک بو یاسمن بھیتر

یہ مکھ کی شمع سوں روشن ہے ہفت اقلیم کی مجلس
ولی پروانگی کرتا تری ملکِ دکھن بھیتر

اب جدائی نہ کر خدا سوں ڈر — بے وفائی نہ کر خدا سوں ڈر

راست کیشاں سوں اے کماں ابرو — کج ادائی نہ کر خدا سوں ڈر

مت تغافل کوں راہ دے اے شوخ — جگ ہنسائی نہ کر خدا سوں ڈر

ہے جدائی میں زندگی مشکل — آ جدائی نہ کر خدا سوں ڈر

عاشقاں کوں شہید کرکے صنم — کف حنائی نہ کر خدا سوں ڈر

آرسی دیکھ کر نہ ہو مغرور — خود نمائی نہ کر خدا سوں ڈر

اس سوں جو آشنائے درد نہیں — آشنائی نہ کر خدا سوں ڈر

اے ولی غیر آستانۂ یار
جبہ سائی نہ کر خدا سوں ڈر

عاجزاں کے اُپر ستم مت کر — اس قدر سختی اے صنم مت کر

اس ترقی کے وقت میں اے شوخ — مہربانی الپس کی کم مت کر

اس نصیحت کوں گوش جاں سوں سن — دل کوں اپنے مکان غم مت کر

رام تجھ امر کا ہوا ہے ولی
گر ہے انصاف اس سوں رم مت کر

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

چمن میں جب چلے اس حسن عالم تاب سوں اٹھ کر | کرے تعظیم خوش بو ہر گل سیراب سوں اٹھ کر
ترے ابرو کی گر پہنچے خبر مسجد میں زاہد کوں | تماشا دیکھنے آوے ترا محراب سوں اٹھ کر
ترے پانوں کی نرمی کی اگر شہرت ہو عالم میں | وہیں آوے قدم بوسی کوں مخمل خواب سوں اٹھ کر

ولی تجھ زلف کی گر سحر سازی کا بیاں بولے
چلے پاتال سوں باسک سو پیچ و تاب سوں اٹھ کر

میں تجھے آیا ہوں ایماں بوجھ کر | باعثِ جمعیتِ جاں بوجھ کر
بلبلِ شیراز کوں کرتا ہوں یاد | حسن کوں تیرے گلستاں بوجھ کر
اے سجن آیا ہوں ہو بے اختیار | تجھ کوں اپنا راحتِ جاں بوجھ کر
زلف تیری کیوں نہ کھاوے پیچ و تاب | حال مجھ دل کا پریشاں بوجھ کر

رحم کر اس پر کہ آیا ہے ولی
درد دل کا تجھ کوں درماں بوجھ کر

اے باد صبا باغ میں موہن کے گذر کر | مجھ داغ کی اس لالۂ خونیں کوں خبر کر
کیا درد کسی کوں کہ کہے درد مرا جا | اے ماہ مرے درد کی توں جا کے خبر کر
مت طرز تغافل کوں مرے حق میں روا رکھ | اے شوخ مری آہ سوں البتہ حذر کر
کئی بار لکھا اس کی طرف نامے کوں لیکن | ہر بار مٹا اشک نے مجھ نامے کوں تر کر

اس صاحب دانش سوں ولی ہے یہ تعجب
یک بارگی کیوں مجھ کوں گیا دل سے بسر کر

رونے ستی فارغ ہو ولی پیو کوں دیکھا | کعبے کی زیارت کیا دریا سوں اتر کر

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

شوخ نکلا جب قدم کوں تیز کر — ناز کے شبدیز کوں مہمیز کر
یک بہ یک آیا ادا سوں مجھ طرف — ہر پلک کوں دشنۂ خوں ریز کر
میں کیا ہوں عرض از روئے نیاز — مہربانی اس کی دست آویز کر
کہہ اپس کی نرگسِ بیمار کوں — عاشقاں کے خوں سوں پرہیز کر

اے ولی آتا ہے وو مقصود دل
خانۂ دل خوں سوں رنگ آمیز کر

صنعت کے مصور نے صباحت کے صفحے پر — تصویر بنایا ہے تری نور کوں حل کر

اے جانِ ولی لطف سوں آ بر میں مرے آج
مجھ عاشقِ بے کل ستی مت وعدۂ کل کر

دل مرا ہے وو آتشیں پیکر — راکھ ہو گئے ہیں جس کوں دیکھ شرر
کیا کہوں نبض دل کی بے تابی — قوت جس کا ہے آتشیں نشتر
اُن نے پایا ہے منزلِ مقصود — عشق جس کا ہے ہادی و رہبر
ترک لذت کی جس کوں ہے لذت — شکر اس کوں زہر، زہر شکر
آشنایاں کوں موجِ آبِ وفا — ہے محبت کی تیغ کا جوہر

بزم دلبر میں اے ولی جا تو
شوق کا آج ہاتھ لے ساغر

جو آیا مست ساقی جام لے کر — گیا یک بارگی آرام لے کر
جو کئی باندھا ہے تیری زلف میں دل — سنا ہے کفر میں اسلام لے کر

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

بنائی ہے جہاں میں لیلۃ القدر　　سیاہی تجھ زُلف کی دام لے کر
میں اس کوں جیوں نگیں کرتا ہوں آبد　　جو کوئی آتا ہے تیرا نام لے کر
ولی تیرے لباں سوں اے تنک طبع
چلا ہے لذتِ دشنام لے کر

عجب نہیں جو کرے دل میں شیشے کے تاثیر　　اگر مقدمۂ عشق کوں کروں تحریر
جنونِ عشق ہوا اس قدر زمیں کو محیط　　کہ پارسا کوں ہوئی موج بوریا زنجیر
زبانِ قال نہیں طفلِ اشک کوں لیکن　　زبانِ حال سوں کرتے ہیں عشق کی تقریر
گلی سوں تیرہ کی کیوں جا سکوں ولی باہر
ہوئی ہے خاک پری رو کی رہ کی دامن گیر

ردیف ز

فصاحت کیا کہوں اس خوش دہن کی　　کسی کا وہاں نہیں ہوتا سخن سبز

نہ مل ہر بلبلِ مشتاق سوں اے گل بدن ہرگز　　ہر اک گلشن میں جیوں نرگس نہ کھول اپنے نین ہرگز
جہاں کے گل رخاں سارے تجھے نازک بدن کہتے　　تو ہر پلکاں کے کانٹاں پر نہ رکھ اپنے چرن ہرگز
بغیر از عید مت دکھلا کسی کوں یہ ہلال ابرو　　نہ مل مہتاب میں بھی کس سوں اے چندربدن ہرگز
حقیقت کے لغت کا ترجمہ عشقِ مجازی ہے　　وو پائے شرح میں مطلب نہ بوجھے جو متن ہرگز
دمِ تسلیم سوں باہر نکلنا سو قباحت ہے　　نہ دھر اس دائرے سوں ایک دم باہر چرن ہرگز
غنیمت جان اس تن کے قفس میں مرغِ دل اپنا
نہ پہنچے گا بغیر از شوق تا حبّ الوطن ہرگز

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

ہوا نہیں وو صنم صاحب اختیار ہنوز — بجائے خود ہے رقیباں کا اعتبار ہنوز

اپس کی چشم کی گردش سوں دے پیالہ مجھے — گیا نہیں ہے مری چشم سوں خمار ہنوز

چلے ہیں آہوئے مشکیں ختن سوں سن کے کہ ہے — نگاہِ شوخ صنم در پئے شکار ہنوز

ولی جہاں کے گلستاں میں ہر طرف ہے خزاں
ولے بحال ہے دو سرو گل عذار ہنوز

تو ہے رشک ماہِ کنعانی ہنوز — تجھ کوں ہے خوباں میں سلطانی ہنوز

ہر جھلک دیتی ہے تجھ رخسار کی — آرسی کوں درس حیرانی ہنوز

شرم سوں تجھ مکھ کے اے دریائے حسن — چہرۂ گوہر پہ ہے پانی ہنوز

رات کوں دیکھا تھا تیری زلف کوں — دل میں ہے باقی پریشانی ہنوز

تجھ کمر کوں دیکھ حیراں ہو رہا — مو قلم لے ہاتھ میں مانی ہنوز

روز اول سوں چمن میں حسن کے — نہیں ہوا پیدا تیرا ثانی ہنوز

اے ولی اس گل بدن کے عشق میں
شغل بلبل ہے غزل خوانی ہنوز

ردیف س ۔ ش

سب گیا دن شام کوں آیا نہ پاس — نین کے قلزم میں اب ڈوبی ہے آس

زندگی کی دل کوں اب امید نئیں — جب سے تیرے عشق کی لاگی ہے پھانس

شکل تجھ پیکر کی جب دیکھا ولی
درد دل پرواز اور برجا حواس

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

جب سوں وو گل بدن ہے میرے پاس — گلشن دل تمام ہے خوش باس
دیکھا جو تجہ اے پری تری تصویر — گم کیا ہے اپس سوں ہوش و حواس
تشنۂ آبِ زندگانی ہوں — بوسہ دے کر بجھا تو میری پیاس
مجھ سوں مت کہہ لباس کی کچھ بات — معتبر نئیں ہے عاشقی میں لباس

اے ولی رات دن ہے دل میں میرے
اس پری رو کے دیکھنے کی آس

جب لگ ہے چمن بیچ بہارِ گل و نرگس — ہے باغ سخن بیچ بہارِ گل و نرگس
وحدت کے گلستاں کا چمن حسن ہے تیرا — پھولا ہے چمن بیچ بہارِ گل و نرگس
نرگس کے تماشے کوں گلستاں میں نکو جا — ہے چشم سجن بیچ بہارِ گل و نرگس

اس شوخ کی بیمار انکھاں دیکھ ولی تو
خواہش ہے وطن بیچ بہارِ گل و نرگس

شوخ آتا نہیں ہزار افسوس — مکھ دکھاتا نہیں ہزار افسوس
مطربِ نغمہ سازِ محفلِ عشق — تان گاتا نہیں ہزار افسوس
وو سجن ناز سوں بھلی باتاں — من میں لاتا نہیں ہزار افسوس

پیم نگری کی راہ غیر ولی
کوئی پاتا نہیں ہزار افسوس

عشق کے ہاتھ سوں ہوئے دل ریش — جگ میں کیا بادشاہ کیا درویش
تجھ بن اک پل نہیں مجھے آرام — بیگ دکھلا درس اے مرہم ریش

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

اے ولیؔ اس کا زہر کیوں اترے
جن نے کھایا ہے عاشقی کا نیش

ردیف ۔ص ۔ض

کیوں نہ ہو محبوب میرا جگ میں خاص — اس کی کرتے ہیں صفت سب عام خاص
خوش قداں سب اس انگے حیران ہیں — ہے لٹک میں جیوں کبک رفتار خاص
قتل کرتے ہیں وو نیناں پُر خمار — کون ہے لیوے تجھ آنکھوں سیں قصاص
آرزو ہے نت ولیؔ کوں وصل کی
کب ملے گا، میرے تئیں وو نورِ خاص

اے ولیؔ قدر تیرے شعر کی کیا بوجھے عوام — اپنے اشعار کوں ہرگز توں نہ دے جز بہ خواص

ہے حلاوت بخش ذوق دل ترا شیریں بچن — اس سبب تیرے ولیؔ اشعار کا ہوں میں حریص

تجھ زلف کے بیتاب کوں مشک ختن سوں کیا غرض — تجھ لعل کے مشتاق کوں کان یمن سوں کیا غرض
مدت ستی اے گل بدن چھوڑا چمن کی سیر کوں — مشتاق ہوں تجھ درس کا مجکوں چمن سوں کیا غرض
پروا کفن کی نہیں مجھے اے شمع بزم عاشقاں — تجھ عشق میں جو سر دیا اس کوں کفن سوں کیا غرض
بر جا ہے گر اہل ہوس طالب نہیں مجھ شعر کے — جن کوں سخن کی بوجھ نئیں ان کو سخن سوں کیا غرض
ہرگز ولیؔ کے پاس تم باتاں وطن کی مت کہو
جو نیہہ کے کوچہ میں ہے اس کوں وطن سوں کیا غرض

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

ردیف ط - ظ

ازبس جدائی میں تری، دل پر ہجوم غم ہوا جاری ہیں تسانکھاں سوں میرے یل انجھو مثل شط
دوجا نہیں کچھ مدعا اس عاشق جاں باز کوں ہے آرزو دل میں مرے مہتیم کے ملنے کی فقط
دکھنی زباں میں شعر سب لوگاں کہیں ہیں اے ولی
لیکن نہیں بولا ہے کوئی ایک شعر خوشتر زیں نمط

سجن کی خرد سالی پر خدا ناصر خدا حافظ رقیباں کی ملامت سوں محمدؐ مصطفیٰ حافظ
سجن کے حسن افزوں پر خدایا تواماں کرنا کہ اس امید گلشن پر علیؑ مرتضیٰ حافظ
سجن کی تیغ ابرو سوں شہادت گاہ پاؤں میں میرے اس قتل ہونے پر شہید کربلا حافظ
سجن کا مکھ منور، نور آیت، فال مصحف ہے کہ اہل نامراداں پر دعائے ہل اتیٰ حافظ
ولی غمگیں نہ ہو یہ بھید اسرار الٰہی ہے
کہ تیری دست گیری پر نگاہِ دلربا حافظ

ردیف ع - غ

عشق کی آگ سوں جلی ہے شمع سر ستی تا قدم لگی ہے شمع
خنجر عشق سوں کٹا سر کوں مرغ بسمل ہو تلملی ہے شمع
جب ستی دیکھا تیرے نور کے تئیں یک قدم کہیں نہیں چلی ہے شمع
تجھ لگن بیچ بس کر بے ثابت جلنے سیتی نہیں ٹلی ہے شمع
کیوں نہ روشن ہو بزم حسن ولی
یار کے مکھ ستی ملی ہے شمع

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

عشق کے رمز سوں نہیں آگاہ　　کیا ہوا توں کیا کتاباں جمع
کئی مقابل نہ آسکے اس کے　　گر اچھیں جگ کے سارے خوباں جمع
شاعروں میں اُس کا نام کیا
جب ولی نے کیا یو دیوان جمع

دل تجھ نگاہ گرم سوں سوزاں ہے جیوں چراغ　　اس سوزِ شعلہ خیز سوں خنداں ہے جیوں چراغ
وو آب و تاب حسن میں تیرے ہے اے سجن　　خورشید جس کوں دیکھ کے لرزاں ہے جیوں چراغ
یو تجھ نزک خجل ہے نمک ہر جمال کا　　روشن صبح کوں دیکھ پشیماں ہے جیوں چراغ
عالم کی دوستی سوں ہے نفرت ولی کتیں
ہر آشناں کے دم سوں گریزاں ہے جیوں چراغ

ردیف ف ۔ ق ۔ ک

پڑی جب نظر چشم دلبر طرف　　ہوا ہوش یک بارگی بر طرف
اگر آبرو تجکوں درکار ہے　　نہ جا خوب رویاں کے کشور طرف
زبس تجھ ملاحت کا مشتاق ہوں　　پڑا شور مجھ عشق کا ہر طرف
ولی کوں نہیں مال کی آرزو
خدا دوست نئیں دیکھتے زر طرف

پھرتے ہیں تیرے عشق میں مجنوں ہو یاراں ہر طرف　　گرتے ہیں تیرے برہ کے یک سر پو گاراں ہر طرف
یو خال ہندو دیکھ کے تجھ مکھ ہوئے ہیں کافراں　　تسبی مصلا ڈال دے کے دین داراں ہر طرف
تک تجھ حسن کوں دیکھ کر سب ہوش اپنا کھو کر　　پڑھتے ہیں تیری منقبت سب گل عذاراں ہر طرف

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

پڑتے ولی کے نین سوں انجھواں اُسی شدت ستی
برسے ہے جیوں بادل ستی کڑکے سوں باراں ہر طرف

نہ کر سکوں تیرے یک تار زلف کی تعریف — کروں ہزار کتب تجھ ثنا میں گر تصنیف
عجب نہیں جو فلک پر خط شعاعی دیکھ — اگر ورق پہ سُرج کے لکھیں تری تعریف
لطیفہ وقت اپر زیب بخشِ مجلس ہے — سدا گلاب میں ہرگز نہیں ہے بوئے لطیف
کیا ہوں بر میں انہیں کے لباس عریانی
ولی برہ نے دیا یو قبا مجھے تشریف

جدھی دیکھی جو تجھ بھوں کی کماں قرباں ہوئے عاشق — نشانِ ناوکِ مژگانِ خوں افشاں ہوئے عاشق
خیالِ سرو بالا ہے گل گل زار خوبی سوں — چمن آسا بہار آرائے باغ جاں ہوئے عاشق
بہ رنگ شمع بزم حسن میں ہے جب سوں توں روشن — پتنگ آسا ترے اوپر بلا گرداں ہوئے عاشق

اے ولی آرزو سدا ہے یہی — کہ ملے مجھ سوں وو رفیق شفیق

کہتے ہیں شاعرانِ زمن مجھ کوں اے ولی — ہرگز ترے کلام میں ہم کو نہیں ہے شک

اے صنم تیرے مکھ کی دیکھ جھلک — منفعل ہے مدام شمس فلک
دیکھ تجھ میں جمال حق کا ظہور — ہیں دعا گو فلک پہ سارے ملک
لب ترے کا حقوق ہے مجھ پر — کیوں بھلاؤں میں دل سوں حق نمک
اے ولی جب نظر میں پیو آیا
ہو گیا سب وجود میرا حک

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

ردیف ل

لب پہ دلبر کے جلوہ گر ہے جو خال　　حوض کوثر پہ جیوں کھڑا ہے بلال
اس کے مکھ کی شعاع کوں کرتا ہے　　ہر صبح آفتاب استقبال
نہیں کچھ مال و زر کی مجھ کوں طمع　　شوق سوں اس کے دل ہے مالامال

اے ولی پی مئے محبت کوں
گر ہے رمضان و گر مہِ شوال

مدت ہوئی سجن نے دکھایا نہیں جمال　　دکھلا اپس کے قد کوں کیا نیں مجھے نہال
یک بار دیکھ مجھ طرف اے عیدِ عاشقاں　　تجھ ابرواں کی یاد سوں لاغر ہوں جیوں ہلال
وو دل کہ تھا جو سوختۂ آتشِ فراق　　پہنچا ہے جا کے رخ پہ صنم کے برنگ خال
گر مضطرب ہیں عاشق بے دل عجب نہیں　　وحشی ہوئے ہیں تیری انکھاں دیکھ کر غزال

چمن میں گیا جب سوں وو نونہال　　ہوا سرد اُس سرو قد سوں نہال
ہوئی تب سوں خاطر نشاں جب ستی　　ترے تیر کی دل میں پائی ہے بھال
موہا سرو نے گرچہ قمری کا دل　　ترے قد کی لیکن نرالی ہے چال
مجھے یک گھڑی تجھ بنا چین نئیں　　ترے بن ہے ہر آن سینہ پہ سال
ترے عشق نے خم کیا ہے مجھے　　مرے حال پر زلف تیری ہے دال
طمع مال کی سربسر عیب ہے　　خیالات گنج جہاں سر سوں ٹال
بھروسا نہیں دولت تیز کا　　عجب نہیں کہ تا ظہر آوے زوال

ولی شعر میرا سراسر ہے درد
خط و خال کی بات ہے خال خال

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

میری نگہ کی رہ پہ اے فرخندہ خال چل — ہے روز عید آج اے ابرو ہلال چل
تیری نین کی دید کوں اے نور ہر نظر — شک نہیں اگر ختن ستی آویں غزال چل
وحدت کے میکدے میں نہیں بار ہوش کوں — اس بےخودی کے گھر کی طرف سدھ بدھ کوں ڈال چل
اے بےخبر اگر ہے بزرگی کی آرزو — دنیا کی رہ گذر میں بزرگاں کی چال چل
گر عاقبت کے ملک کی خواہش ہے سلطنت — خوش خصلتی کے ملک میں اے خوش خصال چل

آیا تری طرف جو ولی تو عجب نہیں
آتے ہیں تجھ گلی منیں صاحب کمال چل

پڑی تجھ زلف کافر کیش پر جب سوں نظر میری — صنم تب سوں گئی ہے ہاتھ سوں دل کے عنانِ دل
بیانِ سینہ چاکاں اے ولی کیوں کر سکے ہر یک — کہ بوئے گل سوں نازک تر ہے آہنگِ زبانِ دل

عبارت تجھ زلف سوں ہے تسلسل — ہوا تیری کمر میں گم تامل
ترے مکھ کے چمن کوں یاد کر کر — دیا لالے نے اپنے دل اوپر گل
دسے تجھ حسن کے دریا پہ جیوں موج — اگر رخسار پر چھوٹے یو کاکل
ترے رخسار و لب کوں دیکھ اے شمع — ہوئے پروانہ ہر طوطی و بلبل
میں دیکھا ہوں نگاہِ دل سوں اے شوخ — تری انکھیاں سے بےجا ہے تغافل
کیا اس دور میں اے جلوہ بدمست — تری انکھیاں نے کارِ نشۂ مُل
ہوا زنجیر بند اے دام عشاق — تری زلفاں کے ہر حلقے میں سنبل

ولی تیری گلی کوں دیکھ بولیا
یہی ہے ہند اور کشمیر و کابل

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

ردیف ۔ م

تجھ شاہ خوباں کے ہوئے کئی صاحب اکرام رام
تجھ حسن کے دیوان سوں پائے ہیں کئی احکام رام

گل کر پڑیں گے گل نمن بے شک گلستاں کے بھیتر
تجھ گل بدن کے حُسن کوں گر رنگ کریں گل فام فام

تجھ زلف نے جو دائرے باندے ہے صفا رخسار پر
دیکھے نہیں اس شان کا کوئی صاحب اسلام لام

تجھ نین کے خنجر سوں ہے مجروح دل عشاق کا
تیری نگہ کی تیغ سوں ہیں صاحب سنگرام رام

تن کے ملک میں اے ولیؔ تجھ عشق کے حاکم نے آ
دل کی رعیت سوں لے کر چوکھا کیا ہے دام دام

ناز مت کر تجھے ادا کی قسم
بے تکلف ہو مل خدا کی قسم

زلف و رخ ہے ترا جو لیل و نہار
مجھ کوں واللیل والضحیٰ کی قسم

سرو قد کوں کشیدہ قامت یار
راست بولیا ہوں تجھ ادا کی قسم

مصحف رخ ترا ہے صورت فجر
مجھ کوں والنجم اذا ہوٰی کی قسم

ظلم مت کر سجن ولیؔ اوپر
تجھ کوں ہے شاہِ کربلا کی قسم

خاکساری ہے حق آگے منظور
خاکِ درگاہِ مصطفا کی قسم

اے ولیؔ علم سوں یہ حاصل ہے
گُل گُل زار "ہل اَتیٰ" کی قسم

زلف اس کی وو خم ہے خم کی قسم
چشم معشوق جم ہے جم کی قسم

ہے ولیؔ کی زبان میں شیرینی
اثرِ شعر سم ہے سم کی قسم

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

دل لے جا تجھ کوں دل بری کی قسم — کھول انکھیاں کوں ساحری کی قسم
بیت برجستہ، معنیٔ رنگیں — ہے پری، چشمِ عبہری کی قسم
ہے تصور ترا مرے دل میں — رات دن شیشہ و پری کی قسم
ٹک ولی کوں صنم گلے سوں لگا
تجھ کوں ہے بندہ پروری کی قسم

صنم کے لعل پر وقتِ تکلم — رگِ یاقوت ہے موجِ تبسم
سجن مکتب میں جب آیا ہر اک کوں — ہوا ہے شوق تعلیم و تعلم
نہیں کوئی داد دیتا اس کی جگ میں — کیا تجھ زلف سوں جس نے تظلم
ہوئے اشک ولی از بس کہ جاری
اٹھا امواج دریا میں تلاطم

جیوں گل شگفتہ رو ہیں سخن کے چمن میں ہم — جیوں شمع سر بلند ہیں ہر انجمن میں ہم
ہم پاس آ کے بات نظیری کی مت کہو — رکھتے نہیں نظیر اپس کی سخن میں ہم
ہیں داستاں برہ منیں مجھ یاد کئی ہزار — استاد بلبلاں کے ہیں ہر یک چمن میں ہم
خوباں جگت کے جیو سوں ملتے ہیں ہم ستی — کامل ہوئے ہیں بس کہ محبت کے فن میں ہم
اس شوخ شعلہ رنگ سوں جب سوں لگن لگی — جلتے ہیں تب سوں شعلہ نمط اس لگن میں ہم
دو جگ ہوئے ہیں دل سوں فراموش اے ولی
رکھتے ہیں جب سوں یاد سری جن کی من میں ہم

شرابِ شوق سیں سرشار ہیں ہم — کبھو بے خود کبھو ہشیار ہیں ہم

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

دو رنگی سوں تری اے سرو رعنا! کبھو راضی، کبھو بے زار ہیں ہم
ترے تسخیر کرنے میں سری جن کبھو ناداں، کبھو عیار ہیں ہم
صنم ترے نین کی آرزو میں کبھو سالم، کبھو بیمار ہیں ہم
ولی وصل و جدائی سوں سجن کی
کبھو صحرا، کبھو گل زار ہیں ہم

ردیف ن

زہرہ جبیناں خلق کے آویں بہ رنگ مشتری گر ناز سوں بازار میں نکلے وو ماہ مہرباں
اے نورِ چشم عاشقاں تیری صفت کرنا سکے گر مردمِ بینا کوں ہو مانندِ مژگاں صد زباں
پڑھنا مطول کا کیا اُس نے درس میں مختصر تیری زباں سوں جو سنا علمِ معانی کا بیاں
دل بند ہے غنچہ نمط تیرے دہن کی فکر میں ہے تجھ لباں کی یاد سوں ہر اشک گل نار غوں
تیری نگہ کے تیر سوں زخمی ہوا ہے ہر فلک تیری بھواں کے سہم سوں خم ہے کمانِ آسماں
اے نوبہارِ خوش لقا جب سوں ہوا ہے تو جدا! تجھ بن ہے دل کے باغ میں اول سوں آخر لگ خزاں
یوں دوستاں کے ہجر سوں داغاں ہیں سینے پر ولی
صحرا کے دامن کے اُپر جیوں نقشِ پائے رہرواں

تجھ قدِ اُپر جب سوں پڑی جگ میں نگاہ عاشقاں تب سوں گئی طوبیٰ تلک جیوں تیر آہ عاشقاں
پہنچے ہیں منزل سالکاں تجھ حسن کے پرتو ستی! یہ نور تیرا اے سجن ہے شمع راہِ عاشقاں
وہ یوسفِ کنعان دل کس کارواں میں ہے ولی
جس کے زنخداں کوں جگت بولے ہیں چاہِ عاشقاں

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

سجن تجھ انتظاری میں رہیں تس دن کھلی انکھیاں
مثال شمع تیرے غم میں رو رو بہہ چلی انکھیاں

ہوئی جیوں جلوہ گر تجھ یاد سوں مجھ دل میں بیتابی
تپیں شعلہ نمن گرمی سوں غم کے جھملی انکھیاں

ترے بن رات دن پھرتیاں ہوں بن بن کشن کے مانند
الس کے مکھ اپر رکھ کر نگہ کی بانسلی آنکھیاں

تری نیناں پہ نرگس ہو تصدق ہو تو اچرج نئیں
کہ اس کوں دیکھ کر گلشن میں نرگس نے ملیاں انکھیاں

اِنی خوباں ہیں تجھ حسن و ملاحت ہور لطافت کی
کہ گویا دل میں رکھتیاں ہیں سدا افکار ولی انکھیاں

قرار نئیں ہے مرے دل کوں اے سجن تجھ بن
ہوئی ہے دل میں مرے آہ شعلہ زن تجھ بن

اے رشک چشمۂ خضر اپنے مکھ کی شمع دکھا
کہ ہے بہ صورت ظلمات انجمن تجھ بن

نہ کر تغافل اے مصر حسن کے یوسف
مثال دیدۂ یعقوب ہیں نین تجھ بن

ولی یہ دل کی حقیقت بیان کیونکے کروں
گرہ ہوا ہے زباں پر مری سخن تجھ بن

دل ہوا ہے مرا خراب سخن
دیکھ کر حسن بے حجاب سخن

بزم معنی میں سرخوشی ہے اسے
جس کوں ہے نشۂ شراب سخن

راہ مضمون تازہ بند نہیں
تا قیامت کھلا ہے باب سخن

جلوہ پیرا ہو شاہد معنی
جب زباں سوں اٹھے نقاب سخن

گوہر اس کی نظر میں جا نہ کرے
جن نے دیکھا ہے آب و تاب سخن

ہرزہ گویاں کی بات کیونکے سنے
جو سنا نغمۂ رباب سخن

ہے تری بات اے نزاکت فہم
لوح دیباچۂ کتاب سخن

لفظ رنگیں ہے مطلع رنگیں
نور معنی ہے آفتاب سخن

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

عرفی و انوری و خاقانی مجکوں دیتے ہیں سب حساب سخن
اے ولی دردِ سر کبھو نہ رہے
جب ملے صندل و گلابِ سخن

تری انکھاں کے فتنے سوں مدام گلشن میں نین میں نرگسِ شہلا کے ہے خمار سجن
صبح پہ وعدہ نہ کر آج مجھ کوں دے دیدار ترے بچن کا نہیں مجھ کوں اعتبار سجن
تری بہار کے فیض ہوا سوں عالم میں کھلے ہیں گل کی نمن جگ کے گل عذار سجن
ولی نثار ہے تجھ پر تو اس پہ مہر سوں دیکھ
یو بات تجھ کوں کہا ہوں میں لاکھ بار سجن

تجھ سوں لگی ہے لگن اے گلِ باغ حیا اے گلِ باغِ حیا تجھ سوں لگی ہے لگن
زلف تیری برہمن مکھ ہے ترا آفتاب مکھ ہے ترا آفتاب زلف تیری برہمن
دستۂ گل ہے سجن سن یو سخن اے ولی!
سن یو سخن اے ولی دستۂ گل ہے سجن

یک بار مری بات اگر گوش کرے توں ملنے کو رقیباں کے فراموش کرے توں
ہے بس کہ تری نین میں کیفیتِ مستی یک دید میں کو نین کوں بے ہوش کرے توں
غیرت سوں کرے چاک گریباں دلِ پرخوں گر گل کی حمائل کوں ہم آغوش کرے توں
اے جانِ ولی وعدۂ دیدار کوں اپنے
ڈرتا ہوں مبادا کہ فراموش کرے توں

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

خوبیٔ اعجازِ حسنِ یار اگر انشا کروں
بے تکلف صفحۂ کاغذ ید بیضا کروں

جیوں نسیم اب لگ سبک روحی مجھے حاصل نہیں
کس طرح اس غنچۂ بندِ قبا کوں وا کروں

کیا کہوں تجھ قد کی خوبی سرو قریاں کے حضور
خود بخود رسوا ہے اس کوں پھر کے کیا رسوا کروں

رات کوں آؤں اگر تیری گلی میں میں اے حبیب
زیورِ لب ذکرِ "سبحان الذی اسریٰ" کروں

آرزو دل میں یہی ہے وقتِ مرنے کے ولیؔ
سرو قد کوں دیکھ سیرِ عالمِ بالا کروں

میرے طرف سوں جا کے کہو اس حبیب سوں
گر مجھ کوں چاہتا ہے تو مت مل رقیب سوں

مت خوف کر تو مجھ سوں اے دلدار مہرباں
آزار نئیں ہے گل کوں کبھو عندلیب سوں

پوچھو نکو طبیب کوں مجھ درد کا علاج
بیمار ہوں برہ کے غرض نئیں طبیب سوں

اس بے وفا کی طرز سوں شکوہ نہیں ولیؔ
ہے جنگ رات دیس مجھے مجھ نصیب سوں

پہنچی ہے مری فکر بلندی سوں فلک پر
تجھ قد کی جو تعریف کیا اس کے اثر سوں

ہے لبس کے ترے رنگ میں صافی و لطافت
لکھتا ہوں ترے وصف کوں میں آبِ گہر سوں

پڑھتے ہیں ولیؔ شعر ترا عرش پہ قدسی
باہر ہے تری فکر رسا حدِ بشر سوں

ہوا ہے رنگ بنگالہ تری نرگس کے جادو سوں
معطر ہے سوادِ ہند تیری زلف کی بو سوں

قسم تیرے تغافل کی کہ نرگس کی قلم لے کر
تری انکھیاں کے جادو کوں لکھا ہوں خونِ آہو سوں

کیا ہے مصرعِ برجستہ، قوسِ قزح موزوں
فلک سا مضمونِ رنگیں سے گیا تجھ بیتِ ابرو سوں

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

سخن میرا ہوا ہے تب سوں بالا ہر سخن اوپر — لگا ہے دھیان میرا جب ستی اس سرو دلجو سوں

ولی ہر شعر سوں میرے نزاکت جلوہ پیرا ہے
بجا ہے گر لکھوں اس مو کمر کوں خامۂ مو سوں

آتا ہے جب چمن میں توں زریں کلاہ سوں — اٹھتی ہے فوجِ حسن تری جلوہ گاہ سوں

بزمِ ادا و ناز کوں، وہ شوخ نازنیں — خوش بو کیا ہے عنبرِ موجِ نگاہ سوں

حاجت نہیں چراغ کی تجھ گھر میں اے ولی
روشن ہے بزمِ عشق تری شمعِ آہ سوں

کیتا ہوں بند دل کوں اس غیرتِ پری سوں — جن نے کیا ہے مجنوں عالم کوں دلبری سوں

رکھتا ہے عاشقاں سوں بازارِ حسن گرمی — ہر چیز کی جہاں میں ہے قدر مشتری سوں

عاشق سوں جا کے پوچھو معشوق کی حقیقت — مخفی نہیں ہے خوبی جوہر کی جوہری سوں

جن نے رقم کیا ہے تعریف تجھ نین کی — معنی میں کیوں نہ ہووے ہم چشم عبہری سوں

دلدار کی گلی سوں کیوں جا سکوں ولی میں
لینا لپیٹ دل کوں جب چیرۂ زری سوں

سیہ روئی نہ لے جا حشر میں دنیائے فانی سوں — سیہ نامے کوں دھوا ہے بے خبر انجھواں کے پانی سوں

شبِ غم روزِ عشرت سوں بدل ہووے اگر دیکھے — تری جانب وو مہر ذرہ پرور مہربانی سوں

نزک جاناں کے گر تحفہ لجانا ہے تو اے ناداں — لجا گلدستۂ اعمال باغِ زندگانی سوں

نہیں ہے سیر یک ساعت اگر ملکِ جوانی میں — کہو کیا خضر کوں حاصل ہے عمرِ جاودانی سوں

اپس کے سر پہ مارا کوہ کن نے تیشۂ غیرت
ہوا جب خسروِ عالم ولی شیریں زبانی سوں

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

میری طرف سوں جا کہو اس ماہ عالم تاب کوں
یک رات فرشِ خاک کر مجھ دیدۂ نم خواب کوں

گر عشق میں آیا ہے تو اے دل، گریباں پارہ کر
لیتے ہیں اس بازار میں بے تابیٔ سیماب کوں

میرے دلِ گم نام کی کیا قدر پوچھے بے خبر
ہے دلبراں کن اعتبار اس گوہرِ نایاب کوں

صافی دلاں کن بیٹھنا ہے کسبِ عزت کا سبب
دریا کا ہو کر ہم نشیں پہنچا ہے موتی آب کوں

تجھ بھنواں کے خم کوں دیکھا جب ستی اے قبلہ رو
رات دن رکھتا ہے زاہد مکھ آگے محراب کوں

اے ولی پی کی محبت سوں زمیں کے فرش پر
آنکھ بھر دیکھا نہیں کئی غیر مخمل خواب کوں

خدایا ملا صاحبِ درد کوں
کہ میرا کہے درد بے درد کوں

کرے غم سوں صد برگ صد پارہ دل
دکھاؤں اگر چہرۂ زرد کوں

ہٹا بوالہوس تجھ بھنواں دیکھ کر
کہاں تابِ شمشیر نامرد کوں

اگر جل میں جل کر کنول خاک ہو
نہ پہنچے ترے پانوں کی گرد کوں

لکھا تجھ دہن کی صفت میں ولی
ہر ایک فرد میں جوہرِ فرد کوں

کھا ہے جن نے اے صنم تجھ طرۂ طرار کوں
رکھتا ہے سینہ پر منیں جیوں شمع سوزِ نار کوں

سر گروہِ سرکشاں لایا ہے فتانِ فلک
خطِ شعاعی سوں بنا تجھ چہرۂ زرتار کوں

ے حبیب سوں آنکھ بھر تجھ مکھ کو اے رشکِ چمن
چھوڑاں ہیں تب سوں بلبلاں عشقِ گلِ گلزار کوں

جیوں معنیٔ رنگیں ولی ہو مہرباں مجھ حال پر
وو صاحبِ معنی سنے میرے اگر اشعار کوں

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

میں دل کوں دیا بند کر اس سحر بچن کوں
عشاق جیسے دیکھ لبسارے ہیں وطن کوں

عنقا ہے سخن اس کا سخن فہم کے نزدیک
رکھتا ہے جو کئی یاد میں اس غنچہ دہن کوں

واللہ کہ صادق ہے وہ عشاق کی صف میں
جو صبح نمن سر سوں لپیٹا ہے کفن کوں

اس شوخ نے دکھلا کے اُلیس رنگ کی خوبی
لو ہو میں کیا غرق جوانانِ چمن کوں

ثابت رہے کیوں رنگ وؔلی اس کا جہاں میں
دیکھا ہے جو دلدار کی زلفاں کی شکن کوں

ہر اک احوال میں دلبر نظر میں خوب آتا ہے
لباسِ خوب کی حاجت نہیں حق کے سنوارے کوں

یہی ہے آرزو دل میں کہ صاحب درد کئی جا کر
ہمارے درد کی باتاں کہے اس پی پیارے کوں

دیکھوں گا شتابی ستی اس رشک پری کوں
گر کچھ بھی اثر ہے مری آہ سحری کوں

اے شوخ ترے ملنے کوں انکھیاں کے اُپر رکھ
لایا ہوں تری نذر عقیقِ جگری کوں

انجن کوں لگا سحر کے غائب ہوئے ساحر
دیکھے جو تری نین کی جادو نظری کوں

اے حیلہ گر رند تری حیلہ گری دیکھ
سب حیلہ گراں ترک کئے حیلہ گری کوں

یک بارگی ہوتا ہے وؔلی زر کے نمن زرد
جب باندھ کے آتا ہے تو دستار زری کوں

بخشا ہے تری نین نے کیفیتِ مستی
تجھ مکھ نے خبردار کیا بے خبری کوں

ہر گل کا سنا چاک ہوئے درد سوں میرے
گلشن کی طرف بھیجوں گر آہِ سحری کوں

کھاتا ہے پیچ ڈوبے شرم سوں مغرب منیں سورج
گر دیکھے ترے سیس پہ دستار زری کوں

کرتا ہے وؔلی سحر سدا شعر کے فن میں
تجھ نین سوں سیکھا ہے مگر جادو گری کوں

Scanned by CamScanner

ہوا ہے رشک چنپے کی کلی کوں — نظر کر تجھ قبائے صندلی کوں

کرے فردوس استقبال اس کا — تصور جو کیا تیری گلی کوں

دلِ بیتاب نے تجھ غم کی خاطر — کیا ہے فرش خواب مخملی کوں

کیا ہوں آب خجلت سوں سراپا — ہر اک مصرع سوں مصری کی ڈلی کوں

پڑے سن کو اچھل جیوں مصرع برق — اگر مصرع لکھوں نام علی کوں

ترے اشعار ایسے نہیں فراقی
کہ جس پر رشک آوے گا ولی کوں

جو کوئی سمجھا نہیں اس مکھ کے آنچل کے معانی کوں — وو کیوں بوجھے کہو اس شوخ چنچل کے معانی کوں

کریں گر بحث اس انکھیاں کے جادو کی سحر سازی — نہ پہنچے کوئی باریکی میں کاجل کے معانی کوں

ولی اس ماہ کامل کی حقیقت جو نہیں سمجھا
وو ہرگز نئیں سمجھا عالم میں اکمل کے معانی کوں

فدائے دلبرِ رنگیں ادا ہوں — شہیدِ شاہدِ گل گوں قبا ہوں

ہر اک مہ رو کے ملنے کا نہیں ذوق — سخن کے آشنا کا آشنا ہوں

کیا ہوں ترک نرگس کا تماشا — طلبگارِ نگاہ باحیا ہوں

نہ کر شمشاد کی تعریف مجھ پاس — کہ میں اس سرو قد کا مبتلا ہوں

کیا میں عرض اس خورشید رو سوں — تو شاہِ حسن میں تیرا گدا ہوں

سدا رکھتا ہوں شوق اس کے سخن کا — ہمیشہ تشنۂ آبِ بقا ہوں

قدم پر اس کے رکھتا ہوں سدا سر
ولی ہم مشربِ رنگ حنا ہوں

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

میں سورۂ اخلاص ترے رو سوں لکھا ہوں
بسم اللہ دیوان تجھ ابرو سوں لکھا ہوں

تجھ چشم کی تعریف کوں آہو کے نین پر
اکثر قلم نرگسِ جادو سوں لکھا ہوں

تجھ طرۂ طرار کی تعریف کوں اے شوخ
سنبل کے چمن میں گلِ شبو سوں لکھا ہوں

اس مردمکِ چشم طرف حال ولی کا
پلکاں کی قلم کوں لیس انجھو سوں لکھا ہوں

اے مردمکِ چشم تجھ انکھیاں کی یہ لالی
نرگس کے قلم سوں گلِ لالا پہ لکھا ہوں

پیتم نے قدم رنجہ کیا میری طرف آج
یہ نقش قدم صفحۂ سیما پہ لکھا ہوں

تجھ عشق میں دیکھا ہے یہ دل مشرق و مغرب
یہ حالتِ دل دامن صحرا پہ لکھا ہوں

تجھ نرگسِ مخمور کی کیفیتِ مستی
اکثر خط ساغرِ مستی صہبا پہ لکھا ہوں

اس کے دہن تنگ کی تعریف کا نکتہ
صنعت سوں ولی دیدۂ عنقا پہ لکھا ہوں

میں عاشقی میں تب سوں افسانہ ہو رہا ہوں
تیری نگہ کا جب سوں دیوانہ ہو رہا ہوں

اے آشنا کرم سوں ایک بار آ درس دے
تجھ باج سب جہاں سوں بیگانہ ہو رہا ہوں

باتاں لگن کی مت پوچھ اے شمع بزم خوبی
مدت سوں تجھ جھلک کا پروانہ ہو رہا ہوں

شاید وو گنج خوبی آوے کسی طرف سوں
اس واسطے سراپا ویرانہ ہو رہا ہوں

سودائے زلف خوباں رکھتا ہوں دل میں دائم
زنجیر عاشقی کا دیوانہ ہو رہا ہوں

برجا ہے گر سنوں نئیں ناصح تری نصیحت
میں جام عشق پی کر مستانہ ہو رہا ہوں

کس سوں ولی ایس کا احوال جا کہوں میں
سر تا قدم میں غم سوں غم خانہ ہو رہا ہوں

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

باطن کی گر مدد ہو آسے یار کر رکھوں
اپنے سخن ۱۳۱۴ کوں خریدار کر رکھوں

اس کی ادا و ناز کی خوبی کوں کر بیاں
ہر خوب رو کوں صورت دیوار کر رکھوں

برجا ہے گر چمن میں کہے وو نگاہ کر
نرگس کوں اپنی چشم کا بیمار کر رکھوں

تسبیح تیری زلف کوں کہتے ہیں اے صنم
یک تار دے کہ رشتۂ زنار کر رکھوں

تیرے خیال آنے کی پاؤں اگر خبر
سینے کوں داغ عشق سوں گلزار کر رکھوں

صدق ہے آب رنگ گلشن دیں
پاک بازی ہے شمع راہِ یقیں

خوشہ چین جمال جاناں ہیں
خرمنِ ماہ و خوشۂ پردیں

ہے ترے لب سوں اے شکر گفتار
بات کہنا نبات سوں شیریں

قد سوں تیرے عیاں ہے اے جاناں
صورتِ ناز و معنیٔ تمکیں

بس کہ رویا ہوں یاد کر کے تجھے
چشم میری ہے دامنِ گل چیں

زلف تیری ہے اے وفا دشمن
دشمنِ دیں و دشمنِ آئیں

اے ولی تب تماں ہو لیلِ فراق
جب عیاں ہو وو آفتاب جبیں

…وے اگر وو شوخ ستم گر عتاب میں
جرأت جواب کی نہ رہے آفتاب میں

…ے جام میں وو جگ کو کرے مست و بیخبر
تیری نین کا عکس پڑے گر شراب میں

…حُسن شعلہ زار کی تعریف رشک سوں
سننے کی تاب آج نہیں آفتاب میں

…ت نہیں کہ تیری ادا کا بیاں لکھے
ہے گرچہ بے نظیر عطارد حساب میں

…حُسن آب دار کی تعریف کیا کہوں
موتی ہوا ہے غرق تجھے دیکھ آب میں

…نگاہِ مست کہ ہے جام بیخودی
رکھتی ہے کیفیت کہ نہیں وو شراب میں

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

آوے دو نو سبھا را اگر بر سرِ سخن — طوطی کوں لاجواب کرے یک جواب میں

ہرگز نہیں ہے خشت سوں فرق اس کوں اے ولی
خوش طاقاں کی بات نہیں جس کتاب میں

مشرق سوں مغرب لگ سوا پھرتا ہے ہر ہر گھر ولے — اب لگ سُرج دیکھا نہیں ثانی ترا آفاق میں
دل مستِ جامِ بےخودی اس انجمن میں کیوں نہ ہو — جیوں موج مے ہے ہزار ساقی سیمیں ساق میں
آیا ہے جب سوں دید میں وو نورِ چشمِ عاشقاں — جیوں نور بستا ہے سدا مجھ دیدۂ مشتاق میں

تیری تواضع دیکھ کر برجا ہے اے جانِ ولی
گر بوعلی سینا لکھے دفتر ترے اخلاق میں

ہوا تو خسروِ عالم سجن! شیریں مقالی میں — عیاں ہے بدر کے معنی تری صاحب کمالی میں
جو کیفیت سیہ مستی کی تجھ اسیاں میں ہے ظالم — نہیں وو رنگ وو مستی شرابِ پرتگالی میں
تری زلفاں کے حلقے میں رہے یوں نقش رُخ روشن — کہ جیسے ہند کے بھیتر لگیں دیوے دوالی میں
اگرچہ ہر سخن تیرا ہے آبِ خضر سوں شیریں — ولے لذت نرالی ہے پیا تجھ لب کی گالی میں
نظر میں نیئں ہے مردوں کی صلابت اہلِ زینت کی — نہیں دیکھا کوئی رنگِ شجاعت شیر قالی میں

ولی کے ہر سخن کا دو ہوا ہے سو یہ مو خواہاں
جو کئی پایا ہے لذت تجھ ہواں کے شعر حالی میں

چھپا ہوں میں صدائے بانسلی میں — کہ تا جاؤں پری رو کی گلی میں
عیاں ہے رنگ کی شوخی ہموں اے شوخ — بدن تیرا قبائے صندلی میں
جو ہے تیرے دہن میں رنگ و خوبی — کہاں یہ رنگ، یہ خوبی کلی میں

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

کیا جیوں لفظ میں معنی ، مری جن
مقام اپنا دل و جانِ ولی میں

سحر پرداز ہیں پیا کے نین ، — ہوش دشمن ہیں خوش ادا کے نین
دل ہوا آج مجھ سوں بیگانہ — دیکھ اس رمز آشنا کے نین
جگ میں اپنا نظیر رکھتے نہیں — دلبری میں وو دلربا کے نین
نرگستاں کو دیکھنے مت جا — دیکھ اس نرگسی قبا کے نین
وو ہے گلزار آبرو کا گل — حق نے جس کو دیئے حیا کے نین

اے ولی کس اگے کروں فریاد
ظلم کرتے ہیں بے وفا کے نین

تجھ لباں کے لعل کی خوبی کا کیا بولوں بیاں — چشم عاشق جس سوں ہیں کانِ بدخشانِ یمن

جو آب و رنگ تیرے سخن میں ہے اے سجن — ہرگز وو آب و رنگ نہیں ہے گہر منیں
جمعیت آسماں سوں، توقع بجا نہیں — ہیں آفتاب و ماہ ہمیشہ سفر منیں

قوسِ قزح کا مصرعِ ثانی ہوا ہے ولی
تعریف اس بھنواں کی لکھوں جس سطر منیں

خوش قداں دل کوں بند کرتے ہیں — نام اپنا بلند کرتے ہیں
اپنے شیریں سخن کوں دے کے رواج — سرو بازار قند کرتے ہیں
بند کرنے کوں عاشقاں کے سدا — زلف اپنی کمند کرتے ہیں

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

اے ولی جو کر ہیں بلند خیال
شعر میرا پسند کرتے ہیں

خوب رو خوب کام کرتے ہیں
یک نگہ میں غلام کرتے ہیں
کم نگاہی سوں دیکھتے ہیں ولے
کام اپنا تمام کرتے ہیں
کھولتے ہیں جب اپنی زلفاں کوں
صبح عاشق کوں شام کرتے ہیں
صاحب لفظ اس کوں کہہ سکیے
جس سوں خوباں کلام کرتے ہیں
دل لجاتے ہیں اے ولی میرا
سرو قد جب خرام کرتے ہیں

جو پی کے نام پاک پہ جی سوں فدا نہیں
راضی کسی طرح ستی اس پر خدا نہیں
اے نور جان و دیدہ ترے انتظار میں
مدت ہوئی پلک سوں پلک آشنا نہیں
اے نو بہار حسن و گل باغ جان و دل
افسوس ہے کہ تجھ منیں رنگ وفا نہیں
ترک لباس بس کہ کیا ہوں جہاں منیں
تیری گلی کی خاک سوا مجھ قبا نہیں
ڈالے اکھاڑ کوہ کوں جیوں کاہ اے ولی
عاشق کی آہ سرد کہ جس میں صدا نہیں

مجھے گلشن طرف جانا روا نھیں
اگر گلشن میں وہ رنگیں ادا نھیں
بغیر از نقد جان پاک بازاں
متاع حسن کا دوجا بہا نھیں
سنا ہوں تجھ نگاہ باحیا سوں
کہ ہرگز چشم نرگس میں حیا نھیں
ترا قد دیکھ کر کہتی ہے قمری
کہ ہرگز سرو میں ایسی ادا نھیں

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

تیرا مکھ دیکھنا ہے واجب العین
ادائے فرض میں خوف و ریا نہیں

تری زلفاں کے سنبل کا محرک
ہوائے عشق بازاں بے صبا نہیں

عجب ہے اے دُرِ دریائے خوبی
کہ دل تیرا مروت آشنا نہیں

ولی گلرو کی دانش پر نظر کر
بہارِ حُسن کوں چنداں بقا نہیں

سجن کے باج عالم میں دگر نہیں
ہمن ہیں بے دے ہم کو خبر نہیں

عجب ہمت ہے اس کی جس کوں جگ میں
بغیر از یار رو وجے پر نظر نہیں

ہوائیں جب تلک خالی الیس سوں
گرفتاراں میں ہرگز معتبر نہیں

نہ دیوے راہ تجکوں ملک دل میں
وفا کا جب تلک تجھ میں اثر نہیں

نہ پوچھو درد کی بے درد سوں بات
کہے کیا بے خبر جس کوں خبر نہیں

ہوا ہوں جیوں کماں خم دروزِ غم سوں
سینے میں تیر ہے آہِ جگر نہیں

ولی اس کی حقیقت کیوں نکے بوجھوں
کہ جس کا بوجھنا حدِ بشر نہیں

اے سامری تو دیکھ مری ساحری کے تئیں
شیشے میں دل کے بند کیا ہوں پری کے تئیں

اس زلف کے طلسم کوں دیکھا ہوں جب ستی
پایا ہوں تب سوں رشتۂ جادوگری کے تئیں

خورشید لے کے مکھ پہ شفق شرم سوں چھپا
نکلا ہے جب او ہیں لباس زری کے تئیں

پیدا ہوا ہے جگ میں ولی صاحبِ سخن
میری طرف سوں جا کے کہو انوری کے تئیں

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

ردیف و

ہر رات اپس کے لطف و کرم سوں ملا کرو ۔۔۔ ہر دن کوں عید بوجھ گلے سوں لگا کرو
وعدے کئے تھے رات کوں آؤں گا صبح میں ۔۔۔ اے مہرباں وعدے کوں اپنے وفا کرو
حق تجھ سوں ہم کلام رکھے مجکوں رات دن ۔۔۔ اس بات سوں مدام رقیباں جلا کرو
کب لگ رکھو گے طرز تغافل کوں دل منیں ۔۔۔ ٹک کان دھر کے حال کسی کا سنا کرو
جب لگ ہے آسمان و زمیں جگ میں برقرار ۔۔۔ جیوں پھول اس جہاں کے چمن میں ہنسا کرو
آیا ہوں احتیاج لے تم پاس اے صنم ۔۔۔ اپنے بہاں کے خضر سوں حاجت روا کرو

یک بات ہے ولی کی سنو کان دھر سجن
میری انکھاں کے باغ میں دائم رہا کرو

چاہو کہ ہوش سر سوں اپس کے بدر کرو ۔۔۔ یک بار اس پری کی گلی میں گذر کرو
ہے قصۂ دراز کے سننے کی آرزو ۔۔۔ اس زلف تابدار کی تعریف سر کرو
بوجھو ہلال چرخ کوں ابروئے پیرزال ۔۔۔ اس کی بھنواں کے خم پہ اگر ٹک نظر کرو
اے دوستاں پتنگ ہوا ہوں میں ہوش سوں ۔۔۔ پیتم کا نانوں لے کے مجھے بے خبر کرو

ہر شعر سوں ولی کے عزیزاں بیاض میں
مسطر کے خط کوں رشتۂ سلک گہر کرو

صفحۂ نیں پہ پتلی کی سیاہی لے کر ۔۔۔ نقطۂ خال کی تعریف کوں تحریر کرو

عشق کہتا ہے ولی آکے باآواز بلند
اے جواناں تمھیں سب درد کوں دل پذیر کرو

---

www.urduchannel.in

نگہ التفات مجھ طرف اے ماہ رو کرو
سینے کا زخم تار نگہ سوں رفو کرو

اے گل رخاں اپس کی تجلی سوں ایک بار
روشن چراغ خانۂ ہر آرزو کرو

اس کی بھنواں کی تیغ کے پانی سوں عاشقاں
دایم نماز عشق کوں اول وضو کرو

مانند گل ہوا ہے یو دل چاک چاک آج
برجا ہے ہاتھ لے کے اگر اس کو بو کرو

معشوق ہے بغل میں ولی یہ سنا ہوں میں
مت دل کے باج اس کوں کہیں جستجو کرو

عالم کوں تیغ ناز سوں بے جاں نکو کرو
غمزے سوں اپنے غارت ایماں نکو کرو

آئینۂ جمال منور کوں کر عیاں
خوبان خود پرست کوں حیراں نکو کرو

زاہد چلا ہے صورت محراب دیکھ کر
ابرو دکھا کے اس کوں پریشاں نکو کرو

مدت سوں تجھ نگاہ کا مشتاق ہے ولی
کن نے کہا غریب پر احساں نکو کرو

مت تمن انتظار ماہ کرو
ماہ رو کوں چراغ راہ کرو

سفر عشق کا اگر ہے خیال
ہمت دل کوں زاد راہ کرو

مکھ دکھاوے گا یوسف معنی
دل سوں گر دیکھنے کی چاہ کرو

عاشقاں ! عاشقی کے دعوے پر
آہ و زاری کوں دو گواہ کرو

گل و بلبل کا گرم ہے بازار
اس چمن میں حذر نگاہ کرو

سرخ روئی ہے عاشقاں کی مدام
گر رقیباں کوں رو سیاہ کرو

حال دل پر ولی کے اے جاناں
نظر لطف گاہ گاہ کرو

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

صحبتِ غیر موں جایا نہ کرو
دردمنداں کوں کڑھایا نہ کرو

دل کوں ہوتی ہے سجن! بے تابی
زلف کوں ہاتھ لگایا نہ کرو

نگہِ تلخ سوں اے ظالم
زہر کا جام پلایا نہ کرو

ہم کوں برداشت نہیں غصے کی
بے سبب غصے میں آیا نہ کرو

پاک بازاں میں ہے مشہور ولی
اس سوں چہرے کوں چھپایا نہ کرو

شوخی و ناز سوں عشاق کوں حیراں نہ کرو
گردشِ چشم کوں غارت گرِ ایماں نہ کرو

فکرِ جمعیت اپس دل میں کیے ہیں زہاد
زلف کوں کھول غریباں کوں پریشاں نہ کرو

لب تمھارے ہیں شفا بخش ولی ہے بیمار
حیف صد حیف کہ اس وقت میں درماں نہ کرو

غفلت میں وقت اپنا نہ کھو، ہشیار ہو ہشیار ہو
کب لگ رہے گا خواب میں، بیدار ہو بیدار ہو

گر دیکھنا ہے مدعا اس شاہدِ معنی کا رو
ظاہر پرستاں سوں سدا بیزار ہو، بیزار ہو

وہ نو بہارِ عاشقاں ہے جیوں سحر جگ میں عیاں
اے دیدہ وقتِ خواب نئیں بیدار ہو، بیدار ہو

مطلع کا مصرع اے ولی ورد زباں کر رات دن
غفلت میں وقت اپنا نہ کھو ہشیار ہو، ہشیار ہو

اے دل سدا اس شمع پر پروانہ ہو، پروانہ ہو
اس نو بہارِ حسن کا دیوانہ ہو، دیوانہ ہو

اے یار گر منظور ہے تجھ آشنائی عشق کی
ہر آشنائے عقل سوں بیگانہ ہو، بیگانہ ہو

میری طرف ساغر بکف آتا ہے وہ مستِ حیا
اے دل تکلف برطرف مستانہ ہو، مستانہ ہو

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

میرے سخن کوں مہر سوں سنتا ہے وہ نگہ دار
اے سرگذشت حال دل افسانہ ہو افسانہ ہو

جاری رکھے گا کب تلک تم جفا و جور کوں
اے معنی بے جان و دل جانانہ ہو جانانہ ہو

مجکوں خمار ہجر سوں پیدا ہوا ہے درد سر
اے گردش چشم پری پیمانہ ہو پیمانہ ہو

وقت یتیم کی نگہ کرتی ہے مشق دلبری
یہ آن غمزہ ہے تو کی نہیں فرزانہ ہو فرزانہ ہو

اے عشق کب لگ وہم سوں یک جا کریگی خرد کوں
آتا ہے سیل عاشقی ویرانہ ہو ویرانہ ہو

عالم ہے تجکوں اے ولی بے فازمعیت اگر
ہر دم خیال یار سوں ہم خانہ ہو ہم خانہ ہو

نہ دیو آزار میرے دل کوں اے آرام جاں سمجھو
یہ خوبی کچھ سزاوارتی نہیں اے مہرباں سمجھو

تمہارے نین نے زخمی کیا تیر تغافل سوں
کروگے کب تلک یہ ظلم اے ابرو کماں سمجھو

تمہاری خیر خواہی کا بیاں ہے مجھ زباں اوپر
یقیں ہو مہرباں مجھ پہ اگر میرا بیاں سمجھو

سخن کے آشنا سوں لطف رکھتا ہے سخن کہنا
ولی سوں بات کرتا ہے بجا اے دلستاں سمجھو

ردیف ہ

سجن ٹک ناز سوں مجھ پاس آ آہستہ آہستہ
چھپی باتیں اپس دل کی سنا آہستہ آہستہ

غرض گویاں کی باتاں کوں نہ لا خاطر منیں ہرگز
سجن اس بات کوں خاطر میں لا آہستہ آہستہ

ہر اک کی بات سننے پر توجہ مت کر اے ظالم
رقیباں اس سبب ہوئیں گے جدا آہستہ آہستہ

ولی ہرگز اپس کے دل کوں سینے میں نہ رکھ غمگیں
کہ بر لاوے گا مطلب کوں خدا آہستہ آہستہ

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

کیا مجھ عشق نے ظالم کوں آب آہستہ آہستہ
کہ آتش گل کوں کرتی ہے گلاب آہستہ آہستہ

وفاداری نے دلبر کی بجھایا آتشِ غم کوں
کہ گرمی دفع کرتا ہے گلاب آہستہ آہستہ

عجب کچھ لطف رکھتا ہے شبِ خلوت میں گلرو سوں
خطاب آہستہ آہستہ جواب آہستہ آہستہ

مرے دل کوں کیا بے خود تری انکھیاں نے آخر کوں
کہ جیوں بے ہوش کرتی ہے شراب آہستہ آہستہ

ادا و ناز سوں آتا ہے وہ روشن جبیں گھر سوں
کہ جیوں مشرق سوں نکلے آفتاب آہستہ آہستہ

ولی مجھ دل میں آتا ہے خیالِ یارِ بے پروا
کہ جیوں انکھیاں منیں آتا ہے خواب آہستہ آہستہ

ہوا ظاہر خطِ روئے نگار آہستہ آہستہ
کہ جیوں گلشن میں آتی ہے بہار آہستہ آہستہ

جو اپنے تن کوں مثلِ جو سہارا دل کیا پانی
ہوا اس سرو قد سوں ہم کنار آہستہ آہستہ

مرا دل اشک ہو پہنچا ہے کوچے میں ستمگر کے
گیا کعبے میں یہ کشتی سوار آہستہ آہستہ

ولی مت حاسداں کے ہاتھ سوں دل کوں مکدر کر
کہ آخر دل سوں جاوے گا غبار آہستہ آہستہ

ہوئے ہیں رام پیتم کے نین آہستہ آہستہ
کہ جیوں پھاندے میں آتے ہیں ہرن آہستہ آہستہ

مرا دل مثل پروانے کے تھا مشتاق جلنے کا
لگی اس شمع سوں آخر لگن آہستہ آہستہ

گریباں صبر کا مت چاک کر اے خاطرِ مسکیں
سنے گا بات وہ شیریں بچن آہستہ آہستہ

گل و بلبل کے سودے میں خلل ہووے تو بر جا ہے
چمن میں جب چلے وہ گلبدن آہستہ آہستہ

ولی سینہ میں میرے پنجۂ عشقِ ستمگر نے
کیا ہے چاک دل کا پیرہن آہستہ آہستہ

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

تیرے قامت کی بالائی میں گر مصرع کروں موزوں
سرو قد سوں کرے تنظیم میری سروِ موزوں اٹھ

تری بیمار چشماں کی حقیقت کس پہ ظاہر ہیں
گیا ہے سد ھ بسر عالم کے عرصہ سوں خلا طوں اٹھ

ولی تیری نگاہِ مست کی تعریف گر بولے
تو استقبال کوں آوے ہزاراں چشم مے گوں اٹھ

آج دستا ہے حال کچھ کا کچھ
کیوں نہ گذرے خیال کچھ کا کچھ

دلِ بے دل کوں آج کرتی ہے
شوخ چنچل کی چال کچھ کا کچھ

مجکوں لگتا ہے اے پری پیکر
آج تیرا جمال کچھ کا کچھ

اثرِ بادۂ جدائی سے
کر گیا ہوں سوال کچھ کا کچھ

اے ولی دل کوں آج کرتی ہے
بوئے باغِ وصال کچھ کا کچھ

جو شعر لباسی تھے جیوں پھول ہوئے باسی
جب شعر ولی تیرا یو تازہ ہوا تازہ

ریاں ہے ابر چشم مری اشک بار دیکھ
ہے برق بے قرار مجھے بے قرار دیکھ

رت کا رنگ سلے کے اٹھے شکل بیخودی
تیری ادا و ناز کوں معنی نگار دیکھ

ے شہ سوار تو جو چلا ہے رقیب پاس
سینہ میں عاشقاں کے اٹھا ہے غبار دیکھ

یِ نگاہ خاطرِ نازک پہ بار ہے
اے بوالہوس نبی کی طرف بار بار دیکھ

تجھ عشق میں ہوا ہے جگر خون و داغ دار
دل میں ولی کے بیٹھ کے یو لالہ زار دیکھ

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

جی بِکل بے چل ہوا ہے جنہیں تیری چال دیکھ
دل جا پڑا خلل میں ترے مکھ کا خال دیکھ

خوباں جو تجھ پہ رشک لجاویں تو کیا عجب
جلتا ہے آفتاب یو جاہ و جلال دیکھ

اے نو بہارِ حسن تو گلشن میں جب چلا
گل کر ہوئے گلاب گلاں تیرے گال دیکھ

دونوں جہاں کی عید کی ہے آرزو اگر
تبسم کے ابرواں میں دو شکل ہلال دیکھ

دل پیچ و تاب میں ہے ولی کا مثال موج
تجھ زلفِ تابدار کا پُر پیچ حال دیکھ

تیرے نین کا دیکھ کے میخانہ آئینہ
ہے تجھ نگاہِ مست کا دیوانہ آئینہ

صافی آپس کی دے کے سنوارا ہے شوق سوں
رکھنے کوں تجھ خیال کا کاشانہ آئینہ

جب سوں پڑا ہے عکسِ ترا آئینہ بھیتر
تب سوں لیا ہے شکل پری خانہ آئینہ

تیرے نین کی دیکھ کے پتلی کوں اے صنم
سر تا قدم ہے صورتِ بت خانہ آئینہ

مانند اس ولی کے ہوا مست و بے خبر
تجھ نین سوں پیا ہے جو پیمانہ آئینہ

ردیف ی

منگا کے پی کوں لکھوں میں اپس کی بیتابی
لیا نین کی سفیدی سوں کاغذِ آبی

لکھا پلک کے قلم سوں میں اے کماں ابرو
جگر کے خون سوں تجھ تیغ کی سیہ تابی

ولی خیال میں اس مہ کوں جو کوئی کر رکھے
تو خواب میں نہ دسے اس کوں غیر مہتابی

آیا وو شوخ باندھ کے خنجر کمر ستی
عالم کوں قتل عام کیا یک نظر ستی

Scanned by CamScanner

غم نے لیا ہے تب سوں مجھے پیچ و تاب میں — باندھا ہے جب سوں کل جیو کوں اس مو کمر ستی

یک بار جا کے دیکھ ولی اس درس کے تئیں
لکھتا ہوں جس کے وصف کوں آب گہر ستی

اس سوں رکھتا ہوں خیال دوستی — جس کے چہرے پر ہے خال دوستی

اے سجن تجھ مکھڑے کے مصحف میں مجھے — دیکھنا ہر جا ہے فال دوستی

فیض سوں تجھ قد کے اے رنگیں بہار — تازہ و تر ہے نہال دوستی

اے ولی ہر آن کر مشق وفا
ہے وفاداری کمال دوستی

جو کوئی ہر رنگ میں اپنے کوں شامل کر نہیں گنتے — ہمن سب عاقلاں میں اس کوں عاقل کر نہیں گنتے

مدرس مدرسے میں گر نہ بولے درس درشن کا — تو اس کوں عاشقاں استاد کامل کر نہیں گنتے

جو بسمل نئیں ہوا تیری نین کی تیغ سوں بسمل — شہیداں جگ کے اس بسمل کوں بسمل کر نہیں گنتے

بغیر از معرفت سب بات میں گر کوئی اچھے کامل
ولی سب اہل عرفاں اس کوں کامل کر نہیں گنتے

طریقہ عشق بازاں کا عجب نادر طریقہ ہے — جو کوئی عاشق نہیں اس کوں مسلماں کر نہیں گنتے

ولی راہ محبت میں وفاداری مقدم ہے
وفا نئیں جس میں اس کوں اہل ایماں کر نہیں گنتے

الی نہیں عزیزاں عاشق کے مارنے کوں — تا گوش کھینچتا ہے ذریں کماں موتی

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

بے جا نہیں ہے لرزاں تجھ گوش میں سترِ بجن　　　شُگنتا ہے تجھ نگہ سوں دائم امان موتی
اے شوخ جب کیا ہوں تعریف تجھ دَہن کی　　　میرے سخن کوں سن کر پکڑا ہے کان موتی

بالی میں نازنیں کی رہتا ہے رات ہور دن
مدت ستی وَلی کا ہو کر پران موتی

کاں لگ بیان کروں میں تجھ لعل لب کی شوخی　　　جس کن ہے موے سوں کم دار الحرب کی شوخی
حیرت سوں گئی پری سوں پر مارنے کی طاقت　　　دیکھی جو یک نظر بھر تجھ ناز و چھب کی شوخی
گستاخ ہو کے مہندی تیرے قدم لگی ہے　　　کس رنگ سوں کہوں میں اس بے ادب کی شوخی

گیا ہے جب سوں سہی سرو نو بہار کرے　　　نگہ کے پگ منیں انجھواں سوں ہر قطار کرے
میں اپنی آنکھوں کوں واللہ فرشِ راہ کروں　　　گزر جو میری طرف کوں وہ شہسوار کرے

ترے قد کی نزاکت سوں دسے مجھ سرو جیوں لکڑی　　　ترے گل برگ لب آگے خجل ہے پھول کی پکھڑی
کلاہ آبرو اس کی اتاری باغباں بھوئیں پر　　　چمن میں پھول کی ڈالی تجھے جو دیکھ کر اکڑی

نہ ہوئے اے وَلی حل ہرگز اس کا عقدۂ مشکل
تاغمے سوں کر جن نے دل منیں اپنے گرہ پکڑی

مجھ دل میں بے دل کے سدا وو دلبرِ جاناں لبے　　　جیوں رُوح قالب کے بھتر لیلیٰ مجھ منیں پنہاں لبے
پتلی میں میرے نین کے بستا ہے دلبر عین یوں　　　پڑدے منیں ظلمات کے جیوں چشمۂ حیواں لبے
اس دلربا و لدار کا ہے شمار میرے دل منیں　　　یوں دل بھیتر رہتا ہے وو جیوں دل منیں ایماں لبے

یوں دل میں میرے اے وَلی بستا ہے وہ اہل شفا
سینے منیں جیوں بید کے ہر درد کا درماں لبے

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

یہ مرا رونا کہ تیری ہے ہنسی — آپ بس نئیں پر بسی ہے پر بسی
ہے کل عالم میں کرم، میرے اُوپر — جز رسی ہے، جز رسی ہے، جز رسی
رات دن جگ میں رفیقِ بے کساں — بے کسی ہے، بے کسی ہے، بے کسی
سست ہونا عشق میں تیرے صنم! — ناکسی ہے، ناکسی ہے، ناکسی

باعثِ رسوائیِ عالم ولی
مفلسی ہے، مفلسی ہے، مفلسی

کیوں نہ آوے نشۂ غم سوں دماغِ عاشقی — بادۂ حیرت سوں ہے لب ریز ایاغِ عاشقی
اشک خوں آلود ہے سامان طغرائے نیاز — مہر فرمانِ وفاداری ہے داغِ عاشقی
آب سوں دریا کے ہرگز کام نئیں عشاق کوں — گریۂ حسرت سوں ہے سرسبز باغِ عاشقی
گر طلب ہے تجکوں رازِ خانۂ دل ہو عیاں — آہ کی آتش سوں روشن کر چراغِ عاشقی

دردمنداں باغ میں ہرگز نہ جاویں اے ولی
گر نہ دیوے نالۂ بلبل سراغِ عاشقی

مشتاق ہیں عشاق تری بانکی ادا کے — زخمی ہیں محباں تری شمشیرِ جفا کے
لرزاں ہے ترے دست اگے پنجۂ خورشید — تجھ حسن اگے مات ملائک ہیں سما کے
تجھ زلف کے حلقے میں ہے دل بند ولی کا — ٹک مہر کرو حال اُپر بے سر و پا کے

تنہا نہ ولی جگ منیں لکھتا ہے ترے وصف
دفتر لکھے عالم نے تری مدح و ثنا کے

دیکھا ہوں جب سوں خواب میں وہ چشم نیم خواب — صورت خیال و خواب ہوئی مجکوں خواب کی

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

میرے سخن میں فکر سوں کر اے ولی نگاہ
ہر بیت مجھ غزل منیں ہے انتخاب کی

جس کوں لذت ہے سجن کے دید کی — اس کوں خوش وقتی ہے روزِ عید کی
دل ہرا موتی ہوا تجھ بالی میں جا — کان میں کہتا ہے باتاں بھید کی
زلف نئیں تجھ مکھ پہ اے دریائے حسن — موج ہے یہ چشمۂ خورشید کی
اس کے خط و خال سوں پوچھو خبر — بوجھتا ہندو ہے باتاں بید کی
تجھ دہن کوں دیکھ کر بولا ولی
یہ کلی ہے گلشنِ امید کی

پریشاں عاشقاں کے دل فدا ہیں تجھ ستم گر کے — بلا گرداں ہیں جیو جوہر ہمن تجھ تیغ و خنجر کے
اگر چاہوں لکھوں تجھ لعل کے اوصاف رنگیں کوں — رگِ یاقوت سے اول بناؤں تار مسطر کے
ولی تیرے سخن یاقوت سوں رنگیں ہوئے لیکن
خریداراں جہاں بھیتر کہاں ہیں آج گوہر کے

نرگس قلم ہوئی ہے سجن تجھ نین اگے — شکر ڈبی ہے آب میں تیرے بچن اگے
ڈالا ہے تیرے چہرے نے غنچے کوں پیچ میں — ہر گل ہے سینہ چاک تیرے پیرہن اگے
ہے تجھ نین کے پاس مرا عجز بے اثر — زاری نہ جاوے پیش کدھی راہزن اگے
کر حال پر ولی کے پیا لطف سوں نظر
لایا ہے سر نیاز سوں تیرے چرن اگے

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

جسے عشق کا تیر کاری لگے
اُسے زندگی کیوں نہ بھاری لگے

نہ چھوڑے محبت دمِ مرگ لگ
جسے یار جانی سوں یاری لگے

نہ ہوئے اُسے جگ میں ہرگز قرار
جسے عشق کی بے قراری لگے

ولی کوں کہے تو اگر یک بچن
رقیباں کے دل میں کٹاری لگے

ترا قد دیکھ اے سید معالی
سخن فہماں کی ہوئی ہے فکر عالی

ترے بالاں کی خوبی پر نظر کر
ہوئے ہیں گل رخاں جیوں نقشِ قالی

شفق تو ہو میں ڈوبا سر سوں پگ لگ
تو باندھا سر پہ جب چیرا اگلالی

ہوا تیرے خیالاں سوں سراپا
مرا دل مثلِ فانوسِ خیالی

تری انکھیاں دسیں مجھ یوں سیہ مست
پیا گویا شراب پرتگالی

گیا ہے خوف سوں اُڑ لعل کا رنگ
ترے یاقوت لب کی دیکھ لالی

خیال اس خال کا ازبس ہے عجیب
نہیں دنیا میں یک دل اس سوں خالی

ترے لب ہور ترے ابرو کے دیکھے
پڑھوں شعرِ زلالی اور ہلالی

تری انکھیاں میں ڈورے دیکھ کر سرخ
بنائی خلق نے ریشم کی جالی

کرے تا استراحت مجھ انکھاں میں
کیا ہوں دو پلک توشک نہالی

اگر پوچھے وہ بے پروا مرا ناؤں
کہو مشتاق، رندِ لاابالی

ہوئے معزول خوباں جگ کے جب سوں
ہوا تو حسن کے کشور کا والی

ولی تب سوں ہوا ہم کارِ فرہاد
سنا جب سوں تری شیریں مقالی

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

ترا قد دیکھ تجھ پاؤں پہ جھک جھک / پڑے شمشاد کی ڈالی پہ ڈالی
خماری دیکھ تجھ انکھیاں کی بے کیف / ہوئی ٹکڑے شراب پرتگالی

اقلیم دلبری کا وو دل ربا ہے والی / آتا ہے جس پہ صادق مفہوم بے مثالی
جز رمز داں نہ پہنچے معنی کوں اس کے ہرگز / مدِ نگاہ عاشق ہے مصرعِ خیالی
ابیات صاف رنگیں رکھتا ہے مثنوی میں / تیرے لباں کا گویا شاگرد ہے زلالی
جب لگ مری حقیقت تفصیل سوں نہ پوچھے / ہرگز نہ ہو مسخر وہ رند لاابالی
آزردگی سوں اس کی مت خوف کر ولیؔ تو
ہے عین مہربانی اس مہرباں کی گالی

اگر گلشن طرف وہ نوخطِ رنگیں ادا نکلے / گل و ریحاں سوں رنگ و بوئے شتابی پیشوا نکلے
کھلے ہر غنچۂ دل جیوں گل شاداب شادی سوں / اگر ٹک گھر سوں باہر وو بہارِ دل کشا نکلے
نثار اس کے قدم اوپر کروں انجھواں کے گوہر سب / اگر کرنے کوں دلجوئی وو سروِ خوش ادا نکلے
بخیلی درس کی ہرگز نہ کیجیو اے پری پیکر
ولیؔ تیری گلی میں جب کے مانندِ گدا نکلے

اگر باہر الپس کے گھر سوں موہن یک قدم نکلے / تماشا دیکھنے اس کا ہر اک سینے سوں غم نکلے
ترے مکھ کے گلستاں کی اگر حوراں میں شہرت ہو / تو ہر اک مست ہو کر چھوڑ گلزارِ ارم نکلے
ترے اس حسن پر مائل ہیں جگ کے عابد و زاہد / یہ شہرت سن عجب نئیں بھوئیں سوں برہمن و صنم نکلے

اگر ٹک گھر سوں وو گل گوں قبا شیریں بچن نکلے / مرے سینے سوں بے تابانہ آہِ کوہ کن نکلے

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

ہر اک نقشِ قدم سوں دستۂ گل جلوہ پیرا ہوئے   اگر سیر گلستاں کوں وہ رشکِ صد چمن نکلے

چراغاں کی نہ ہووے گرمیٔ بازار کیوں آخر
ولی جب جانبِ مجلس وہ زیبِ انجمن نکلے

چنپے کی کلی رشک سوں ہر کھلی   تو چینٹا سجیا سر پو جب صندلی
گلاں چھوڑ کے سب چمن کے سجن   کریں شور بلبل تیری آ گلی
تری تیغ ابرو کی دہشت سیتی   بجکتی فلک کے اوپر بجلی
اگرچہ جلیں سب شمع پر پتنگ   ہے تجھ شمع پر شمع ساری جلی
ترے لب ہنسی کوں کہاں پہنچتی   اگر کوئی بوے شکر کی ڈلی
پری دیکھ تجھ مکھ کی جھلکار کوں   قدم بوس کرنے کوں آوے چلی
فراموش قانونِ حکمت کرے   اگر مکھ کوں دیکھے ترے بوعلی

پڑے گر تری پیچ میں زلف کے
ولایت بسر جائے اپنی ولی

چھوڑ اے شوخ طرزِ خود کامی   مت ہو ہر دیدہ باز کا رامی
تجھ لب و زلف کے تماشے کوں   چل کے آئے ہیں مصری و شامی
زلف تیری ہوئی ہے چرب زباں   حفظ کر کر قصیدۂ لامی
باغ میں تجھ انکھاں سوں پایا ہے   گل نرگس تخلصِ جامی
اسے نگیں لب کیا ہے حق نے تجھے   نونہالانِ حسن میں نامی
چشم رکھتا ہوں اے سجن کہ پڑھوں   تجھ نگہ سوں قصیدۂ جامی

اے ولی غیر عشق حرف دگر
پختہ مغزاں کے نزد ہے خامی

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

تیری انکھیاں کوں دیکھے دل ہے آہوئے بیابانی
تری زلفاں سوں جی ہے بستۂ دامِ پریشانی

تجن تیری غلامی میں کیا ہوں سلطنت حاصل
مجھے تیری گلی کی خاک ہے تختِ سلیمانی

ولی کوں گر ترے نزدیک کئی دیکھے تو یوں بوجھے
لگی ہے صفحۂ ہستی اُپر تصویرِ حیرانی

چھپتے کوں نہیں دی ہے یہ باریک میانی
پائی ہے کہاں غنچے نے یہ تنگ دہانی

آغوش میں آنے کی کہاں تاب ہے اس کوں
کرتی ہے نگہ جس قدِ نازک پہ گرانی

دریا سوں مری طبع کے جوشاں ہے ہر اک شعر
تجھ زلف کی تعریف میں امواج معانی

کیا تاب میرے دل کوں، کہ آئینۂ فولاد
تجھ حسن کی ہیبت سوں ہوا صورتِ پانی

مت دور ہو یک آن ولی پاس سوں ہرگز
اے باعثِ جمعیتِ ایامِ جوانی

ترا لب دیکھ حیواں یاد آوے
ترا مکھ دیکھ کنعاں یاد آوے

ترے دو نین جب دیکھوں نظر بھر
مجھے تب نرگستاں یاد آوے

تری زلفاں کی طولانی کوں دیکھے
مجھے لیل زمستاں یاد آوے

ترے خط کا زمرد رنگ دیکھے
بہار سنبلستاں یاد آوے

ترے مکھ کے چمن کے دیکھنے کوں
مجھے فردوس رضواں یاد آوے

تری زلفاں میں یو مکھ جو کہ دیکھے
اُسے شمع شبستاں یاد آوے

جو کئی دیکھے میری انکھیاں کو رُتے
اُسے ابر بہاراں یاد آوے

جو میرے حال کی گردش کوں دیکھے
اُسے گرداب گرداں یاد آوے

ولی میرا جنوں جو کئی کہ دیکھے
اُسے کوہ و بیاباں یاد آوے

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

اس وقت مرے جیو کا مقصود بر آوے — جس وقت مرے بر منیں وہ سیم بر آوے

انکھیاں کی کروں مسند و تکیے کا کروں بالش — وہ نور نظر آنے اگر میرے گھر آوے

اس وقت میرے بخت کی ظاہر ہو بلندی — جس وقت وہ خوش قامت عالی نظر آوے

جامے منیں غنچے کی نمن رہ نہ سکوں میں — گر پی کی خبر لے کے نسیم سحر آوے

تجھ لب کی اگر یاد میں تصنیف کروں شعر — ہر شعر منیں لذت شہد و شکر آوے

جس آن ولی وصف کروں پی کے وتن کا
ہر شعر میرا غیرت سلک گہر آوے

سرود عیش گادیں ہم اگر وہ عشوہ ساز آوے — بجا دیں طبل شادی کے اگر وہ دل نواز آوے

خمار ہجر نے جس کے دیا ہے درد سر مجکوں — رکھوں نشہ نمن انکھیاں میں گر وہ مست ناز آوے

جنون عشق میں مجکوں نہیں زنجیر کی حاجت — اگر میری خبر لینے کوں وہ زلف دراز آوے

عجب نئیں گر گلاں دوڑیں پکڑ کر صورت قمری — ادا سوں جب چمن بھیتر وہ سرو سرفراز آوے

ولی اس گوہر کان حیا کی کیا کہوں خوبی!
مرے گھر اس طرح آتا ہے جیوں سینے میں راز آوے

جس وقت تبسم میں وہ رنگیں دہن آوے — گلزار میں غنچے کے دہن پر سخن آوے

تا حشر اٹھے بوئے گلاب اس کے عرق سوں — جس بر منیں یک بار وہ گل پیرہن آوے

عالم میں ترے ہوش کی تعریف کیا ہوں — ایسا تو نہ کر کام کہ مجھ پر سخن آوے

گر ہند میں تجھ زلف کی کافر کوں خبر ہو — لینے کوں سبق کفر کا ہر برہمن آوے

ہرگز سخن سخت کوں لاوے نہ زباں پر — جس ذہن میں یک بار وہ نازک بدن آوے

تجھ بر کی اگر وصف کوں تحریر کروں میں — ہر لفظ کے غنچے ستی بوئے سمن آوے

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

برجا ہے اگر جگ میں ولی پھر کے دُجے بار
رکھو شوق مرے شعر کا شوقِ حسن آوے

اگر بازار میں خوبی کے وو رشکِ پری آوے
عجب نئیں گر فلک سیتی سُرج ہور مشتری آوے

قلم نرگس کی جب لے کر لکھوں تجھ چشم کی خوبی
ہزاراں آفریں کرتا مرے گھر عبہری آ وے

سجن میں خواب میں دیکھا ہوں تیرے مکھ کا آئینہ
عجب نئیں گر مرے گھر دولت سکندری آوے

ولی رکھتا ہوں سینے میں ہزاراں گوہر معنی
دکھاؤں اپنے جوہر کوں اگر کئی جوہری آوے

سرودِ عشق مجھ دل میں لبالب ہے عجب مت کر
اگر مجھ آہ کی نے سوں صدائے بانسلی آوے

تماشا دیکھنے تیرے دہن کا اے گلستاں رو
گریباں چاک ہو کر ہر چمن سوں ہر کلی آوے

غرورِ حسن نے تجکوں کیا ہے اس قدر سرکش
کر خاطر میں نہ لاوے تو اگر تجھ گھر ولی آوے

یک بار گر چمن میں وو نو بہار جاوے
بلبل کے دل سوں گل کا سرِ با اعتبار جاوے

جاتی ہے حاسداں کے یوں دل میں بیت میری
سینے میں دشمناں کے جیوں ذوالفقار جاوے

مستی نے تجھ نین کی بے خود کیا ولی کوں
آوے جو بزم مے میں کیوں ہوشیار جاوے

اگر وہ رشکِ گل زار ارم گلشن طرف جاوے
عجب نہیں باغ میں مالی کئے پر اپنے پچھتاوے

کہاں ہے تاب معنی کوں کہاں بہزاد کوں طاقت
کہ تیری نازکی تصویر تجکوں لکھ کے دکھلاوے

Scanned by CamScanner

www.urduchahnel.in

کہاں ہے آج یا رب جلوۂ مستانۂ ساقی — کہ دل سوں تاب تقویٰ سوں صبر مرسوں ہوش لیجاوے
کیا ہے جس کی زلفاں نے ہمارے دل کو سرگرداں — نہیں کوئی اس ہٹیلے کوں ہماری بات سمجھاوے
ولی ارباب معانی میں اسے ہے عرش کا رتبہ
پری زادِ معانی کوں جو کئی کرسی پہ بٹھلاوے

تری زلفاں کے حلقے پر تو جب یہ پیچ کھا جاوے — عجب نئیں لے پری بیکل اگر گرداب بل جاوے
لگے برسات انجھواں کی ہر اک گر دیدۂ تر سوں — جہاں آئینہ بھی کھا پیچ کر چل جاوے
تری انکھیاں کی جو تعریف ہر ہر بیت میں میری — غزالاں صید ہوا ویں جہاں میری غزل جاوے
ولی ہے اس قدر صافی صنم کے صاف چہرے پر
کہ اس کے وصف لکھنے میں قلم کا پگ پھسل جاوے

دل چھوڑ کے، یار کیوں کہ جاوے — زخمی ہے شکار کیوں کہ جاوے
جب لگ نہ ملے شرابِ دیدار — انکھیاں کا خمار کیوں کہ جاوے
ہے حسن ترا ہمیشہ یکساں — جنت سوں بہار کیوں کہ جاوے
انجھواں کی اگر مدد نہ ہوئے — مجنوں دل کا غبار کیوں کہ جاوے
ممکن نہیں اب ولی کا جانا
ہے عاشق زار کیوں کہ جاوے

بگولہ گرد باد اس کوں کرے عالم میں سرگرداں — جسے عشق بلا انگیزِ خوباں رہنما ہووے
چھوڑیں راستی روشن دلاں صبح قیامت لگ — اگر جیوں شمع ہر ہر آن تن سوں سر جدا ہووے
پہنچے کعبۂ مقصد کوں بے سعی سفر پہنچیں — خیال اس کا اگر کشتی میں دل کی ناخدا ہووے

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

چمن میں دل کے جب گذرے خیال اس سرو قامت کا
سراپا آہِ سردِ سینہ سروِ خوش ادا ہووے

پڑھے جب فاتحہ ظالم لب جاں بخش سوں اپنے
شہادت گاہِ عاشق چشمۂ آبِ بقا ہووے

نہ ہووے یک صبح نانِ گرم سورج اسے سیری
تمھارے درس کی نعمت کی جس کوں اشتہا ہووے

جدا اس گوہرِ یکتا سوں ہونا سخت مشکل ہے
اگر یک آن ہم دریا دلاں سوں آشنا ہووے

ولی مشکل نہیں ہرگز پہنچنا آبِ حیواں کوں
اگر خضرِ خطِ خوباں ہمارا رہنما ہووے

اگر موہن کرم سوں مجھ طرف آوے تو کیا ہووے
ادا سوں اس قدِ نازک کوں دکھلاوے تو کیا ہووے

مجھے اس شوخ کے ملنے کا دائم شوق ہے دل میں
اگر یک بار مجھ سوں آکے مل جاوے تو کیا ہووے

رقیباں کے نہ ملنے میں نہایت اس کی خوبی ہے
اگر دانش کوں اپنی کام فرماوے تو کیا ہووے

پیا کے قندِ لب اوپر کیا ہے بحث مرے دل نے
محبت سوں اگر نکتہ اس کوں سمجھاوے تو کیا ہووے

ولی کہتا ہوں اس موہن سوں ہر اک بات پڑھ پڑھ میں
اگر میرے سخن کے مغز کوں پاوے تو کیا ہووے

گرمی سوں وہ پری رو جب شعلہ تاب ہووے
برجا ہے دل جلوں کا سینہ کباب ہووے

جو تجھ سوں ہو مقابل وو شرم سوں عجب نئیں
جیوں عکس آرسی میں گر غرقِ آب ہووے

آلودہ کیوں نہ ہووے دامانِ پاک زاہد
جب دستِ نازنیں میں جامِ شراب ہووے

شبنم میں غرق ہووے شرمندگی سوں ہر گل
وہ گل بدن چمن میں جب بے حجاب ہووے

تیرے لباں کے آگے برجا ہے اے پری رو
گر آبِ زندگانی موجِ سراب ہووے

کیوں بے خودی نہ آوے اس وقت پر ولی کوں
وو سرو ناز پیکر جب نیم خواب ہووے

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

تجھ رخ سوں جب کنارے صبح نقاب ہووے
عالم تمام روشن جیوں آفتاب ہووے

آوے تو کیا عجب ہے شیشے پہ دل کے آفت
جس وقت وہ ستم گر مست شراب ہووے

برجا ہے انجمن میں اس دل ربا کی اے دل
گر تار سوں نگہ کے تار رباب ہووے

ہے ماہِ نو کے دل میں یہ آرزو ہمیشہ
اے شہسوار آکر تیری رکاب ہووے

ہر ہر نگہ سوں اپنے بے خود کرے ولی کوں
وو چشم مست سرخوش جب نیم خواب ہووے

جو محبت میں تری فانی ہووے
روز و شب محو حیرانی ہووے

دیکھ تجھ ابرو کی جوہردار تیغ
جوہراں تلوار کے پانی ہووے

تجھ نین کی خنجراں پر کر نظر
دیدہ بازاں چشم قربانی ہووے

اے سجن تیری پرستی کے دوست
دوستاں کی دشمن جانی ہووے

جب سوں تو کھایا ہے پان اے آفتاب
تیرے لعل لب بدخشانی ہووے

تجھ دہن کی دیکھ خوبی گوہراں
غرق دریائے پشیمانی ہووے

تجھ کوں جو دیکھے یہاں اے صبح رو
جیوں سورج دل ان کے نورانی ہووے

عشق میں اس رشک لیلیٰ کے ولی
مثل مجنوں کیں بیابانی ہووے

خوشی حاصل ہوئی ہے آج گوناگوں مجھے
سبزۂ خط نے دیا ہے نشۂ افیوں مجھے

تشنۂ منت نہیں مینائے نرگس کا کبھی
بے خیال چشم خوباں بادۂ گل گوں مجھے

زرد گل مجھ سوں لے جاتے ہیں رنگ بوئے درد
گل رخاں کے عشق نے جب سوں کیا ہے خوں مجھے

ہوش کھونا عاشقِ بیدل کا کچھ مشکل نہیں
نام ہے اس رشک لیلیٰ کا کرو مجنوں مجھے

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

کیوں نہ ہووے آہ میری ہمسرِ سروِ بلند
یاد آتا ہے عزیزاں وہ قدِ موزوں مجھے

کثرتِ اسباب دل لینے کوں کچھ درکار نئیں
یک نگاہِ لطف سوں کرا ہے صنم مفتوں مجھے

آبرو کی کس سوں راکھوں جگ منیں چشمِ امید
ہر گھڑی کرتے ہیں رسوا دیدۂ پرخوں مجھے

اے ولی رکھ دل میں آوے وو صنم آہنگ شوق
نغمۂ عشاق کا آوے اگر قانون مجھے

کیوں نہ حاصل ہو رمِ آہو مجھے
اس کی انکھیاں نے کیا جادو مجھے

رات آنے کہہ کے پھر آیا نہیں
پیچ دیتا ہے وہ مشکیں مُو مجھے

اے عزیزاں کیا کروں اخلاص کی
پہنچتی نہیں گل بدن سوں بو مجھے

کیوں کہ بیٹھوں گوشۂ آرام میں
کھینچتا ہے وہ کماں ابرو مجھے

شوخیٔ چشمِ پری کا رنگ ہوں
حیرت افزا ہے رمِ آہو مجھے

ذہن میں بستا ہے وہ خورشید رو
گرمیٔ غم سوں ہوئی ہے خو مجھے

اے ولی ہے جگ میں محرابِ دعا
قبلہ رو کا ہر خمِ ابرو مجھے

حافظے کا حسن دکھلاتا ہے نسیانی مجھے
ہے کلیدِ قفلِ دانش طرزِ نادانی مجھے

موجزن ہے دل میں میرے رین دن پیچ و تاب
جب سوں تیری زلف نے دی ہے پریشانی مجھے

یک پلک دوجے پلک سوں نئیں ہوئی ہے آشنا
جب سوں تیرے حسن نے بخشی ہے حیرانی مجھے

اے ولی حق رفاقت کے ادا کرتے کیا
مستحقِ مغفرت آلودہ دامانی مجھے

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

مدت ہوئی سجن نے کتابت نہیں لکھی — آنے کی اپنے رمز و کنایت نہیں لکھی
میں اپنے دل کی تجکوں حکایت نہیں لکھی — تیری مفارقت کی شکایت نہیں لکھی
تصویر تیرے قد کی مصور نہ لکھ سکے — ہرگز کسی نے ناز کی صورت نہیں لکھی
مارا ہے انتظار نے مجکوں دلے ہنوز — اس بے وفا کوں دل کی حقیقت نہیں لکھی
دو دل ہے نور حق ستی فارغ کہ جن نیں — مصحف سوں تجھ جمال کے آیت نہیں لکھی

ڈرتا ہوں سادگی ستی موہن کی اے ولی!
اس خوف سوں رقیب کی غیبت نہیں لکھی

نگر اس دل ربا کی دل ربا ہے — نگہ اس خوش ادا کی خوش ادا ہے
سجن کے حسن کوں ٹک فکر سوں دیکھ — کہ یہ آئینۂ معنی نما ہے
نہ ہوئے کوہ کن کیوں آہ عاشق — جو وو شیریں ادا گل گوں قبا ہے
نہ پوچھو آہ و زاری کی حقیقت — عزیزاں عاشقی کا مقتضا ہے

ولی کوں مت ملامت کر اے واعظ!
ملامت عاشقوں پر کب روا ہے

نگہ کی تیغ لے وو ظالم خوں خوار آتا ہے — جگت کے خوب رویاں کا سپہ سالار آتا ہے
سُرج کوں بوجھتا ہوں صبح کے تاراں سوں بھی کمتر — نظر میں میری جب وو یار مہ رخسار آتا ہے
صنوبر کے دل اوپر کیوں نہ ہو قائم قیامت تک — ادا سوں جب چمن بھیتر وو خوش گفتار آتا ہے

مثال شمع کرتا ہے سینے کی انجمن روشن
ولی جس شب کوں مجھ دل میں خیال یار آتا ہے

Scanned by CamScanner

مغز اُس کا سُو باس ہوتا ہے — گلبدن کے جو پاس ہوتا ہے

آ شتابی، نہیں تو جاتا ہوں — کیا کروں جی اداس ہوتا ہے

تجھ جُدائی میں نئیں اکیلا میں — درد و غم آس پاس ہوتا ہے

اے ولی دل رُبا کے ملنے کوں
جی میں میرے ہلاس ہوتا ہے

آج سر سبز کوہ و صحرا ہے — ہر طرف سیر ہے تماشا ہے

چہرۂ یار و قامتِ زیبا — گُلِ رنگیں و سروِ رعنا ہے

معنیٔ حسن و معنیٔ خوبی — صورتِ یار سوں ہویدا ہے

دم جاں بخش نو خطاں مجکوں — چشمۂ خضر ہے مسیحا ہے

کمرِ نازک و دہانِ صنم — فکرِ باریک ہے معمّا ہے

مو بہ مو اس کوں ہے پریشانی — زلفِ مشکیں کا جس کوں سودا ہے

کیا حقیقت ہے تجھ تواضع کی — یو تلطّف ہے یا مدارا ہے

سببِ دل ربائیٔ عاشق — مہر ہے لطف ہے دلاسا ہے

جوں ولی رات دن ہے محوِ خیال
جس کوں تجھ وصل کی تمنا ہے

عشاق کی تسخیر کوں بالا یہ بلا ہے — یا نازِ مجسم ہے یا تصویرِ ادا ہے

یا لفظ ہے رنگین ہم آغوشِ معانی — یا بر میں گل اندام کے گل رنگ قبا ہے

جاتا نہیں گلشن کی طرف صبح وو گل رو — پوچھا ہے کہ وہاں آہ مری بادِ صبا ہے

بیماریٔ عاشق ہے تجھ انکھیاں ستی لیکن — صد شکر کہ تجھ لب منیں ہر دکھ کی دوا ہے

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

یک دید کا وعدہ دیا توں اپنی رضا سوں　　راضی ہوں میاں میں پر کہ تری جس میں رضا ہے
پایا ہوں ولی سلطنتِ ملک قناعت
اب تخت و چتر حق میں مرے ارض و سما ہے

نہ وو بالا نہ وو بالی بلا ہے　　بلائے عاشقاں ناز و ادا ہے
تغافل شوخ کا عاشق کے حق میں　　ستم ہے ظلم ہے جور و جفا ہے
مرا دل کیوں نہ جاوے اس گلی میں　　گلی اس دلربا کی دل کشا ہے
ولی آتے ہیں راہِ عشق میں وو
کہ جن کوں استقامت کا عصا ہے

دیکھا ہوں جسے وو مبتلا ہے　　خوباں کی نگاہ نئیں بلا ہے
گر تجھ کوں ہے عزمِ سیرِ گلشن　　دروازۂ آرسی کھلا ہے
صیقل سوں تری بھواں کی اے شوخ　　آئینۂ عشق کوں جلا ہے
خوباں کا ہوا ہے سرد بازار　　تجھ حسن کا جب سوں غلغلا ہے
جیوں شمع ہوا جو تجھ پہ عاشق　　وو سر سوں قدم تلک جلا ہے
اے اہلِ ہوس نگاہ مت کر　　بالائے سہی قد اں بلا ہے
یک دل نہیں آرزو سوں خالی　　بر جا ہے محال اگر خلا ہے
تسخیر کیا ہے گوشِ گل کوں
بلبل کا ولی عجب گلا ہے

صنم میرا سخن سوں آشنا ہے　　مجھے فکرِ سخن کرنا بجا ہے

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

چمن میں وصل کے ہر جلوۂ یار　　گلِ رنگیں بہارِ مدعا ہے
نہ بخشے کیوں ترا خط زندگانی　　کہ موجِ چشمۂ آبِ بقا ہے
تغافل نے ترے زخمی کیا مجھ　　تری یہ کم نگاہی نیمچا ہے
نہیں واں آب، غیر از آبِ خنجر　　شہادت گاہِ عاشق کربلا ہے
غنیمت بوجھ ملنے کوں ولی کے
نگاہِ پاک بازاں کیمیا ہے

ہوا ہے دل نشیں وہ سرو قامت بس کہ مجھ دل میں　　صنوبر گر مرے سائے سوں پیدا ہو تو برجا ہے
پریشانی کے مکتب کا معلم اس کوں کہہ سکیے　　تری زلفِ پریشاں کا صنم جس سر میں سودا ہے
ولی میری تواضع سوں رقیب سنگدل دائم
پشیماں ہے خجل ہے منفعل ہے سخت رسوا ہے

قد ترا رشکِ سروِ رعنا ہے　　معنیٔ نازکی سراپا ہے
تجھ بھواں کی میں کیا کروں تعریف　　مطلعِ شوخ و رمز و ایما ہے
ساقی و مطرب آج ہیں ہم رنگ　　نشۂ بے خودی دوبالا ہے
کیوں نہ ہر ذرہ رقص میں آوے　　جلوہ گر آفتاب سیما ہے
نہ رہے اس کے قد کوں دیکھ بجا　　سرو ہر چند پائے برجا ہے
چمنِ حسن میں نگہ کر دیکھ　　زلفِ معشوق عشق پیچا ہے
نہ کرے کیوں نثار نقدِ نیاز　　جس کوں تجھ نازکی تمنا ہے
کیوں نہ مجھ دل کوں زندگی بخشے　　بات تیری دمِ مسیحا ہے
سنبل اس کی نظر میں جا نہ کرے　　جس کوں تجھ گیسواں کا سودا ہے

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

اس کے پیچاں کا کچھ شمار نہیں　　زلف ہے یا یہ موجِ دریا ہے
ترک کرائے رقیب فرعونی　　آہ میری عصائے موسیٰ ہے
آج تجھ غم سوں ہے ولیؔ گریاں
دیکھ جل پور کا تماشا ہے

کماں ابرو پہ جیو قرباں ہوا ہے　　دل اس کے تیر کا پیکاں ہوا ہے
بھواں تیغ و پلک خنجر نگہ تیر　　یو کس کے قتل کا ساماں ہوا ہے
مرا دل مجھ سوں کر کر بے وفائی　　پسندِ خاطرِ خوباں ہوا ہے
پیا ہے جام دل سوں بادۂ خوں　　جو بزمِ عشق میں مہماں ہوا ہے
عزیزاں کیا ہے پروانے کے دل میں　　کہ جی دینا اُسے آساں ہوا ہے
طبیباں کا نہیں محتاج ہرگز　　جسے دردِ بتاں درماں ہوا ہے
برنگِ گل فراقِ گل رخاں میں　　گریباں چاک تا داماں ہوا ہے
ولیؔ تصویر اس کی جن نے دیکھا
مثالِ آرسی حیراں ہوا ہے

عشق نئیں یہ بنر بر آیا ہے　　دشمنِ ہوش و صبر آیا ہے
دیکھ اس کی کلاہِ بارانی　　چاند پر آج ابر آیا ہے
یا صنم کا ہے غمزۂ بے دیں　　یا ولایت سوں گبر آیا ہے
اے ولیؔ کیا سبب کہ آج صنم
بر سرِ جور و جبر آیا ہے

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

سرج ہی شعلہ تری اگن کا جو جا فلک پر جھلک لیا ہے
نمک نے اپنے نمک کوں کھو کر ترے نمک سوں نمک لیا ہے

یہ در سوں تیرے جو نور جھپکا سو اس سوں تارے ہوئے منور
یو چاند تجھ حُسن کا جو نکلا فلک نے تجھ سوں اچک لیا ہے

ترے درس کا یہ نورانی رجب دھا سوں روشن ہوا ہے جگ میں
تدھاں سوں بجلی نے اس جھمک سوں لپس جھمک میں چمک لیا ہے

ترے شکر لب کی کیا ثنا لبوں کر لعل جگ میں ہوئے ہیں معزز
ترے لباں کی یہ دیکھ سرخی سوں اس نے رنگ دمک لیا ہے

جو کھول لٹ کوں چلا لٹک کر تبسم چمک کر جو مکھ دکھایا
سو لٹ کوں دیکھے وَلی لٹک کر سجن نین میں اٹک لیا ہے

مکتب میں جس کے ہا تو ادا کی کتاب ہے
خوبی میں آج ہم سبق آفتاب ہے

کیفیتِ بہار ادا تب سوں ہے عیاں
وہ مستِ ناز جب ستی مستِ شراب ہے

تیرے نین کے دور میں بے وقر ہے شراب
مے خانہ تجھ نگاہ سوں دائم خراب ہے

عشق میں جس کوں مہارت خوب ہے
مشربِ مجنوں طرف منسوب ہے

عاشقِ بے تاب سوں طرزِ وفا
جیوں ادا محبوب کی محبوب ہے

عشق کے مفتی نے یو فتویٰ دیا
دیکھنا خوباں کا درسِ خوب ہے

تختِ دل پر خط لکھا ہوں یار کوں
داغِ دل مُہرِ سرِ مکتوب ہے

غمزہ و ناز و ادائے نازنیں
ظلم ہے طوفان ہے آشوب ہے

لکھ دیا یوسف غلامی خط تجھے
گرچہ نورِ دیدۂ یعقوب ہے

ہر گھڑی پڑھتا ہے اشعارِ ولی
جس کوں حرفِ عاشقی مرغوب ہے

جسے اقلیمِ تنہائی میں اندازِ اقامت ہے
جبینِ حال پہ اس کی سدا رنگِ سلامت ہے

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

گذر اس سرو قامت کا ہوا ہے جب سوں مسجد میں
مؤذن کی زبان اوپر ہمیشہ لفظ قامت ہے

مجھے روز قیامت کا رہا نئیں خوف اے واعظ
خیالِ قامتِ رعنا مرے حق میں قیامت ہے

ہوا ہے جو جبیں فرسا تری محراب ابرو میں
صفِ عشاق میں اس کوں امامت ہے

نہ ہو ناصح کی سختی سوں مکدر اے دلِ شیدا
سدا نقدِ محبت کا محک سنگِ ملامت ہے

شرف ذاتی ہے تجھ کوں اے گلِ گلزار معشوقی
تجلی مکھوا پر تیرے سیادت کی علامت ہے

ولی جو عشق بازی میں حقیقت سوں نہیں واقف
سخن اس کا قیامت میں گلِ باغِ ندامت ہے

جس دلربا سوں دل کوں مرے اتحاد ہے
دیدار اس کا میری انکھاں کی مراد ہے

رکھتا ہے بر میں دلبرِ رنگیں خیال کوں
مانند آرسی کے جو صاف اعتقاد ہے

شاید کہ دامِ عشق میں تازہ ہوا ہے بند
وعدے پہ گل رخاں کے جسے اعتماد ہے

سرو میرا مہر سوں آزاد ہے
شوخ ہے بے درد ہے صیاد ہے

ہاتھ سوں اس غمزۂ خوں ریز کے
داد ہے بے داد ہے فریاد ہے

آب ہووے کیونکہ دل اس سرو کا
سخت ہے بے رحم ہے فولاد ہے

عشق میں شیریں بچن کے رات دن
آہ دل پر تیشۂ فرہاد ہے

غم نہیں مجنوں کوں ہرگز اے ولی
خانۂ زنجیر اگر آباد ہے

تری زلف کے پیچ میں پھند ہے
کہ جس پھند میں پھند در پھند ہے

خیالِ زلف تجھ رسا کا صنم
عشاقاں کے دل کا گلی بند ہے

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

برہ آگ تیرا مرے گھٹ منیں　　جو بندہ کیا بند در بند ہے

دوانہ کیا ہے ولی کوں سدا
تری زلف میں کیا سجن چھند کیا

مست تیرے جام لب کا باغ میں لالا اہے　　بے خودی کا ہاتھ میں اس کے سدا پیالا اہے

شوق سوں تجھ سرو قد کے سرکشی پایا ہے سرو　　سب نہالاں میں سخن اس کا سدا بالا اہے

تجھ لنک چلنے کی کیفیت صنوبر نے ستا　　تو گلاں کی انجمن میں مست و متوالا اہے

اس انکھاں ہور زلف کا از بس کہ دیکھا ہے طلسم
شعر تیرا اے ولی بو سحر بنگالا ہے

گل رخاں میں جس کے سر پر طرۂ زرتار ہے　　زیبِ گلزارِ ادا وو سرو خوش رفتار ہے

چہرۂ گل رنگ و زلفِ موج زن خوبی منیں　　آیتِ جنات تجری تحتہا الانہار ہے

کیونکہ جاوے بوالہوس اس کی گلی میں ہو دلیر　　ہر نگاہِ تیز اس کی تیر ہے تروار ہے

کیوں نہ لیویں زاہداں تجھ دیکھ طرز برہمن　　رشتہ اخلاص تیرا رشتۂ زنار ہے

مت نصیحت کر ولی کوں اے سخن نا آشنا
ترک کرنا عشق کا دشوار ہے دشوار ہے

عشق میں صبر و رضا درکار ہے　　فکر اسباب وفا درکار ہے

چاک کرنے جامۂ صبر و قرار　　دلبر رنگیں قبا درکار ہے

ہر صنم تسخیر دل کیوں کر سکے　　دل ربائی کوں ادا درکار ہے

زلف کوں وا کر کہ شاہِ عشق کوں　　سایۂ بالِ ہما درکار ہے

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

رکھ قدم مجھ دیدۂ خوں بار پر   گر تجھے رنگِ حنا درکار ہے

دیکھ اس کی چشم شہلا کوں اگر   نرگسِ باغِ حیا درکار ہے

عزم اس کے وصل کا ہے اے ولی

لیکن امدادِ خدا درکار ہے

نہ سمجھو خود بخود دل بے خبر ہے   نگہ میں اُس پری رو کی اثر ہے

اچھوں لگ مکھ دکھا نئیں اپس کا   سجن مجھ حال سوں کیا بے خبر ہے

محبت ترک مت کر اے پری رو   محبت میں مروت معتبر ہے

ترے قد کے تماشے کا ہوں طالب   کہ راہِ راست بازی بے خطر ہے

تری تعریف کرتے ہیں ملائک   ثنا تیری کہاں حدِ بشر ہے

بیانِ اہلِ معنی ہے مطوّل   اگرچہ حسبِ ظاہر مختصر ہے

ولی مجھ رنگ کوں دیکھے نظر بھر

اگر وو دلربا مشتاقِ زر ہے

رہیں گے خاک ہو تیری گلی میں   وفاداری ہماری اس قدر ہے

ولی مجھ دل کی آتش پر نظر کر

جہنم کی زباں پر الحذر ہے

مکھ ترا آفتابِ محشر ہے   شور اس کا جہاں میں گھر گھر ہے

رگِ جاں سوں ہوا ہے خوں جاری   یاد تیری پلک کی نشتر ہے

پہونچتا ہے دلوں کوں ہر جاگہ   غم ترا روزیٔ مقدر ہے

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

بات میٹھی ترے لباں کی صنم
حسد انگیز شیر و شکر ہے

قد سوں تیرے کدھیں نہ پایا پھل
حق میں میرے درخت بے بر ہے

سادہ رو ہیں ہمیشہ باعزت
آب انس دن محیط گوہر ہے

مجکوں پہنچی ہے آرسی سوں یہ بات
صاف دل وقت کا سکندر ہے

سیر دریائے معرفت کوں سنوار
کشتیٔ دل اگر قلندر ہے

اے ولی کیا ہے حاجت قاصد
نامہ میرا پر کبوتر ہے

عاشقاں کی قید تیرا حسنِ عالم گیر ہے
بلبلاں کے واسطے ہر موج گل زنجیر ہے

کیا کہے حیراں تری تعریف اے آئینہ رو
مُو بہ مُو تیرا سراپا ناز کی تصویر ہے

اے ولی کہتی ہے بلبل اس کا سن رنگیں سخن
غنچۂ گل کے اُپر جیوں بوئے گل تقریر ہے

ہر اک زلفاں کے دیکھنے نہیں اٹکتا
اٹکتا ہوں جہاں دل کی پکڑ ہے

کروں کیوں سنگ دل کے دل کوں تسخیر
زبردستی میں بیجا پڑ کا گڑ ہے

برستا ہے سجن کے مکھ اُپر نور
نگاہوں کی ہر اک جانب سوں جھڑ ہے

جگت جوگی ہوا ہے دیکھ تجکوں
سُرج جوگی فلک جوگی کی مڑ ہے

ولی تو بحر معنی کا ہے غواص
ہر اک مصرع ترا موتیاں کی لڑ ہے

لہریا چیرا صنم کا بس کہ خوش انداز ہے
دل ربائی میں برنگ موج گل ممتاز ہے

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

رو برو ہونے میں اس کے حال دل ظاہر ہوا — جلوۂ آئینہ رویاں کاشف ہر راز ہے
درد منداں کوں صدا ہے قول مطرب دل نواز — گرمیٔ افسردہ طبعاں شعلۂ آواز ہے

اے ولی یہ مصرع موزوں ہے ہر دل کا عزیز
قامت رعنا صنم کا سرو باغ ناز ہے

مجھ سخن میں وہ راست قد دل نواز ہے — جس کے ہر ایک بول میں عشرت کا ساز ہے
جب سوں دل رکھا ہوں عشق کی آتش اُپر قدم — تب سوں مثال عود مرا جیو گداز ہے
اے بوالہوس نہ دل میں رکھ آہنگ عاشقی — جاں باز عاشقاں پہ یہ دروازہ باز ہے
محراب تجھ بھنواں کی عجب ہے مقام خاص — ہر تیغ گاہ جس میں دلوں کی نماز ہے
سن حرف راست باز کا مت مل رقیب سوں — ہر چند تیری طبع مخالف نواز ہے

بانگ بلند بات یہ کہتا ہوں اے ولی
اس شعر پر بجا ہے اگر مجکوں ناز ہے

شوق کے مرکب کوں راہ عشق میں — اے سجن تیری نگہ مہمیز ہے
تجھ سخن کے وصف لکھنے میں قلم — ابر نیساں کی نمن دُر ریز ہے
تجھ تغافل سوں ہوا ہے رو نما — گریۂ عاشق کہ خوں آمیز ہے
دل مرا اے دلبر شیریں بچن — تجھ لباں کے شوق سوں لبریز ہے

اے ولی لگتا ہے ہر دل کوں عزیز
شعر تیرا بس کہ شوق انگیز ہے

ج گل گشت چمن کا وقت ہے اے نو بہار — بادۂ گل رنگ سوں ہر جام گل لبریز ہے

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

ہم کوں شفیع محشر وہ ویں پناہ بس ہے
شرمندگی ہماری عذرِ گناہ بس ہے

نئیں آرزو کہ بیٹھوں مسند پہ سلطنت کی
تیری گلی میں آنا یہ دست گاہ بس ہے

درکار نئیں ہے مسجد سجدے کوں عاشقاں کے
محراب تجھ بھنواں کی اے قبلہ گاہ بس ہے

تجھ عشق کے جلے کوں کیا کام چاندنی سوں
تجھ حسن کا تماشا اے رشکِ ماہ بس ہے

دل لے گیا ہمارا جادو سوں وہ پری رو
دیوانگی ہماری اس پر گواہ بس ہے

غم نہیں اگر رقیباں آئے ہیں چڑھ ولی پر
اے دوست تجھ کرم کی مجکوں پناہ بس ہے

آتَ ہر گل نور کی فانوس ہے
کوہ و صحرا صورت طاؤس ہے

گر نہ نکلے سیر کوں وہ نوبہار
ظلم ہے، فریاد ہے، افسوس ہے

دیکھنے سوں سیر نئیں ہوتا ولی
مدعا اس کا کنار و بوس ہے

سرو میرا جب ستی گل پوش ہے
ہر طرف سوں بلبلاں کا جوش ہے

دیکھنا تجھ قد کا اے نازک بدن
باعثِ خمیازۂ آغوش ہے

کیوں نہ ہو امید کا روشن چراغ
شمع مجلس ساقیٔ مے نوش ہے

ہر سخن تیرا لطافت سوں ولی
مثل گوہر زینت ہر گوش ہے

دل طلبگارِ نازِ مہوش ہے
لطف اس کا اگرچہ دل کش ہے

مجھ سے کیوں کر ملے گا حیراں ہوں
شوخ ہے، بے وفا ہے، سرکش ہے

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

کیا تری زلف کیا ترے ابرو   ہر طرف سوں مجھے کشاکش ہے
تجھ بن اے داغ بخش سینہ و دل   چمنِ لالہ دشتِ آتش ہے

اے ولی تجربے سوں پایا ہوں
شعلۂ آہ شوق بے غش ہے

ہر طرف ہنگامۂ اجلاف ہے   مست کسو سوں مل اگر اشراف ہے
رحم کرتا نئیں ہمارے حال پر   شوخ ہے سرکش ہے بے انصاف ہے

اے ولی تعریف اس کی کیا کروں
ہر طرح مستغنی الاوصاف ہے

ہر چند کہ اُس آہوئے وحشی میں بھڑک ہے   بے تاب کے دل لینے کوں لیکن نہ دھڑک ہے
عشاق پہ تجھ چشم ستم گار کا پھرنا   تروار کی او جھڑ ہے یا کٹنے کی سڑک ہے
تیری طرف انکھیاں کوں کہاں تاب کہ دیکھیں   سورج سوں زیادہ ترے جامے کی بھڑک ہے

اے دوست تیری یاد میں دل کوں کمال ہے   نقش مراد آئینہ تیرا خیال ہے
آ اے مہ دو ہفتہ مرے پاس ایک روز   ہر آن تجھ فراق کی سینہ پہ سال ہے
زاہد کوں مثل دانۂ تسبیح ایک آن   کوچے ستی ریا کے نکلنا محال ہے
ے عاشقاں کی خید تامل سوں کر نظر   تیری بھواں کی یاد میں تن جیوں ہلال ہے
ل سوں زبانِ حال سوں کہتا ہے یہ سخن   غنچے کوں تجھ دہن سوں سدا انفعال ہے
روئے زمیں کا خال ہے زینت میں اے صنم   تیرا جو مثل نقشِ قدم پائمال ہے
تیری غمن کی یاد میں حسن نے سفر کیا   اس کے سفر کی راہ نگاہِ غزال ہے

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

مطا

خاموش گر رہا ہے ولی تو عجب نہیں
غواص کا ہمیشہ خموشی کمال ہے

حُسن تیرا مُرج پہ فاضل ہے — مکھ ترا رشکِ ماہ کامل ہے
جس کوں تجھ حسن کی نہیں ہے خبر — بے گماں دو جہاں میں غافل ہے
عشق کی راہ کے مسافر کوں — ہر قدم تجھ گلی میں منزل ہے
اے ولی طرز عشق آساں نہیں
آزمایا ہوں میں کہ مشکل ہے

نشہ بخشِ عاشقاں وو ساقیِ گل فام ہے — جس کی انکھیاں کا تصور بیخودی کا جام ہے
کھولنا زلفاں کا کچھ درکار نہیں اے خوش نین — یک نگاہ ناز تیری دو جہاں کا دام ہے
مت قدم رکھ اس طرف اے زاہد خلوت نشیں — غمزۂ خونخوارِ ظالم دشمنِ اسلام ہے
جس صنم کی سرکشی کا جگ میں ہے صیت بلند — شکر حق وو کافر بدکیش میرا رام ہے

اس سرو خوش ادا کوں ہمارا سلام ہے — اس یار بے وفا کوں ہمارا سلام ہے
لیتا نہیں سلام ہمارا حجاب سوں — اس صاحب حیا کوں ہمارا سلام ہے
اس باج دل میں میرے دوجا نئیں ہے مدعا — اس دل کے مدعا کوں ہمارا سلام ہے
ناز و ادا سوں دل کوں مرے مبتلا کیا — اس نازنیں پیا کوں ہمارا سلام ہے
آرامِ جان و دل ہے ولی جس کا دیکھنا
اس جانِ دل ربا کوں ہمارا سلام ہے

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

ترا مجنوں ہوں صحرا کی قسم ہے — طلب میں ہوں تمنا کی قسم ہے
سراپا ناز ہے تو اے پری رو — مجھے تیرے سراپا کی قسم ہے
کیا تجھ زلف نے جگ کو دوانا — تری زلفاں کے سودا کی قسم ہے
دو رنگی ترک کر ہر اک سوں مت مل — تجھے تجھ قدِ رعنا کی قسم ہے

ولی مشتاق ہے تیری نگہ کا
مجھے تجھ چشم شہلا کی قسم ہے

عارفاں پر ہمیشہ روشن ہے — کہ فنِ عاشقی عجب فن ہے
دشمنِ دیں کا دین دشمن ہے — راہزن کا چراغ روشن ہے
کیوں نہ ہو مظہر تجلئ یار — کہ دلِ صاف مثل درپن ہے
عشق بازاں ہیں تجھ گلی میں مقیم — بلبلاں کا مقام گلشن ہے
سفر عشق کیوں نہ ہو مشکل — غمزۂ چشمِ یار رہ زن ہے
مجکوں روشن دلاں نے دی ہے خبر — کہ سخن کا چراغ روشن ہے
گھیر رکھتا ہے دل کوں جامۂ تنگ — جگ منیں دور دور دامن ہے
عشق میں شمع رو کے جلتا ہوں — حال میرا سبھوں پہ روشن ہے

اے ولی صاحبِ سخن کی زبان
بزمِ معنی کی شمع روشن ہے

شکار انداز دل و دو من ہرن ہے — لقب جس شوخ کا جادو نین ہے
ہمے جیوں شہید لالہ رویاں — برنگ داغ دل خونیں کفن ہے
نہیں درکار گل گشتِ چمن زار — بہارِ عاشقاں دو گل بدن ہے

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

بجا ہے اس کوں کہنا خسروِ وقت — نظر میں جس کے وہ شیریں بچن ہے
ترا قد ہے بہارِ گلشنِ ناز — مثالِ سرو زیبِ انجمن ہے
خودی سوں اولاً خالی ہوا اے دل — اگر اس شمع روشن کی لگن ہے
غلام و فدوئ درگاہِ احمد — سدا اس کی زباں پر یہ بچن ہے
ہوا جو خادمِ شاہِ ولایت
ولی ہے والئ ملکِ سخن ہے

ترے لب پر جو خطِ عنبریں ہے — خطِ یاقوت سوں نقش نگیں ہے
چمن آرائے باغ خوش ادائی — نہال قد سرو گل جبیں ہے
کہو زاہد کوں جاوے اس گلی میں — اگر مشتاقِ فردوس بریں ہے
نہ آوے گی کدھیں لکھنے میں ہرگز — مصوریو ادائے نازنیں ہے
ولی جن نے سنا میرے سخن کوں
زباں پر اس کی ذکرِ آفریں ہے

ہر اک سوں مل، متواضع ہو، سروری یہ ہے — سنبھال کشتئ دل کوں قلندری یہ ہے
نکال خاطرِ فاتر سوں جامِ جم کا غم — صفا کر آئینۂ دل سکندری یہ ہے
بسار دل سوں آپس کے تو یاد خاقانی
ولی کوں دیکھ کہ اب رشکِ انوری یہ ہے

نکل اے دلربا گھر سوں کہ وقت بے حجابی ہے — چمن میں چل بہار نسترن ہے ماہتابی ہے
گیا ہے جب سوں وو گل رو چمن میں میکشی کرنے — ہر اک گل صورتِ ساغر، ہر اک غنچہ گلابی ہے

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

گلی میں اس ستمگر کی نہ جاے دل نہ جاے دل — کہ جاں بازی ہیں آفت ہے قیامت ہے خرابی ہے
کسے طاقت جو انکھیاں کھول کر دیکھے تری جانب — جھلک تجھ حسنِ روشن کی شعاعِ آفتابی ہے
وفاداری بہارِ گلشنِ خوبی ہے اے گل رو — نہ بوجھو سرسری ہرگز سخن میرا کتابی ہے
بہار عاشق کوں تازہ کرنا اے گل رعنا — تغافل ہے مدارا ہے کرم ہے بے عتابی ہے

ولی پایا رباعی چار ابرو کے تصور میں
تخلص چشم گریاں کا بجا ہے گر سحابی ہے

تری انکھیاں اوپر از بس بہار نیم خوابی ہے — گویا مضمون جامی سوں یہ رنگ انتخابی ہے
رہے کیوں ہوش عاشق کا سلامت دیکھ لو آفت — تبسم ہے، نگہ ہے، زلف ہے، چہرہ گلابی ہے

ولی اس بے وفا کے قول پر کیا اعتبار آوے
کہ ظالم ہے دو رنگی ہے ستم گر ہے شرابی ہے

مفلسی سب بہار کھوتی ہے — مرد کا اعتبار کھوتی ہے
کیونکہ حاصل ہو مجکوں جمعیت — زلف تیری قرار کھوتی ہے
ہر سحر شوخ کی نگہ کی شراب — مجھ انکھاں کا خمار کھوتی ہے
کیونکہ ملنا صنم کا ترک کروں — دلبری اختیار کھوتی ہے

اے ولی آب اس پری رو کی
مجھ سینے کا غبار کھوتی ہے

دل کوں تجھ باج بے قراری ہے — چشم کا کام اشک باری ہے
اے عزیزاں مجھے نہیں برداشت — سنگ دل کا فراق بھاری ہے

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

آتشِ ہجر لالہ رو سوں ولی
داغ سینے میں یادگاری ہے

عشق بے تاب جاں گدازی ہے　　حسن مشتاقِ دل نوازی ہے
جو ہوا رازِ عشق سوں آگاہ　　وہ زمانے کا فخرِ رازی ہے
پاک بازاں سوں یوں ہوا مفہوم　　عشق مضمونِ پاکبازی ہے
جا کے پہنچی ہے حد ظلمت کوں　　بس کہ تجھ زلف میں درازی ہے
تجربے سوں ہوا مجھے ظاہر　　نازِ مفہومِ بے نیازی ہے
اے ولی عشق ظاہری کا سبب
جلوۂ شاہدِ مجازی ہے

کوچۂ یار عین کاسی ہے　　جوگیِ دل وہاں کا باسی ہے
پی کے بیراگ کی اداسی سوں　　دل پہ میرے سدا اداسی ہے
اے صنم تجھ جبیں اُپر یہ خال　　ہندوے ہردوار باسی ہے
زلف تیری ہے موج جمنا کی　　تل نزک اس کے جیوں سناسی ہے
یہ سیہ زلف تجھ زنخداں پر　　ناگنی جیوں کنوے پہ پیاسی ہے
اے ولی جو لباس تن پہ رکھا
عاشقاں کے نزک لباسی ہے

سجن تجھ کان میں بالی کہو یہ کب سوں ڈالی ہے　　نہ کر بدنام پیروں کوں، نہ کہہ پیروں کی بالی ہے
کئی مقصود ہے دنیا، کئی مقصود جنت ہے　　مجھے مقصود دنیا میں مرے پیتم کی گالی ہے

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

ستارے بخت کے میرے عزیزاں آج روشن ہیں　　کہ اس آغوش میں دن رات ابروئے ہلالی ہے

ترا مکھ مشرقی، حسن انوری، جلوہ جمالی ہے　　نین جامی، جبیں فردوسی و ابرو ہلالی ہے
ریاضی فہم و گلشن طبع و دانا دل علی فطرت　　زباں تیری فصیحی و سخن تیرا زلالی ہے
نگہ میں فیضی و قدسی سرشت طالب شیدا　　کمالی بدر دل اہلی و انکھیاں غزالی ہے
توہی ہے خسرو روشن ضمیر و صائب شوکت　　ترے ابرو یہ مجھ بیدل کوں تیغ اصفہانی ہے
ولی تجھ قد و ابرو کا ہوا ہے شوقی و مائل!
تو ہر اک بیت عالی ہو ہر اک مصرع خیالی ہے

نہ پوچھو خود بخود اس شوخ میں کیا خوش ادا لی ہے　　نگاہ پاک بازاں حسن کے گلشن کا مالی ہے
نہ جانوں کیا بلا لاوے گی اس کے کان سوں لگ کر　　بلائے جان مشتاقاں کہ جس کا ناؤں بالی ہے
زباں پر قمریاں کے یہ سخن جاری ہے گلشن میں　　کہ عشق سرو قد رکھتا ہے جس کی فکر عالی ہے
ولی وہ سرو قامت ہے بہار گلشن خوبی
نہ رہنا اس کی صحبت میں نپٹ بے عقلی ہے

باغ ارم سوں بہتر موہن تری گلی ہے　　ساکن تری گلی کا ہر آن میں ولی ہے
تجھ عشق کی صدا سوں لبریز ہوں سراپا　　ہر استخواں میں میری آواز بانسلی ہے
امید ہے کہ ہووے مجھ درد سر کا درماں　　جامے کا رنگ تیرے اے شوخ صندلی ہے
مجکوں کہک سجن نے لاؤں گا بندگی میں
زمرے میں شاعراں کے ہر چند تو ولی ہے

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

قد میں تیرے وو خوش خرامی ہے — جس سوں تجھ ناز کی تمامی ہے
گرچہ سب خوب رو ہیں خوب ولے — سرد میرا سبھوں میں نامی ہے
ہر پلک تیری اے نگہ بد مست — نشہ بخشی میں شعرِ جامی ہے
سرو کوں باوجود آزادی — تجھ ستی دعوائے غلامی ہے

اے ولی اس کی بیت ابرو میں
معنیٔ نسخہ حسامی ہے

مو بمو میں تجھ غم سوں ضعف و ناتوانی ہے — ٹک کرم کرو ساجن وقت مہربانی ہے
دیکھنے سوں خوباں کے منع مت کرائے زاہد — موسم بزرگی نئیں، عالم جوانی ہے
تجھ سوں ہم نشیں ہونا، اے گل بہارِ دل — وجہ شادمانی ہے، عیشِ جاودانی ہے

سادہ رو جہاں کے سب گوش رکھ کے سنتے ہیں
اے ولی سخن تیرا، گوہر معنی ہے

مت تصور کرو مجھ دل کوں کہ ہرجائی ہے — چمنِ حسن پری رو کا تماشائی ہے
یاد کرتا ہے سدا مصرعِ زنجیر جنوں — دل بیتاب کہ تجھ زلف کا سودائی ہے
دیکھ کر اسکوں ہوئے سرو صنوبر پابند — اس قدر قد میں ترے جلوۂ رعنائی ہے

اے ولی رہنے کوں دنیا میں مقام عاشق
کوچۂ یار ہے یا گوشۂ تنہائی ہے

ترا مکھ ہے چراغ دل رُبائی — عیاں ہے اس میں نور آشنائی
لکھا ہے تجھ قد اوپر کاتب صنع — سراپا معنیٔ نازک ادائی

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

تو بے سر پاؤں لگ از بسکہ نازک　　نگہ کرتی ہے تجھ پگ کوں حنائی
تری انکھیاں کی مستی دیکھنے میں　　گئی ہے پارسا کی پارسائی

ولی ہنستی ہے ہر شب بزم میں شمع
پتنگ میں دیکھ کر عشق ریائی

اندوہ و غم کی بات ترے باج بن گئی　　آواز میری آہ کی پھر تا گگن گئی
تا حشر اس کا ہوش میں آنا محال ہے　　جس کی طرف صنم کی نگاہ نین گئی
سرے کا منہ سیاہ کیا ان نے جگ منیں　　جس کی نین میں پیو کی خاک چرن گئی
تہا سواد ہند میں شہرت نہیں صنم　　تجھ زلف مشک بو کی خبر تا ختن گئی

اب لگ ولی پیا نے دکھایا نہیں درس
جیوں شمع انتظار میں ساری رین گئی

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

ضمیمہ[1]

نازنین ناز سوں صحن میں آ
فرشِ گُل سب ہوئے چمن میں آ

جانِ خوباں کی اب ہوئی مجلس
ماہ ہو کر توں انجمن میں آ

کھول کر اس دہاں کے غنچہ کوں
طوطی مانند توں بچن میں آ

میں ہوں تیرے فراق سوں اندھا
مردمک ہو کے مجھ نین میں آ

آرزو ہے ولی کوں اے گل رو!
یک دو ساعت توں میرے تن میں آ

جاناں جفا کرے تو کہو کس سیں بولنا
نا دوستی دھرے تو کہو کس سیں بولنا

پیتا ہے مل شراب رقیبوں سیں رات دن
گر محتسب ڈرے تو کہو کس سیں بولنا

یک دو گھڑی جو ہم سیں ملے تو عجب نہیں
سب عمر یوں بسر کرے تو کہو کس سیں بولنا

سن کیا کہا ہے بن میں ولی کو لیو لئے کوک
انصاف سیں پھرے تو کہو کس سیں بولنا

کاں مرا صاحبِ افتخار گیا
اس کے جلنے سیں سب وقار گیا

یا الٰہی مرے سجن کوں ملاؤ
کہ جدائی ستی قرار گیا

یاد کر کے لکھا کہوں دل سیتی
کہ بہت مجکوں انتظار گیا

کیونکہ اپنا یہ غم گنواؤں میں
جو ہمارا وو غمگسار گیا

---

[1] کلیاتِ ولی مرتبہ ڈاکٹر نورالحسن ہاشمی میں ۴۳ غزلیں ضمیمہ میں شامل ہیں۔ یہ غزلیں کسی ایک نسخہ میں ملتی ہیں۔ یہاں پر ضمیمہ سے چند منتخب غزلیں پیش ہیں۔

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

صادق العیش کیا کہاؤں گا   عشق میرے کا روزگار گیا
تجھ بنا زندگی مجھے ہے حرام   میرے جینے کا اب آدھار گیا
صرف ولی سیں تو خودنمائی کوں
کر ستم اس پہ بے شمار گیا

دوست مت رکھ رقیب بدگو کوں   تر نہ روٹی نہ دے سیہ رو کوں
کارِ عاشق تو راست بازی ہے   کج نکو کر تجن تو آبرو کوں
گیسوئے تابدار دلبر کے   دام ہیں میرے دل کے آہو کوں
دلِ عشاق بند ہوتے ہیں   جب وو کھولے اپس کے گیسو کوں
خونِ عاشق ہوا شوخ چشم ولی
آب دیتا ہے تیغ ابرو کوں

ہیکل گلے میں جان سیں مصحف نمن دھرتا ہوں میں   مانند حافظ یاد کر ورد نام کوں پھرتا ہوں میں
لب حمد ثنا برد بسم اللہ و زلف ہے واللیل جیوں   لے درس قرآں رخ کا اب الشمس الضحیٰ پڑھتا ہوں میں
تجھ ید کوں جب سے بید لگا تب سیں ید بیضا ہوا   تبت یدا کا ورد اب دن رات جپتا ہوں میں
ہے سورۂ والعصر جیوں اس عصر میں تیرا یہ حسن   قد لم یکن کی سیر کا مشتاق ہو پھرتا ہوں میں
دعوت زماں یٰسین ہے یا ئے پریشانی یوں سے   انا فتحنا کن مدد تجکوں سجن پڑھتا ہوں میں
اب لافتیٰ الا علی لاسیف الا ذوالفقار   آنکھوں سے تیری یوں دے اُس واسطے ڈرتا ہوں میں
میرے سجن کوں کیوں ہوئے آسیب نازل اے ولی
احفظنی عن شر البلا اس قد اوپر پڑھتا ہوں میں

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

ترے دیکھنے کوں اے نرگس نَین
چلے چھوڑ آہو دیارِ ختن

ترے یاد کرنے میں اے نونہال
ہوا دل مرا رشکِ صحنِ چمن

کمربستۂ سوز ہوں جیوں پتنگ
لگی تجھ سیں اے شمع جب سیں لگن

وَلی کا بدن گُل کے پانی ہُوا!
ترے غم سیں جیوں شبنم اے گُل بدن

مجکوں تجھ بن کسی سوں کام نہیں
فکرِ ناموس و ننگ و نام نہیں

صفِ عشاق کوں بہ کعبہ قسم
غیرِ آوارگی امام نہیں

قاصدِ دل نہیں ہے غیر از آہ
اثرِ درد بن پیام نہیں

گرچہ لچھمن ترا ہے رام ولے
اے سجن تو کسی کا رام نہیں

زندگی جامِ عیش ہے لیکن
فائدہ کیا اگر مدام نہیں

عشق اس کا ہے ناتمام تجے
پی کی خاطر کا اہتمام نہیں

باغ میں سرو، نخل آہ دِسے
اے وَلی گر وہ خوش خرام نہیں

صاف دل کو اگر مدام رکھو
جامِ جمشید کا مقام رکھو

گر تمہیں تابِ انتقام نہیں
بے سمجھ مت کسی سوں کام رکھو

خال کی مت کرو طرفداری
خاطرِ زلفِ مشک فام رکھو

ناز کی سرکشی کوں دیکھوں گا
آج میرا نیاز نام رکھو

Scanned by CamScanner

سجن تم مکھ ستی کھولو نقاب آہستہ آہستہ | کہ جیوں گل سوں نکستا ہے گلاب آہستہ آہستہ
ادا نکہت کی گرمی سوں پسینا جب زنخداں پر | کہ جیوں خُم سوں نکستی ہے شراب آہستہ آہستہ
ہزاراں لاکھ خوباں میں سجن میرا چلے یوں کر | ستاروں میں چلے جیوں ماہتاب آہستہ آہستہ
سلونے سانورے یتیم تری سوتی کی جھلکاں نے | کیا عقدِ ثریا کوں خراب آہستہ آہستہ

دل و جاں اس لٹک و پر فدا ہے | ستم گر بے وفا یو کیا ادا ہے
بہ یک نظارہ دل دادیم از دست | وفا دشمن جفا جو کچھ بلا ہے
بہ مسکیں دل بدہ دیدار کی بھیک | نہ مانے تو گدا ہے بے نوا ہے
مرا چت لے چلا بن مکھ دکھا کر
ستم ہے اے ولی جور و جفا ہے

باغ ہے سیر ہے نظارہ ہے | سبزہ ہے لالہ ہے ہزارا ہے
یار کے کان میں دُرِ بالی | مہر ہے، ماہ ہے، ستارا ہے
ہات میں پنج تارہ مطرب کے | چنگ ہے، بین ہے۔ دوتارا ہے
نگہ شوخ قاتلِ خونخوار | سیف ہے، بانک ہے، دودھارا ہے
ملکِ دل کے خراب کرنے کوں | شاہ ہے، فوج ہے، نقارا ہے
آ، توں مجھ پر سنیں حجاب نہ کر | گوشہ ہے، رات ہے، اندھارا ہے
مانگ اپنی مراد توں اے ولی
آہ ہے، درد ہے، پکارا ہے

گل عذاروں کا صنم سردار ہے | ملکِ خوبی کا سپہ سالار ہے

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

اس جہاں کے باغ میں وہ خوش نین — نشۂ خوبی سیں نت سرشار ہے
بر منیں اس کے ہے جامہ صندلی — گل اناری سرا پردستار ہے
ہیں بھواں جس کے نمن تلوار کے — اس جواں کی ہر نگہ خونخوار ہے
بولتا نہیں مہرباں ہو میرے سات — شوخ ہے، بے مہر ہے، عیار ہے

مہربانی سیں ولی پر رحم کر
منتظر ہے طالب دیدار ہے

رخ اچھے تو غم نہ کر بعد خزاں بہار ہے — غم کی اندھاری سوں نہ ڈر رات چھپیں بہار آ
ابرو و چشم و زلف و بال خال و خط اس نگار کا — خنجر و سحر و عقرب و دانہ و دام و مار ہے

مل کے رہنا سجن عجب کچھ ہے — ہنس کے کہنا سجن عجب کچھ ہے
عاشق درد مند سیں اے جاں — دلبری کا سخن عجب کچھ ہے
صحبت غیر ترک کر پیارے — ایک تن ایک من عجب کچھ ہے
دیکھتا ہوں تو یہ دو عالم میں — عاشقی کی لگن عجب کچھ ہے
کیا کرے مال و دھن خزینہ کوں — یہ خبر سن رتن عجب کچھ ہے
سیر گلشن کو میں نہیں جاناں — حسن کا یہ چمن عجب کچھ ہے
سرو تجھ قد انگے غلام دسے — اے تو نرگس نین عجب کچھ ہے
منفعل ہو کے غنچے کہتے ہیں — خوش توں غنچہ دہن عجب کچھ ہے
حسن میں کوئی نہیں ترا ثانی — توں صدا گلبدن عجب کچھ ہے
برہ کی بات سیں نہ ٹلنا ہے — رمز یہ من ہرن عجب کچھ ہے

رکھ ولی پر سدا مہربانی
فکر کر یہ سجن عجب کچھ ہے

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

رُباعیات

دل جام حقیقت ستی جو مست ہوا — ہر مست مجازی سوں زبردست ہوا
یہ باغِ دِسا نظر میں تنکے سوں کم — اور عرشِ عظیم پگ تلے لپسٹ ہوا

ہے جیو دو عالم کا ترے مکھ پہ فدا — محتاج تری ذات سوں سرِ شاہ و گدا
مجھ عاجزِ بیکس پہ نظر رحم سوں کر — اے منظرِ ہر ناظر و منظورِ خدا

میخانۂ جگ کا جس نے سر جوش کیا — اس ہاتھ سوں عالم نے قدح نوش کیا
اس سیدِ عالم کوں جو دیکھا یک بار — یک بارگی عالم کوں فراموش کیا

یہ ہستیٔ موہوم دِسے مجکوں سراب — پانی کے اوپر نقش ہے یہ مثلِ حباب
ایسے کے اوپر دل کوں نہ کر ہرگز بند — آپس کوں نہ کر خراب اے خانہ خراب

تجھ مکھ کا ہے یہ پھول چمن کی زینت — تجھ شمع کا شعلہ ہے اگن کی زینت
فردوس میں نرگس نے اشارے سوں کہا — یہ نور ہے عالم کے نَین کی زینت

رکھ دھیان کوں ہر آن توں معبود طرف — رکھ سیس کوں ہر حال میں مسجود طرف
معدوم کوں موجود سوں کیا نسبت ہے — اولیٰ ہے کہ مائل ہو تو موجود طرف

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

دیوانِ ازل بیچ خدائے بے چوں
یہ حکم کیا عام کہ ہاں 'کن فیکون'
افرادِ دو عالم کا بندھا شیرازہ
اس دفترِ کونین پہ فہرست ہے توں

اے خلق کے زیبِ زین: مجھ حال کوں دیکھو
اے جدِّ حسن حسین! مجھ حال کوں دیکھ!
تجھ باج مجھے نہیں ہے دو جا جگ میں
شاہنشہِ مشرقین! مجھ حال کوں دیکھ!

تجھ عشق سوں نت بے سر و ساماں ہوں پیا
تجھ زلف سوں بیتاب پریشاں ہوں پیا
تجھ مکھ کی صفائی کوں نظر میں رکھ کر
مدت ستی جیوں آئینہ حیراں ہوں میں

تجھ عشق سوں عشاق کا من آگ ہوا
خورشید نمن، تمام تن آگ ہوا
ہر تختۂ لالہ پہ لکھے لالی سوں
تجھ رنگ کی غیرت سوں چمن آگ ہوا

تجھ نین میں جی دامِ محبت دیکھا
تجھ لب منیں، دل جامِ مروت دیکھا
تجھ مکھ کے بھیتر روزِ دسا روشن مجھ
تجھ زلف میں دل شامِ مشقت دیکھا

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

مخمسات [1]

مطلب نہیں ہے ہمکوں حسیناں! نعیم کا مجھ خوف نئیں ہے ہم کوں عزیزاں! جحیم کا
بندہ ہوں صدقِ دل سوں نبی الکریم کا مجھ درد پر دوا نہ کرو کچھ حکیم کا
بن وصل نئیں علاج برہ کے سقیم کا

ہر یک حرف نہ پاوے بنا لب بہ لب ستی پایا ہوں علم عشقِ معانی قطب ستی
پیدا ہوا ہے عشق کہو کس سبب ستی دیکھا ہوں قد و زلف و دہن پی کا جب ستی
کیتا ہوں جب سوں ورد الف لام میم کا

کاں ہے عزیز خسرو و کیواں کوں مرتبہ فغفور چین و کشور سلطاں کوں مرتبہ
جو حق دیا ہے عاشق بے جاں کوں مرتبہ جنت میں کب دیا ہے دو رضواں کوں مرتبہ
جو مرتبہ ہے تیری گلی کے مقیم کا

رونے سوں میرے فکر تجھے ذرہ وار نئیں مجھ دل میں بن فراق ترے اور خار نئیں
یک پل ترے فراق کی مجکوں بسار نئیں پی کے نزک انجھو کوں میرے کچھ وقار نئیں
عالم میں گرچہ قدر ہے دُرِ یتیم کا

ہادی بوعشق پاک کے عالم میں ہیں علیؑ ان کے محب کوں حق نے ہے دی طبع منجلی
ان کے علاوہ کے دل نئیں ہے سخت کھلبلی کرتا ہے اس کی زلف کی تعریف اے ولی
جو ہے مرید سلسلۂ مستقیم کا!

---

[1] کلیات میں ۱۸ مخمس ہیں۔

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

۲

تجھ قد نے مجھ نگاہ کوں عالی نظر کیا   تجھ مکھ نے شوق بدر کوں دل سوں بدر کیا
لب نے ترے عقیق کوں خونیں جگر کیا   مستی نے تجھ نین کی مجھے بے خبر کیا
دل کوں مرے بھواں نے تری جیوں بھنور کیا

تجھ چشم نیزہ باز کی جرات کوں دل میں رکھ   تیری بھواں کی تیغ کی دہشت کوں دل میں رکھ
پلکاں کی خنجراں کی صلابت کوں دل میں رکھ   تیری نگہ کے تیر کی ہیبت کوں دل میں رکھ
سورج نے تن اپس کا سراسر سپر کیا

ہے تجھ کوں مرتبے منیں کیواں سوں برتری   تجھ مکھ کوں دیکھ دنگ ہیں کیا حور کیا پری
ناہید میں کسی نے نہ دیکھی یہ دلبری   تجھ مہر کا ہوا ہے دل و جاں سوں مشتری
جب سوں ترے جمال پہ مہ نے نظر کیا

تیرا فراق تھا دل و سینہ پہ مثلِ سِل   مدت سوں دل رہا تھا ترے غم میں پا بہ گِل
دیکھا نہ تھا میں خواب میں آرام ایک تِل   تب سوں ہوا ہے محملِ لیلیٰ کی شکل دل
جب سوں ترے خیال نے دل میں گذر کیا

تیرے دَرس میں علم معانی پڑھا ہے جی   تجھ مکھ کوں دیکھ شرح بھی شمسیہ کی لکھی
لیلاوتی تو خیال میں پائے ہے منتہی   ہر شب تری زلف سوں مطول کی بحث تھی
ترے دہن کوں دیکھ سخن مختصر کیا

شہرت کا تیری جگ میں بجا ہر طرف دہل   تجھ سرو قد کوں دیکھ ہوئے بند سرو گل
سرشار تجھ نین کے نشے سوں ہے جامِ مُل   حق تجھ عذار دیکھے سوں سرجا ہے رنگِ گل
پیدا ترے بیاں ستی شہد و شکر کیا

تیری معاونت میں ہیں نت مرتضیٰ علیؑ   تو اس سبب سوں ملکِ سخن میں ہوا بلی
خورشید کی نمن ہے تری طبع منجلی   تیرا یہ شعر جگ میں موثر ہے اے ولیؔ
تو دل منیں ہر ایک کے جا کر اثر کیا

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

گلشن میں مجھ سخن کے اے صاحب جمال چل   مجھ دل کے چار باغ میں اے نونہال چل
مجھ طبع کے چمن میں اے رنگیں خیال چل   میری نگہ کی رہ پہ اے فرخندہ فال چل
ہے روزِ نیک ساعت اے ابروِ ہلال چل

تجھ زلفِ مشکبو کی پری باس گر بکھر   اس بو سوں آج مست ہے کیا جن کیا بشر
دل تجھ نگہ کے دام میں ہے بند سر بسر   تیری نگہ کی صید کوں اے نورِ ہر نظر
شک نہیں اگر ختن ستی آوے غزال چل

عالم کے خشک و تر نے کیا دل کوں جبر و دشت   کس اہلِ دل کوں جا کے کہوں دل کی سرگذشت
مجھ رازِ دل کا آج پڑا بام پر سوں طشت   ممکن نہیں ہے تن کی طرف اس کی بازگشت
جو دل گیا ہے دلبرِ دلکش کی نال چل

ہے سبزہ زارِ حسن سراپا سوادِ ہند   خوباں بانمک سوں بھرا ہے بلادِ ہند
عشاقِ باصفا کے ہے سینے میں یادِ ہند   تیرے زلفِ پیچ دار مجھ سوادِ ہند
اس راہ ما پیچ بیچ اے دل سنبھال چل

یہ حرف راست جا کے کہو زرق پوش کوں   اے شیخ خرام چھوڑ دے ظاہر کے جوش کوں
دیتے نہیں ہیں ساغرِ دل خود فروش کوں   وحدت کے میکدے میں نہیں بار ہوش کوں
اس بیخودی کے گھر کی طرف سدھ کوں ڈال چل

دینِ محمدی سوں ہے دو جگ کی آبرو   مطلوب ہے یہ اس کوں جو ہے کفر کا عدو
کر مختصر جہاں میں نہیں دنیا کی گفتگو   اے بے خبر اگر ہے بزرگی کی آرزو
دنیا کی رہ گزر میں بزرگوں کی چال چل

بوجھا ہے دل کے فیض سوں سارے جگت کی گت   آوے نہ کوئی کام بجز حق کے عاقبت
بدخصلتی کے ملک میں نہیں لیوے عافیت   گر عافیت کے ملک کی خواہش ہے سلطنت
خوش خصلتی کے ملک میں اے خوش خصال چل

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

دل کی بہشت اہلِ حقیقت کی بزم ہے وہاں کی شراب صاحبِ معنی کوں ہضم ہے

عالی ہیں بخت ان کے جنھیں وہاں کا عزم ہے اس انجمن کی سیر کا گر عزمِ جزم ہے

سایہ نمن تو پیر کے دائم دنبال چل

تجھ باج جان و دل کوں نشاط و طرب نہیں دل بستگی زلف سوں تری بے سبب نہیں

کہتا ہوں حرف راست اگرچہ ادب نہیں آیا تری طرف جو ولی تو عجب نہیں

آتے ہیں تجھ گلی منے صاحب کمال چل

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

مستزاد[۱]

بے تاب کیا شوق نے مجھ دل کوں بدن میں — گل پیرہناں کا
جیوں غنچہ کیا بند محبت کے چمن میں — رنگیں دہناں کا
مجھ دل کی نمن عشق سوں گردش میں ہمیشہ — تنہا نہیں خورشید
مشتاق ہو پھرتا ہے سدا ماہ گگن میں — سیمیں بدناں کا
مت بوجھ کہ ہے آپ سوں وحشت منیں آہو — اے کشتۂ خوباں
پھیلا ہے سحر جا کے یہ اطرافِ ختن میں — جادو نیناں کا
رکھتا ہے محبت کا سدا داغ جگر پر — ہر لالۂ رنگیں
تجھ عشق سوں کیا حال ہے ٹک دیکھ چمن میں — خونیں کفناں کا
فرہاد کی آتی ہے سدا روح، صبا ہو — مجھ شعر کوں سننے
مذکور ہے از بس کہ کوئی میرے سخن میں — شیریں بچناں کا

— ۲ —

کیتا ہے نظر جب ستی اس رشکِ پری پر — کھویا ہے چمن من
باندھا ہے جو گُن جیو کوں تجھ عشوہ گری پر — پھرتا ہے وہ بن بن
دیکھے سوں ترے داغ کے جلوے کوں جگر پر — بولا مجھے یوں دل
کیا خوب اٹھا نقش عقیق جگری پر — خورشید سوں روشن
چنچل نے نظر ناز سوں آہو پہ کیا نئیں — نرگس کی ہے سوگند

۱؎ کلیات میں ۹ مستزاد ہیں۔

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

قرباں ہوا اس چشم کی دالا نظری پر — عشاق کا تن من
ہموار کیا میرے اوپر تیغ زباں کوں — از بس کہ ہے طرار
باندھے ہے کمر ناز سوں اب حیلہ گری پر — وہ شاہد پُرفن
بوجھا ہے ولی تب ستی موہن نے مرن کوں — ذرے سوں بھی کمتر
کرتا ہے نظر جب ستی دستار زری پر — لے ہاتھ میں درپن

۳

معلوم نہیں کن نے مرے دل کوں لیا ہے — ان عشوہ گراں میں
کس شوخ ستم گر نے اسے تیغ دیا ہے — ان موکمراں میں
اس شوخ نظرباز کے اندازِ نگہ کا — گر کام نہیں یہ
دیوانہ مرے دل کوں کہو کن نے کیا ہے — جادو نظراں میں
ظاہر میں ترو تازہ و باطن میں ترا داغ — رکھتا ہے جو دائم
جیوں لالہ اُسے بوجھ کہ نیرنگ دیا ہے — خونیں جگراں میں
عاشق کوں ہے بے تابیٔ و بے طاقتیٔ دل — سرمایۂ بینش
بن عشق جو عالم میں فراغت سوں جیا ہے — ہے بے بصراں میں
تنہا نہیں سرشار ولی شوق سوں تیرے — اے ساقیٔ بدمست
تجھ عشق کا اس بزم میں جو جام پیا ہے — ہے بے خبراں میں

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

ترجیع بند

مرے دل میں وہ سروِ گل فام ہے — کہ جس شوخ کا خوش ادا نام ہے
رخِ روشن و زلفِ مشکینِ یار — مجھے یاد ہر صبح و ہر شام ہے
خلاصی نہیں تا دمِ زندگی — نگہ شوخ کی جیو کا دام ہے
برہ میں طلب مت کرو صبر کوں — برہ دشمنِ صبر و آرام ہے
جو دل یار کی مجکوں دیوے خبر — نہیں دل وہ جمشید کا جام ہے
شب و روز مجھ عاشقِ پاک کوں — فراموش کرنا ترا کام ہے
سدا تجھ پری رو کی خدمت منیں — ولی درد منداں کا پیغام ہے

شتابی خبر لے کہ بے تاب ہوں
ترے عشق میں بے خور و خواب ہوں

کہاں ہے عزیزاں وہ رشکِ پری — کہ جس ماہ رو کا ہے جگ مشتری
کہاں ہے وہ گلزارِ باغِ وفا — کہ ہے شان جس کی سدا دلبری
کرے جگ میں شرمندہ خورشید کوں — اگر بر میں پہنے لباسِ زری
وہی ہے مرے حرف کا قدرداں — کہ جوہر نہ بوجھے بہ جز جوہری
کرے کیوں نہ عشاق کے دل کوں بند — کہ رکھتا ہے انکھیاں میں جادو گری
عزیزاں کسی غیر سوں مت کہو — رقیباں کی دیکھا ہوں میں زرگری
کہو جا کے میری طرف سوں اُسے — تخلص ہے جس چشم کا عبہری

شتابی خبر لے کہ بے تاب ہوں
ترے عشق میں بے خور و خواب ہوں

www.urduchannel.in

بزورِ نزاکت بزورِ ادا
صفِ گل رخاں میں ہے تو مقتدا

مددگار تھے جب تلک بخت سعد
نہ رہتا تھا یک آن تجھ سوں جدا

یکایک ترے ہجر نے اے صنم
کیا محو سب عشرتِ ابتدا

کروں تجھ سوں کیوں آرزوے جواب
صدا کوں جو تمکین ہے بے صدا

ترے غم سوں تپتی ہے چھاتی مری
ہوئے اشک سوں دو نَین نزبدا

بجا ہے سنو گر مری التماس
کہ سنتے ہیں شہ عرضِ حالِ گدا

تغافل کوں مت کام فرما سجن
مری بات سن کر برائے خدا

شتابی خبر لے کہ بے تاب ہوں
ترے عشق میں بے خور و خواب ہوں

ترے دیکھنے کوں اے نرگس نَین
چلے چھوڑ آہو دیارِ ختن

وہ مانندِ شمشیر پانی ہوا
جو دیکھا ترے ابروے تیغ زن

تری یاد کرنے سوں اے نونہال
ہوا دل مرا رشکِ صحنِ چمن

کمر بستۂ سوز ہوں جیوں پتنگ
لگی تجھ سوں اے شمع جب سوں لگن

کیا دل نے تیری گلی میں مقام
کہ بلبل کا دائم ہے گلشن وطن

دیا جی جو تجھ فتنۂ ناز کوں
ہوا صبحِ محشر سوں اس کا کفن

سراپا بدن گل کے پانی ہوا
ترے غم سوں جیوں شبنم اے گل بدن

شتابی خبر لے کہ بے تاب ہوں
ترے عشق میں بے خور و خواب ہوں

ترے ابروؤں کا جو دیکھا کمال
گدائی کا کاسہ لے آیا ہلال

ترے گوش میں گوشوارے نہیں
ہوا نجم کا بدر سوں اتصال

فراموش دل سوں کیا حور کوں
نظر جس کوں آیا ہے تیرا جمال

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

عجب روز تھا اور عجب وقت تھا
جدائی کا ہرگز نہ تھا احتمال

نہایت کوں ہووے گا سی پارۂ دل
ترے مکھ کی مصحف سے نکلی ہے فال

جو کچھ اس سوں ظاہر ہوا تھا مجھے
ہوا ہے وہی حال اے نونہال

تمنا نہیں اور کچھ دل منیں
سدا تجھ سوں میرا یہی ہے سوال

شتابی خبر لے کر بے تاب ہوں
ترے عشق میں بے خور و خواب ہوں

کہو بات اس شوخ بیباک کی
حقیقت، کہو اس ستم ناک کی

ہوا مجھ پہ ظاہر کہ ہر سیس کوں
لیاقت نہیں تیرے فتراک کی

زمیں پر رکھا جب سوں اس نے قدم
ہوئی شان اس روز سوں خاک کی

ہوئی برق شاگرد آخر کوں آ
ترے غمزۂ شوخ و چالاک کی

شرابِ جوانی سوں سرشار ہے
کہاں بات سنتا ہے غمناک کی

سدا عاشقاں کھینچتے ہیں جفا
جفا کار ہے گردش افلاک کی

اُلس ناز کے مت ہو فرمان میں
قسم ہے تجھے ایزدِ پاک کی

شتابی خبر لے کر بے تاب ہوں
ترے عشق میں بے خور د خواب ہوں

ترے مکھ پہ اے نازنیں یو نقاب
جھلکتا ہے جیوں مطلعِ آفتاب

ادا فہم کے دل کی تسخیر کوں
ترا قد ہے یو مصرعِ انتخاب

بجا ہے ترے حسن کی تاب سوں
تری زلف کھاتی ہے گر پیچ و تاب

نظر کر کے تجھ مکھ صفائی اُپر
ہوئی آرسی شرم سوں غرقِ آب

ترے عکس پڑنے سوں اے گل بدن
عجب نئیں اگر آب ہووے گلاب

کریں بخت میرے اگر ٹک مدد
ولی اس سجن سوں ملوں بے حجاب

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

تعالیٰ تغافل کا اب وقت نئیں — مرا حال سن کر اے عالی جناب

شتابی خبر لے کہ بے تاب ہوں
ترے عشق میں بے خور و خواب ہوں [1]

---

[1] کلیات میں دو ترجیع بند ہیں۔

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

قصائد[1]

در حمد و نعت و منقبت و موعظت

لے زباں پر تو اول اول
نامِ پاکِ خدائے عزّ و جل

لائق حمد نئیں ہے اس بن اور
اس اُپر متفق ہیں اہلِ ملل!

یاد اس کی ہے سب اُپر لازم
شکر اس کا ہے مدعائے سکل

آسماں اور زمیں کے سب باکن
یاد کرتے ہیں اس کوں ہر پل پل

شکر اس کا محیطِ اعظم ہے
وہ ہے سلطانِ بارگاہ ازل

اس کے بھیتر اگر شناور ہوں
روز حشر تلک سکوں نہ کل

بعد حمدِ خدائے بے ہمتا
یاد کر نعتِ سیّدِ مرسل

جس کی ہمت کی ہے ترازو میں
دو جہاں مثل دانۂ خردل

اس کی مجلس میں آ ہوا ہے کھڑا
صفِ آخر میں جوہرِ اول

گر ہو وہ آفتاب گرم شتاب
آسماں جا ہیں مثل موم پگھل

دیکھ اس کے جلال و عظمت کوں
بادشاہاں کا رنگ ہے دنگل

گر کرے بحر پر غضب کی نظر
ماہیاں جائیں جل کے بھیتر جل

اس فصاحت اگے دسے مجکوں
نطقِ سبحانِ عبارت مہمل

کاملاں سوں سنا ہوں یہ نکتہ
عشق اس کا ہے ہادیٔ اکمل

نام اس کا ہے حرزِ ہر مومن
یاد اس کی ہے دافع کل و ل

دیکھ اس زلف و مکھ کوں بجا ہے
بحر اور بر میں عنبر و صندل

---

[1] کلیات میں کل ۶ قصائد ہیں۔

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

بعد اس آفتابِ انور کے / چار ہیں اہلِ علم و اہلِ عمل
صاحبِ صدق و عدل و علم و حیا / ایک سوں ایک اکمل و افضل
ان کو اصحاب میں سباقت ہے / دین کوں جو کئے قبول اول
ہیں دُجے وہ کہ دین کے بل سوں / کفر کے دست و پا کوں کیتے شل
ہیں تجے وہ کہ جن کے لوہو سوں / رنگ پکڑا کلامِ عزّ و جل
ختم خلفا کی کیا کہوں میں بات / جس کے رتبے کا عرش پر ہے محل
جب ہوا وہ سوارِ دُلدُل پر / فوج پر فوج دل پہ مارا دل
وہ ہے یکتائے دیں کہ جن نے کیا / لاکھ مشکل کوں ایک پل میں حل
نام اس کا کہ جس کے تقوے سوں / زور نے زور بل نے پایا بل
ہے علیؓ وہ کہ جس کی دہشت سوں / جی گیا دشمناں کا تن سوں نکل
خوف اس کا عدو کی چھاتی پر / جیوں ہرن کے ہنے اوپر چیتل
ہیں یہ چاروں ستونِ شرعِ متین / دیں کا ہے ان سوں مستقیم محل
مشرق و مغرب و جنوب و شمال / سب کوں ان چار ذات سوں ہے بل
چار عنصر ہیں دین کے تن کے / چار دیوار باغِ شرعِ نچل
ہیں یہ اسلام کے صحیفے پر / چار اطراف صورتِ جدول
نام ان کا ہے عرش کے اوپر / گرچہ ظاہر ہیں آسماں کے تل
بعد ان کے ہیں دو امامِ جہاں / نورِ چشمِ پیمبرِ مرسل
ہر دو سلطانِ کشورِ کونین / ہر دو مقبول شاہِ روزِ ازل
ایک کا تن ہوا ہے اطلس سبز / ایک خوں سوں زمین کیا مخمل
ملکِ ہستی میں دشمناں کے سبب / جو کہ گزرا ہے ان پہ حال کبل
اس میں دم مارنے کی جا گہ نہیں / یہاں خموشی ہے سب ستی افضل

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

مقصدِ دو جہاں وہ پایا ہے
جو کیا جی کوں ان اُپر بل بل

کرم حق ہے آرزو سب کی
ترکِ دُنیا ہے مدعائے شکل

گل دنیا کوں زیبِ تاج نہ کر
یہ ہے سرپا تلک خیل و دغل

اس سوں ہرگز نہ باندھ جی اپنا
کہ مبادا ہو دین بیچ خلل

ایک گھر میں رہے نہ نخلی یہ
طالب یار تو ہے یہ چنچل

اہل دانش نہ جائیں اس کے نزیک
طلب اس کی نہیں ہے جز اجہل

پر کدورت ہے سر سوں پاؤں لگ
گرچہ ظاہر ہے صورتِ نرمل

یہ کسی سوں وفا نہ کی ہرگز
بے وفا ہے مدام یہ کسمل!

مثل قاروں نہ باندھ مال سوں دل
مت زہیں زندگی میں جائے نکل

اس کی صحبت میں اے خجستہ خصال
نہیں حاصل بغیر درد و کسل

یہ ہے پالغز طامعان و حریص
اکثر اس دیکھ کر گئے ہیں پھسل

ترک کر سب کوں بات میری سن
حرف شیریں ہے یہ ز شیر و عسل

مرتبہ بوجھ عشق بازاں کا
یہ ہیں ملکِ وفا کے اہل دُوَل

عالماں سوں پچھا ہوں میں اکثر
عقدۂ دل کوں نئیں کیا ہے حل

جو کہا حالِ دل کوں میں جا کر
بے حجابانہ عشق کے آ گل!

مرحبا کہہ کے مجھ بلایا پاس
عقدۂ راز کی بتایا کل

یوں کہا، دیکھ درس شاہد راز
چھوڑ دے درس قطبی و منہل

پیچ اس زلف کا نہ پاوے کوئی
گر مطول پڑھے دگر اطول

لکھ دیئے اس کوں بندگی کا خط
سب پری پیکرانِ چین و چگل

اس قدر ہے وہ یار بے پروا
جب مرے عاشق اس کوں آئے کل

یو نہ پوچھے کہ کیوں دوانے نے
عشق میرے میں جی دیا تلمل

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

فیض سوں اس نین کے ہے بینا
نرگستاں ہوا ہے سب جنگل

وحشت آہواں کوں رام کرے
گر کرے یک نگاہ وہ چنچل

جب سوں اس کا خرام دیکھے ہیں
چال اپنی بسر گئی منگل

وصف اس گیسوؤں کا کیا بولوں
مشک جس کے آگے ہو بوے بصل

ہووے غیرت سوں سرکہ پیشانی
گر سنے اس لباں کی بات عسل

جاں تلک ہیں جہاں میں سیمیں ساق
زرد رو اس آگے ہیں جیوں پیتل

گرم رو ہو وہ گر چمن بھیتر
جیوں گل شمع گل پڑیں گل گل

جن نے اس شمع رو کوں دیکھا ہے
جیوں پتنگ پر گئے ہیں سکے جل

ہو سکے اس پری کا ہم زانو
آرسی دل کی ہو کیا صیقل

جس رین میں اسے نہ دیکھوں میں
ہے مرا جیو اس اپر بل بل

جیوں ستارے ٹوٹیں فلک اوپر
یوں انجھو مکھ اپر پڑیں ڈھل ڈھل

عشق اس کے کا جو کٹک دیکھا
عقل کی فوج میں پڑی ہل چل

دیکھ اس آفتاب کوں جب آکر
کھول انکھیاں کوں اپنی مثل کنول

عشق مرشد سوں سن کے یہ باتیں
دل سوں ہر حرف پر گیا بل بل

تجھ پیو کے گلے لگانے کوں
شوق میرا چلا کشادہ بغل

دور کر مکھ اپر سوں یہ گھونگھٹ
پاک بازاں سوں کیوں اِتا اوجھل

اس کے بالاں طرف چلا اٹھ دل
مثل دیوانہ جگ میں تھا سانکل

دیکھ اس دلربا کوں برقعے میں
یوں کہا ہو کے مضطر و بے کل

ناخدا ترس آج سوں نئیں تو
تجکوں بوجھا ہوئی ز روز ازل

مجھ اپر یوں ستم روا نہ رکھے
گر ہو خوف خدائے عز و جل

سن کے یہ بات مکھ سوں پردے کوں
یوں اٹھایا درس کوں دینے بل

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

بوئے گل یار اُلس میں راز و نیاز   خُسن دل کی کلی ہوا بیکل
دیکھ اسکوں کہ یک بیک آیا   یہ سخن مجھ زباں سوں باہر نکل
اس قدر ہے صفا ترے مکھ پر   کر گیا ہے نگہ کا پاؤں پھسل
وصف ترے کا کیوں نہ ہوں ناظم   طبع یاں دور تی ہے جیوں کوتل
ہے شفا بخش یا تجھ قدم کی خاک   درد کے درد کا ہے صندل
تجھ قدم میں بو کچھ ہے رنگ صفا   نہ دیکھا اس کوں خواب میں مخمل
وہ ہے تیری قبائے دارائی   ترنج اطلس ہے جس اکے کمل
عشق ترا ہے موج طوفاں جوش   جس سوں ہے عقل کی بنا میں خلل
تو تغافل سوں دل کوں کھینچا ہے   بوجھی ہوی بات جب نہ کیا اٹکل
دل جو تجھ زلف بیچ بند ہوا   کون کھولے یہ عقدۂ لاحل
دل ہے اسپند تب ستی جب سوں   غم میں تیرے ہوا ہے تن منقل
قد سوں ترے یہ جی نہال ہوا   وصل ترے سوں دل نے پایا پھل
جس کوں اے مہ نہیں ہے ترا وصل   تنگ ہے اس پہ خیمۂ طبق کا محل
جو جدا تجھ سوں نور اے خورشید   ماہ کی شکل ود پڑا گُل گُل
بس کہ دیکھا ہوں آب تجھ مکھ کی   آنسو آتے ہیں مجھ نین میں اُبل
نور خورشید کی نمط اے شوخ   حسن تجھ مکھ اپر رہے جھل جھل
دل نے بولا کہ یہ چھلاوا ہے   دیکھ کر یہ ترا جمال چنچل
آہواں لکھ دیئے غلامی خط   دیکھ تجھ نین میں خط کاجل
دیکھ تری یہ چشم رشک غزال   مدح تیری میں یہ کہا ہوں غزل

غزل

اے یہ ترے نین ہیں وو چنچل   دیکھنے جن کوں خلق آوے چل

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

عاشقاں پر چلا ہے یہ غمزہ   ہاتھ میں لے کے تیغِ تیزِ اجل

تجھ پلک کا بیان کیوں کہ کروں   جس کی ہے یاد مجکوں نت پل پل

اے عدیم المثال دو نہ دِکھے   کر مکرر دکھے تجھے احوَل

یاد تری بھواں کی مجھ دل میں   جیوں مچھی کے گلے منیں ہے گل

دیکھ تری نین میں پُتلی کوں   عالماں میں پڑا ہے جنگ و جدل

ایک کہتے ہیں مکھ یہ کعبہ ہے   اس میں پتلی نے کیوں کیا ہے محل

اور ہیں اس اُپر کے مسجد میں   کن ڈالا ہے طرحِ رنگ دیول

آخرش اتفاق سوں بولے   یہ ہے صنعِ خدائے عزوجل

اے مہ مہرباں کرم سیتی   شب تاریک بیچ گھر سوں نکل

ڈر نکو ترے ساتھ آوے گی   آہ مجھ دل کی ہاتھ لے مشعل

اشکِ چشم اور غبار دل سوں لے   عاشقاں راہ میں گئے دلدل

ہاں مبادا پھسل پڑے اس ٹھار   ٹک نزاکت سوں یہاں سنبھال کے چل

کیا کہوں تجھ رقیب کے حق میں   بات جس کی ہے تلخ از حنظل

غیر اس کے کہ روز عشرت میں   ناگہاں اس کوں مکھ دکھاوے اجل

یوں رقیباں کی گفتگو ہے قبیح   جیوں کہ ارذل کی زشت ہے کل کل

اے ولی ترک کر یہ حرف دراز
کہ ہے خیر الکلام قلّ ودل

ابر میں یہ نہ بوجھ نعرۂ رعد   باجتے وصل کی خوشی کے طبل

دل کوں شادی ہے کیوں نہ باجے آج   ہر طرف جگ میں تال اور مندل

خلق عالم میں حق کی حکمت سوں   جب تلک دکھ کوں ہو دوا سوں خلل

زندگانی کے دردِ سر کا علاج   موت ہو دشمناں کے سر صندل

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

عمر تیری دراز ہو جگ میں　　جب تلک ہوں مطوّل و اطول

اے ولی یہ قصیدۂ رنگیں　　جگ میں رکھتا نہیں نظیر و بدل

جو ہیں پیاسے سخن کے ان کے نزدیک　　شعر میرا ہے آب سوں نرمل

گوشِ حاسد میں جب پڑے یہ شعر
راکھ ہو جائے رشک سوں جل جل

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

قصیدہ

در مدحِ حضرت شاہ وجیہہ الدین نور اللہ مرقدہٗ

ہوا ہے خلق اُپر پھر کے فضلِ سبحانی — کیا ہے ابر نے رحمت سوں گوہر افشانی
یہ آبِ تازہ ونیا گوہر کوں دیکھ خجلت سوں — صدف کی بیت میں گل کر ہوا ہے جیوں پانی
تمام پات "یسبح بحمدہ" کے بہ حکم — زبانِ حال سوں کرتے ہیں ذکرِ سبحانی
قطارِ قطرۂ شبنم سوں آج سبزۂ خضر — لے سبحہ ہاتھ میں کرتا ہے ادعیہ خوانی
ہر اک طرف جو ہوئی بس کہ ریزشِ باراں — کیا ہے آج تفرج نے جوشِ طوفانی
اس آبِ روح فزا کے لطافت کوں دیکھ — چھپا ہے پردۂ ظلمت میں آبِ حیوانی
ہوئی ہے غنچہ نمن جگ کوں بس کہ جمعیت — عجب ہے اب رہے سنبل نمن پریشانی
ہر ایک قطرۂ شبنم ہے غیرتِ گوہر — ہر ایک پات پہ برسا جو ابرِ نیسانی
ادب سوں حضرتِ حق کے زبسکہ سمٹے ہے — ہر اک کلی ہے سو جیوں کودکِ دبستانی
چمن میں اس کے کرم نے دیا ہے حکمت سوں — ہر ایک پھول کی پنکھڑی کوں رنگ جانی
یہ لطف دیکھ ہوا ہے دماغ بس کہ بحال — بدل ہوئی ہے اتی حافظے سوں نسیانی
تمام ملک ہوا حق کے فضل سوں آباد — رہا نہیں ہے جگت میں نشانِ ویرانی
جو اس کے بھید کے پیاسے تو وہ یہ پانی دیکھ — پیے ہیں آبِ نمط رازہائے پنہانی
زہے بہارِ حلاوت، زہے بہارِ طرب — کہ بلبلاں نے لیا شیوۂ غزل خوانی
سو اس بہار میں آیا ہے عرس حضرت کا — ہوئی ہے پھر کے عیاں حشمتِ سلیمانی
چراغ گرد میں روضے کے جو ہوئے روشن — ہر اک چراغ ہے جیوں آفتابِ نورانی

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

ہوا ہے بسکہ طراوت سوں یہ مکاں سرسبز　　ہر اک سفال پہ دیتا ہے رنگِ ریحانی
چراغ یہاں کے ستارہ نمن ہیں گرداں نت　　دیئے ہیں خرچ کوں تعلیم سبحہ گردانی
ہوا ہے گنبدِ پُر نور آج طبلۂ مشک　　زبس کہ عود و عنبر کی ہوئی فراوانی
قمر ہے آج لطافت سوں غیرتِ گلزار　　کیا ہے خلق نے اس پر جو بس گل افشانی
وہ جسم روح ہے اور اس کا ہے جسم مرقدِ پاک　　کہ جس کے گرد ملائک کریں سبق خوانی
لو دینِ پاک میں بے شک ہے تو وجیہ الدین　　عدم ہے آج زمیں کے اوپر ترا ثانی
تری طبیع کوں دیا حق نے فہم پر مقصد　　تری زباں کو سزاوار ہے سخن دانی
ہے ملک دیں میں تری ذات کوں شہنشاہی　　ہے نقدِ علم ترا سکۂ مسلمانی
ہر اک کوں اس سوں خبر نئیں جگ کے صفحے پر　　تجھے جو کشف ہوئے راز ہائے پنہانی
دیا ہے حق نے تجھے جامع الکمالاتی　　عطا کیا ہے تری ذات کوں ہمہ دانی
عجب نہیں ہے جو دے عقل کوں وہ آج سبق　　جو اس جناب میں آ کر کیا سبق خوانی
تجھ آفتاب سوں جو کئی کیا ہے کسبِ شرف　　وہ سرخ رو ہے سو جیوں جوہرِ بدخشانی
رہیں انپس میں الجھی دنگ ہو سو جیوں تصویر　　ملائکاں جو دکھیں یہ جمالِ نورانی
خدا کی یاد میں از بس کہ محویت ہے تجھے　　ہوئی ہے ختم تری ذات پر خدادانی
تو وہ ہے فیض رساں جگ میں اے مبارک ذات　　کہ تجھ سوں فیض لئے عالمانِ ربانی
تجھ آستاں پہ سُرَج تا کہ آ کرے سجدہ　　ہوا ہے سر سوں قدم تک تمام پیشانی
تری جناب سوں ہے فیض طالباں کوں مدام　　ترے کرم سوں ہوا اکثر کوں قربِ حقانی
تری ہے ذات سراپا حقیقتِ انسان　　اگرچہ حق نے دیا سب کوں شکلِ انسانی
ترے کرم سوں ہوا دل خوشی سوں آج بدل　　وہ غم کہ طول میں تھا جیوں شبِ زمستانی
تجھ آستانِ مبارک پہ مثلِ نقشِ قدم　　رکھے ہیں سیس جبہ ایرانی و جبہ تورانی
تری جناب کا وہ صحن ہے سراپا نور　　کہ جس کی خاک بہ از سرمۂ صفاہانی

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

وہ آبِ خضر سوں دل سرد کیوں نہ ہو دائم
یہ حوضِ پاک سوں جو کئی کہ آ پیا پانی

نزیک حوض کے کنواں ہے آبروے نین
کہ جس کی چاہ میں دائم ہے ماہ کنعانی

عجب یہ جائے مبارک ہے موردِ رحمت
نہیں ہے رات کہ نئیں اس میں ذکرِ قرآنی

وہ فیض بخش ہے مسجد مکان برجستہ
کہ جس کے وصف میں بولا ہوں کعبۂ ثانی

فلک پہ فخر زمیں گر کرے تو نئیں ہے عجب
کہ اس کے سر پہ یہ گنبد ہے تاجِ خاقانی

ہے آرسی کی نمط مدرسہ یہ روشن و صاف
نگاہ کوں ہے تماشے سوں اس کے حیرانی

ترے جو ذکر میں رہتے ہیں ذاکراں دائم
ہے ان کوں حضرتِ داؤد کی خوش الحانی

کئے ہیں وصف ترے گرچہ صد ہزاراں نے
ولے ولیؔ نے کیا مدح میں گلستانی

نئے قلم ہے مرا نئے شکر سوں شیریں تر
کیا ہوں بس کہ حلاوت سوں شکر افشانی

لکھا ہوں دل کوں ولیؔ کے یہ مصرعِ عرفیؔ
کہ ایں قصیدہ بیاضی[1] بود نہ دیوانی

---

[1] اہلِ عجم اپنے بہترین اور نفیس کلام کو دیوان سے الگ ایک بیاض میں لکھ لیا کرتے تھے۔ اسی طرف عرفیؔ نے اپنے قصیدے میں اشارہ کیا ہے۔ عرفیؔ کا قصیدہ ابوالفتح کی شان میں ہے جس کا شعر ہے۔ ؎

زمانہ خواند و فلک بر بیاض دیدہ نوشت ÷ کہ ایں قصیدہ بیاضی بود نہ دیوانی

مثنوی

در تعریف شہر سورت

عجب شہراں میں ہے پر نور یک شہر
بلاشک وہ ہے جگ میں مقصد دہر

اَہے مشہور اس کا نام سورت
کہ جاوے جس کے دیکھے سوں کدورت

جگت کی آنکھ کا گویا ہے یہ نور
اچھو اس نور سوں ہر چشم بد دور

شہر جیوں منتخب دیوان ہے سب
ملاحت کی وہ گویا کھان ہے سب

سُرج سُن آب اس کی جگ میں کانپا
سمندر موج زن رگ رگ میں کانپا

کنارے اس کے اک دریائے تپتی
کہ دنیا دیکھنے کوں اس کے تپتی

کیا سب تن خجالت سوں یہ جیوں عرق
ہوا دریا الیس کے عرق میں غرق

شہر سوں ہے وہ ہم بازو ہمیشہ
دریا سوں ہے وہ ہم پہلو ہمیشہ

کہ آب خضر کی ہے اس میں تاثیر
ہوا دیتی ہے اس کی یاد کشمیر

وہاں اشنان جب کرتا ہے عالم
صبح اور شام جپ کرتا ہے عالم

عجب قلعہ ہے وہاں اک با قرینہ
کہ جیوں انگشتری اوپر نگینہ

نزک قلعہ کے باڑا گھاٹ ہے وہاں
کہ دائم گلرخاں کا ہاٹ ہے وہاں

رہے اس حاشیے پر جائے آرام
طلسمی باغ وہاں ہوتا ہے ہر شام

اے بلبل پاک بینی سوں نظر کر
کثافت کی نظر سوں بس حذر کر

کھلے ہیں ہر طرف رخسار کے گل
ہر اک گل کے نزک وہاں پر ہے سنبل

جو کئی دیکھا ہے اس کا باغ رخسار
ہوا اک دید میں وہ محو دیدار

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

جو ہیں وہ محض تصویرات اخلاص
سو عاشق پروری میں وہ سمجھ ہیں خاص

کہاں ہے ساقیِ اخلاص انگیز
محبت کی کرے مے مجھ اُپر ریز

صفائی سوں کھلے مجھ جیو کا باغ
کروں اس دردِ مے کوں مرہم داغ

اہے سورت حقیقت کی نشانی
کہ ہیں معمور وہاں اہل معانی

شرافت میں یہ ہے جیوں باب مکّہ
تو ہے سب ملک پر اُس کا جو سکّہ

اگر دیکھے ہیں لوگاں شام و تبریز
نہ دیکھا کوئی ایسا ملک زر خیز

کہ اس بھیتر کتے ایسے ہیں تجار
کہ قاروں کوں نہیں ان کے نزک بار

اِتی آتش پرستاں کی ہے بستی
سکھے نمرود واں آتش پرستی

فرنگی اس میں اِتے ہیں کلہ پوش
عدو وہاں جن کی گنتی میں ہے بیہوش

وہاں ساکن اِتے ہیں اہل مذہب
کہ گنتی میں نہ آویں ان کے مشرب

اگرچہ سب اہیں وہ ابنائے آدم
دلے بینش میں رنگا رنگ عالم

بھری ہے سیرت و صورت سوں سورت
ہر اک صورت ہے وہاں انمول مورت

ختم ہے امرداں اوپر صفائی
دلے ہے بیشتر حسنِ نسائی

سبھا اندر کی ہے ہر اک قدم میں
چھپا اندر، سبھا کوں لے عدم میں

کِشن کی گوپیاں کی نئیں ہے یہ نسل
اہیں سب گوپیاں وہ نقل، یہ اصل

زُلف اور مکھ کے طالب سوں کچھو بات
جسے ہر دن ہے عید، ہر رات شبرات

ہزاراں اس سبب شیدا ہیں بلبل
کہ ہیں وہاں غنچہ لب دائما گل

نہ کوئی وقت کھینچے شوخ چنچل
وہ مکھ کے باغ کن دیوارِ آنچل

نظر بھر کر دِکھو ہر گل بدن کوں
کہ ہے پردے سوں بے پروا اُنن کوں

اہے وہاں عاشقاں کوں عام آواز
کہ نہیں پردہ بغیر از پردۂ ناز

کسی کوں نہیں نظر بازی بِنا چین
کھلے ہیں رات دن سب غرفۂ نین

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

ہر اک لب ہیں سو جیوں یاقوت انمول — کرے وہ بات جب میٹھے لباں کھول
وہ باتاں نہیں سراپا ہے مٹھا قند — کہ جن باتاں اُپر ہے نیشکر بند
بڑا شیریں بچن سُن اُن کے لب جو — پھنسا اُس شہد میں جا کر مگس ہو
ہوا اُن کوں نکلنا کام دشوار — رہا وو آخری دم لگ گرفتار
شہر بھیتر جو آوے نہان کا دن — ہندو کی قوم کے اشنان کا دن
ہر جانب دِکھوں میں فوج در فوج — تجلّی کے سمندر کی اُٹھے موج
نین کی بیٹھ کشتی پر تو اے پاک — یہ طے کر سیج ہیں موج خطرناک
مہرباں ہو کے اے ساقیٔ کوثر — کرم سوں کشتیٔ مے مجکوں دے بھر
الہی کے لطف سوں کر دے عطا مے — جو اس نشے میں دریا کوں کروں طے

عبث باتاں ہیں بس کر اے ولی تو
نہ کر مقصد سوں اپنے کاہلی تو

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

قطعہ

در فراق گجرات

گجرات کے فراق سوں ہے خار خار دل
بے تاب ہے سینے منیں آتش بہار دل

مرہم نہاں ہے اس کے زخم کا جہاں منیں
شمشیر ہجر سوں جو ہوا ہے فگار دل

ادل سوں تھا ضعیف یہ پابستہ سوز میں
جیوں بال ہے اگن کے اُپر بے قرار دل

اس شہر کے نشے سوں اُ دل تر دماغ تھا
آخر کوں اس فراق میں کھینچیا خمار دل

سیرے بسنت میں آکے چمن دیکھ عشق کا
ہے جوش خوں سوں تن میں مجھے لالہ زار دل

حاصل کیا ہوں جگ میں سراپا شکستگی
دیکھا ہے مجھ شکیب سوں صبح بہار دل

ہجرت سوں دوستاں کے ہوا جی مرا گداز
عشرت کے پیرہن کوں کیا تار تار دل

ہر آشنا کی یاد کی گرمی سوں تن منیں
ہر دم میں بے قرار ہے مثلِ شرار دل

سب عاشقاں حضور اچھے پاک سرخ رو
اپنا اپس لہو سوں کیا ہے نگار دل

حاصل ہوا ہے مجکوں ثمر مجھ شکست سوں
پایا ہے چاک چاک ہو شکلِ انار دل

مجمر نمن ہوا ہے بدن سوزِ ہجر سوں
اسپند کی مثال ہے آتش سوار دل

افسوس ہے تمام کہ آخر کوں دوستاں
اس میکدے سوں اٹھ چلا سد گلبار دل

لیکن ہزار شکر و کی حق کے فیض سوں
پھر اس کے دیکھنے کا ہے امیدوار دل

www.urduchannel.in

فرہنگ

اُپاس :- بھوک - روزہ -

اُپاسی :- روزہ دار - فاقہ کرنے والا -

اُپر :- (اُوپر) پر، کے اوپر -

اُپرال :- پر (کے) اوپر -

اُپڑنا، انپڑنا :- ہاتھ آنا - پانا - پہنچنا -

اَپس، آپس :- آپ، اپنے آپ، خود، خودی -

اَپس میں :- آپ میں -

آپنا :- اپنا -

اِتا، اِتّا :- (اِتّی) اتنا - اتنی

اِتّاچ - اِتّا ہچ :- اِتنا - اتنا ہی -

اُتال :- شتاب، فوراً - ترت - پھرتا -

اُتاول :- اُتاولا -

ات پت :- اصل - نسب - خاندان -

اتڑنا :- ایک چیز پر دوسری رکھنا -

اتیت :- پردیسی - اجنبی -

اٹک :- روک - رُکاؤ -

اٹکل جانا :- اندازہ کرلینا - سمجھ جانا

اَجان، اَجانا :- بے جانا - انجان -

اُجھنا، اُچھنا :- اُٹھنا -

اَجھوں :- ابھی -

اَجھوں لگ :- ابھی تک -

اَچرج :- اچنبھا -

اَچھنا :- ہونا - رہنا -

اچھو :- ہو -

اَچھے، آہے :- ہے -

آدھار، اُدھار :- غذا -

آدھار :- ٹیک - سہارا - بھروسا -

ارگجا :- ایک خوشبودار مرکب -

اَڑکنا :- اٹکنا -

آسا، عصا :- ڈنڈا، عصا -

اِسم :- (اِسم) عمل - وظیفہ - اسم پڑھنا

اکاس، آکاس :- آکاش - آسمان -

اکنگ :- تنہا - کسی کی مدد نہ چاہنے والا

آگل :- آگے - سامنے -

اگن :- آگ -

اَگے، انگے :- آگے - سامنے -

آل :- آنچ -

آلس :- سستی -

النگ :- طرف - جانب - رُخ - چھلانگ

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

الیمانی :۔ (ال + یمانی) یمن کا
رہنے والا ۔
امرت بچن :۔ میٹھا بول ۔ محبوب ۔
اُمَس :۔ ہمت ۔ جرأت
اَنتر :۔ بھید ۔ دل کا بھید ۔
انجن :۔ سُرمہ ۔
انجھو :۔ آنسو ۔
انکھیاں ۔ انکھاں :۔ آنکھیں ۔
اُن کوں، اُنھوں کو :۔ اُن کو
اَنچل :۔ آنچل ۔
اَنحل :۔ جو حل نہ ہو سکے ۔
اندکار :۔ اندھکار۔ اندھیرا ۔
انیندی نین :۔ بے نیند آنکھیں جن میں
نیند کا خمار نہ ہو ۔
اونٹھ :۔ اوٹ ۔
اوجھڑ، اَوجھڑ :۔ تلوار کی جھڑپ ۔ وار
آواز ۔ آوازہ :۔ صدا ۔
اَوَل :۔ اوّل
آہو پچھاڑ :۔ ہرن کو پچھاڑنے والا ۔
اَہے :۔ ہے، رہے ۔
اَیا :۔ آیا ۔
آئے پر :۔ آنے پر

ب

باٹ :۔ راستہ
باج :۔ بغیر، خراج ۔
باختر :۔ پورب ۔ سورج ۔ علاقہ/خراسان
بادلی :۔ بدلی، ابر ۔
باڑ :۔ تلوار کی دھار
باڑا گھاٹ :۔ بالا گھاٹ تاپتی ندی
کے ایک گھاٹ کا نام ۔
باسک :۔ سانپوں کا بادشاہ ۔
باسی :۔ بسنے والا ۔
بال پن :۔ لڑکپن ۔
بالے بال :۔ بال بال میں ۔
بان :۔ تیر ۔
بتا :۔ سونا چاندی گلانے کی گھریا ۔
بتی :۔ بتی ۔
بچن :۔ بات، قول ۔
بدل :۔ کے لئے ۔ واسطے ۔
براگی :۔ فقیر ۔ بیراگی ۔
برہ :۔ ہجر ۔ فراق ۔
بسارنا، بسرنا :۔ بھلانا، بھولنا ۔
بستار :۔ تفصیل، سازوسامان ۔
بکسنا :۔ کھلنا، نکلنا ۔
بل بل :۔ قربان

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

بل جانا :۔ قربان ہونا ۔

بلی :۔ طاقت ور

بناں :۔ بنا ۔ بن

بندنا :۔ بندھنا ۔ باندھنا ۔

بند ہونا :۔ پابند ہونا ۔

بوت :۔ بہت ۔

بوج :۔ بوجھ ۔ سمجھ ۔ عقل ۔

بوجنا :۔ بوجھنا ۔

بولیا :۔ بولا ۔

بولے :۔ بول '

بھار :۔ باہر

بھاکر :۔ انداز سے جھکا کر

بھبھاس :۔ راگ کا نام

بھال :۔ بھالا ۔

بھاؤ :۔ ادا ۔

بھرنگ :۔ سادہ لوح ۔

بھبھوتی :۔ راکھ

بھجنگ :۔ کالا سانپ

بھنور :۔ بھنورا ۔

بھوئیں :۔ زمین

بیجلی :۔ بجلی ۔

بید :۔ وید ۔

بید خواں :۔ برہمن ۔ وید پڑھنے والا۔

بیراگی :۔ جوگی ۔

بیگ، بیگی :۔ جلدی ۔

پ

پات :۔ پتا

پاتال :۔ زمین کے نیچے ۔

پائنام :۔ نامزد ۔ تحت میں

پتنگ :۔ پتنگا ۔ پروانہ

پتی :۔ خط ۔ پرچی ۔

پٹ ۔ پٹ :۔ ٹپ ٹپ ۔

پٹکا :۔ کمر پر باندھنے والا رومال ۔

پتیانا :۔ اعتبار کرنا ۔

پچھن ہاری :۔ پوچھنے والی ۔

پچھیا :۔ پوچھا ۔

پچھے :۔ پیچھے ۔

پران :۔ جان ۔

پرت :۔ محبت ۔

پرلبی :۔ پرایا لبس ۔

پرم :۔ پریم ۔

پڑ :۔ پڑھ ۔

پڑیا :۔ پڑھا

پشانی :۔ پیشانی

پکھڑی :۔ پنکھڑی

پنتھ :۔ مذہب ۔

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

پوُ :- پہ ۔ پر ۔ اوپر ۔

پور :- دریا کا پورا ہونا ۔ سیلاب ۔

پوُرا :- پورہ ۔ گاؤں ۔

پونچی :- پہنچی

پھاندا :- پھندا

پھرکر :- پھیر کے ۔

بَیر :- بہن

پھسیا :- پھنسا

پھُل :- پھول

پی ، پیو :- معشوق

پیر :- درد

ت

تاسی :- ایک قسم کا کپڑا ۔

تان :- گانے کی تان

تَپ :- عبادت ۔

تجنا ۔ تٹنا :- چھوڑنا ۔ ٹوٹنا

تجے :- تیسرا ۔

تدھاں :- جب سے ۔ اس وقت ۔

تروار :- تلوار

تشریف :- خلعت

تس سوں :- اس لئے ۔ جس لئے ۔

تسبی :- تسبیح ۔

تکڑی :- ترازو

تمنا :- تم کو ۔ تمہارا ۔

توُں :- تب ۔

توں :- تو ۔ تم ۔

توبخ ۔ توبخہ :- توہی ۔

تھاٹ :- ٹھاٹھ

تھاٹو :- تھاہ

تھٹ :- بھیڑ ۔

تھٹنک :- رکاوٹ

تے :- سے

تیوں :- اُس طرح ۔

تیوبخ :- اسی طرح

ٹ

ٹک :- ذرا ۔ تھوڑا ۔

ٹھار :- جگہ ۔

ٹھور ۔ ٹھالو :- جگہ ۔

ج

جات :- جانا ۔

جالنا :- جلانا ۔

جاں :- جہاں ۔

جپ :- وظیفہ ۔

جتا :- جتنا ۔

جگ ۔ جگت :- جہاں ۔ عالم ۔

جلبل :- جل کر ۔ غصہ میں ۔

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

جل پور :۔ پانی سے بھری جگہ۔

جلیا :۔ جلا۔

جمدھر :۔ کٹار۔

جوت :۔ دمک۔ نور

جودھا :۔ سپاہی۔ بہادر۔

جوکھنا :۔ تولنا۔

جھاڑ :۔ پیڑ۔

جھانجا۔ جھانجھ :۔ پیر کا زیور

جھالا :۔ بکرا۔

جھُٹا :۔ جھوٹا۔

جھکار :۔ چکا چوند کرنے والا۔

جی باندھنا :۔ دل لگانا۔

جیو :۔ جی۔

جیوں کے :۔ جس طرح۔

چ

چٹ :۔ چاٹ۔

چپل :۔ تیز۔

چڑ :۔ چڑھ

چکارا :۔ ہرن کی ایک قسم، ایک تار کا ستار۔

چکرت :۔ حیران۔

چندر :۔ چاند۔

چہیے :۔ چاہیے۔

چوندھیر :۔ چاروں طرف۔

چھب :۔ انداز۔

چھند :۔ فریب۔

چیرا :۔ پگڑی۔

ح

حدث :۔ حدیث

حسامی :۔ تلوار والا۔

خ

خوش باس :۔ خوشبو۔

د

داڑم :۔ انار

دان :۔ پُن

دامی :۔ دام میں آنے والا۔

دَتن :۔ دانت۔

دُجا :۔ دوسرا۔

درا :۔ دریا۔

درپن :۔ آئینہ۔

دَرس :۔ درشن۔

دُرس :۔ سبق۔

دِسا :۔ نظر آیا۔

دِسنا :۔ نظر آنا۔

دنبال :۔ پیچھے۔

دنوں :۔ دونوں۔

دوبھاسی :۔ دو زبانوں کا جاننے والا۔

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

دیوے :- دیپک - دیا -

دھڑ :- ٹکڑے -

دیول :- مندر -

دھات :- طرح - ڈھنگ -

دھرم دھاری :- ایمان والا -

دَیا :- مہربانی -

دیس :- وطن - دن - دِوس -

دیکھناں :- دیکھنا -

دیوا :- چراغ

دَئی :- دی

ڈ

ڈبنا :- ڈوبنا -

ڈسیلا :- ڈسنے والا -

ر

راوت :- سپاہی

رام رامی :- صاحب سلامت -

رام کلی :- راگ کا نام

رَج :- خاک - جذبات شہوانی -
پیدا کرنے والی طاقت -

رکھے سر :- رکھ کر -

رَل جانا :- مل جانا

رُمال :- رومال -

روسنا :- روٹھنا -

رَہس :- شوق - امنگ -

رَین :- رات -

ز

زرینا :- زریں لباس -

زیب ور :- سجیلا -

س

ساجن :- سجن -

سار :- مثل -

سال :- کانٹا - زخم -

سباقت :- سبقت -

سَبل :- بل والا -

سُتے :- سوتے ہوئے -

ستی، سیتی، سوں :- سے -

سٹ دینا :- چھوڑ دینا -

سٹنا :- مارنا - بھولنا - ڈرنا -

سحر :- جادو -

سدا - سداں :- ہمیشہ -

سُرج :- سورج

سرجنا :- پیدا کرنا -

سُرجنا :- پھیلانا

سری جن :- ساجن - محبوب -

سری کا :- سا - مثل

سُکھا :- سوکھا - خشک -

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

سکل :- سارا - ہر جگہ ۔

سِکھے :- سیکھے ۔

سمرن :- تسبیح - رٹ - وظیفہ ۔

سناسی :- سنیاسی ۔

سَنا :- سننا - بھرنا - لتھڑنا ۔

سنتا :- کنجوس - بدحال ۔

سنجنجل :- آئینہ ۔

سنگرام :- جنگ ۔

سنگات :- ساتھ، سنگو ۔

سوباس :- معطر ۔

سوُر :- سورج ۔

سوں :- سے ۔

سہج :- آسان ۔

سیس :- سر

ش

شانِ عسل :- شہد کا چھتا

شفا :- بوعلی سینا کی ایک تصنیف

شکر بچن :- میٹھے بول ۔

شمسیہ :- منطق کا ایک رسالہ تصنیف نجم الدین ابن عمر ابن علی قزوینی ۔

شوقوں :- شوق میں ۔

ص

صافی :- صاف - صفائی ۔

صفا۔ صفے :- صفحہ - صفحے ۔

ط

طاس :- کٹورا

طاسی :- ایک ریشمی کپڑا ۔

ع

عاصا :- عصا ۔

غبہری :- نرگسی ۔

غلی بند :- ہاتھ کا زیور، پہنچہ پھول ۔

غیرہ :- بجز، سوا، علاوہ ۔

ق

قانون :- تاروں والا ایک باجا، بوعلی سینا کی ایک تصنیف

قِلا، قلے :- قلعہ، قلعے ۔

قُلَب :- کھوٹا

کاج :- کام - تقریب ۔

کارن :- باعث ۔

کاڑنا :- نکالنا - کاڑھنا ۔

کاسی :- کاشی ۔

کال :- وقت - قحط ۔

کبھو :- کبھی ۔

کٹھن :- سخت، دشوار

کتا :- جلاد کی تلوار

کِتا :- کتنا ۔

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

کتک :- کچھ، کئی۔

کدھان :- کہاں۔

کراڑ :- بلالغزش۔

کسل :- لباس۔

کن :- پاس

کھان :- کان

کھبالے :- گھونگھر والے۔

کوں :- کو

کنوں :- کہوں

کھب :- خم۔

کھو :- جگہ

کیا :- کہا

کیفی :- شرابی

گ

گالنا :- گلانا

گل :- گلا۔ گردن۔ مچھلی پکڑنے کا کانٹا

گلابہ۔ گلاوا :- گارا۔

گھٹ :- خاطر۔ من۔ مضبوط۔ جامد۔

گھاں :- پسند آیا۔

ل

لاگا :- لگا۔

لٹ پٹی :- شوخ

لٹکا :- ادا

لگ :- تلک

لگن :- چاہت۔

لالن :- ساجن

لجانا :- لے جانا۔

لکھیا :- لکھا

لون :- نمک

لھو :- لہو۔ خون۔

لیلاوتی :- علم حساب کی کتاب۔

م

مان :- عزت

مت :- طریقہ۔ ڈھنگ۔

مٹ :- مٹھ۔

مجھ سار :- میرے جیسا۔

مدھ :- شراب۔

مرگ :- ہرن

مندبالا :- ایک زیور۔ مالا۔

مطلع الانوار :- مطالع الانوار منطق کی مشہور کتاب مصنفہ سراج الدین محمود

مندبالا :- ایک زیور۔ مالا۔

مند :- بند

مند :- ڈھول

مندمالا :- خنجر۔

منے۔ منیں :- میں

موٹھ :- مٹھ۔

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

مُوا :- مرا

موہا :- جیت لیا -

میا :- محبت ، ماممتا ، مایا -

میانے :- میں - بیچ میں -

ن

نا :- نہ

ناٹھ جانا :- ہٹ جانا - ٹل جانا -

ناد :- آواز -

نال :- پاس -

نافرمان :- ایک قسم کا پھول -

نالوں :- نام

نبل :- کمزور

نپٹ :- نیرا - سراسر - نہایت -

نت :- سدا - ہمیشہ -

ندھڑک :- نڈر

نرمل :- صاف - بے کدورت -

نروالا :- بے نیاز

نردبان :- سیڑھی -

نزک :- پاس - نزدیک -

نس رات نس دن :- رات دن -

نفا :- نفع

نکارا :- نکالا -

نکسنا :- نکلنا - ابھرنا -

نکو :- نہ کرو -

نکھ ، نو :- ناخن -

نگھرگھٹ :- جس کے گھر گھاٹ کچھ نہ ہو -

نمط :- مانند -

نمن :- طرح -

نھیں :- نہیں -

نیر :- پانی - آنسو -

نیہہ - نیہا :- محبت

و

وار ڈالنا :- نچھاور کرنا -

وارم :- دکنی میں انار کو کہتے ہیں -

واہاں :- وہاں -

وو :- وہ

وھانچ :- وہاں -

ودیچ - ودھوچ - وہیچ :- وہی -

ہ

ہاٹ :- بازار -

ہاربند :- زیور دست بند -

ہت :- ہاتھ -

ہروا :- دل - جی - من -

ہزاری :- بلبل -

ہلاس :- خوشی - شادمانی -

ہمن - ہمنا :- ہم - ہمکو -

ہموں :- ہم لوگ -

ہور :- اور

ہوے :- ہوکر -

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

ہیتا :- دل ۔ من

ہیکلی :- قرآن ۔ حمائل ۔

ی

یاں :- یہاں

یو :- یہ

یونچ ۔ یونچہ :- یوں ہی

یوں کر :- یوں کرکے ۔

⁂ ⁂ ⁂

کتابیات

احتشام حسین (سید)	اعتبار نظر ۱۹۶۵ء
خواجہ احمد فاروقی	میر تقی میر حیات اور شاعری ۱۹۵۴ء
رام بابو سکسینہ	تاریخ ادب اُردو ـــ
شعبۂ اردو علیگڈھ مسلم یونیورسٹی	علیگڈھ تاریخ ادب اُردو ۔ پہلی جلد ۱۹۶۲ء
شارب ردولوی	جگر فن اور شخصیت ۱۹۶۰ء
طالبات جامعہ عثمانیہ	نذر ولی ۱۹۳۷ء
ظہیرالدین مدنی (سید)	ولی گجراتی ۱۹۵۰ء
	انتخاب ولی ـــ
	انتخاب ولی مکتبہ جامعہ ایڈیشن ۱۹۷۱ء
غلام مصطفےٰ خاں ،	ادبی جائزے ۱۹۵۹ء
محمد عبداللہ (سید)	ولی سے اقبال تک ۱۹۵۵ء
	شعرائے اُردو کے تذکرے ۱۹۵۲ء
محمد حسین آزاد	آب حیات ـــ
مجلۂ عثمانیہ	دکنی ادب نمبر ۶۴-۱۹۶۳ء
نورالحسن ہاشمی (سید)	کلیات ولی ۱۹۴۵ء
نصیرالدین ہاشمی	دکن میں اردو ۱۹۳۶ء
وزیر آغا ۔	تنقید و احتساب ۱۹۶۸ء

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

وہ (دکنی یا گجراتی) ہماری اُردو غزل گوئی میں پیش امام کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اُن کا کلیات عرصہ سے شائع نہیں ہوا ہے۔ ڈاکٹر شارب ردولوی نے ولی دکنی کے متعلق جملہ معلومات کا خلاصہ بڑی جامعیت کے ساتھ اس کتاب میں پیش کر دیا ہے۔ شارب خود بہت شستہ اور سلجھا ہوا مذاقِ سخن رکھتے ہیں اُن کی یہ تالیف اُن کے ذوقِ سلیم کی بھی آئینہ دار ہے اور اُن کے شگفتہ اندازِ بیان کی بھی۔ ولی کے انتخابِ کلام میں بھی انھوں نے بڑی خوش مذاقی کا ثبوت دیا ہے۔ امید ہے کہ ولی کے متعلق اُن کی یہ تالیف اساتذہ اور طلبہ دونوں کے لیے بہت کارآمد ثابت ہوگی۔

نورالحسن ہاشمی

(ڈاکٹر نورالحسن ہاشمی)
پروفیسر و صدر شعبۂ اُردو و فارسی
لکھنؤ یونیورسٹی، لکھنؤ

Scanned by CamScanner